اللھم صل علی محمد و آل محمد

# نعمتِ عظیم

## درود بر محمدؐ و آلہ الطاہرین علیہم السلام

محقق و مؤلف

طالب علم بابِ مدینۃ العلم

الحاج وزوار ڈاکٹر محمد مرتضیٰ علی مجاب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۵

# نعمتِ عظیم

## دُرود بر محمّدٍ وآلہ الطّاہرینؑ

(دوسرا ایڈیشن)

محقق و مؤلف

طالبِ علمِ بابِ مدینۃ العلم

الحاج وزوّار ڈاکٹر محمد مرتضٰی علی مُجاب

(جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ)

| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | نعمتِ عظیم دُرود برمحمّدٍ وآلہ الطّاہرین (دوسرا ایڈیشن) |
| محقق ومؤلف | : | الحاج وزوّارڈاکٹر محمّد مرتضیٰ علی مُجابؔ |
| اہتمام | : | مصطفےٰ حیدر سلمان |
| کتابت | : | میر علی مہدی (آرٹ زون) |
| مقامِ اشاعت | : | عطائے حُسین، حُسینی کوٹھی، جعفری گلی، حیدرآباد |
| سنِ اشاعت | : | ۲۰۱۷ء ۔ ۱۸ ذی الحجہ ۱۴۳۸ھ |
| تعداد | : | ۱۰۰۰ |
| قیمت | : | -/150 روپئے |

ملنے کے پتے:

عباس بُک ایجنسی، لکھنؤ، رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ لکھنؤ۔یو۔پی (انڈیا)

فون نمبر: 0522-2647590 موبائل: 9369444864 ,9415102990

سلمان بُک ڈپو، روبرو عبادت خانہ حسینی، دارالشفاء، حیدرآباد۔(انڈیا)

# فہرست


| | | |
|---|---|---|
| 1 | سببِ تالیف | 9 |
| 2 | انتساب | 10 |
| 3 | صلوات عظیم عبادتِ پروردگار ہے (ذاکراہلبیتؑ غلام پنجتن) | 11 |
| 4 | درود کے لامتنہی فوائد (مولانا ظفریاب حیدر صاحب قبلہ) | 13 |
| 5 | درود افضل ترین عمل ہے (سید علی عباس طباطبائی) | 16 |
| 6 | درود کی عظمت | 20 |
| 7 | محمدؐ وآلِ محمدؐ علیہم السلام پر درود بھیجنے کی فضیلت | 29 |
| 8 | محمدؐ وآلِ محمدؐ پر دُرود کی اہمیت | 30 |
| 9 | دُرود کب سے پڑھا جاتا ہے | 35 |
| 10 | "دُرود حقوق واجب" | 36 |
| 11 | صلوات محمدؐ وآلِ محمدؐ پر واجب ہے | 36 |
| 12 | جب رَب کا نام لو تو دُرود بھیجو | 38 |
| 13 | جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا نام لو تو درود پڑھو | 38 |
| 14 | ناقص صلوات | 39 |
| 15 | صلوات کے معنی | 39 |
| 16 | درود کا ثواب | 40 |
| 17 | درود اور مشکلات کا حل | 40 |
| 18 | بغیر درود دُعا آسمان پر نہیں جاتی | 41 |
| 19 | حاجتیں اور درود | 42 |
| 20 | درود سب سے بہترین عمل ہے | 42 |
| 21 | درود نہیں بھیجنے کے نقصانات | 43 |

| | | |
|---|---|---|
| 22 | عذاب سے امان | 45 |
| 23 | جو جہاد سے عاجز ہو جو مال صرف کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو | 46 |
| 24 | محمّد صلیّ اللہُ علیه و آلہٖ وسلّم پر صلوات کے معنی میثاق | 47 |
| 25 | جس کا آخری کلام صلواۃ بر محمّدؐ و علیؑ ہوگا داخلِ بہشت ہوگا | 48 |
| 26 | ''قبرستان میں دُرود پڑھنے کی برکت'' | 48 |
| 27 | درود کے سبب جنّت کے محلوں کی رونق | 49 |
| 28 | آلِ نبیؐ پر دُرود نہ بھیجنے والے کو خوشبوئے جنّت نصیب نہ ہوگی | 49 |
| 29 | امام شافعی کے اشعار | 51 |
| 30 | ''نماز میں دُرود پڑھکر اپنی نمازوں کے جناتِ نعیم سے قریب ہونے پر مدد طلب کرو'' | 52 |
| 31 | نماز میں درود واجب ہے | 53 |
| 32 | نماز میں درود واجب ہے شرعی دلیل | 54 |
| 33 | نماز سے مُراد آلِ محمّدؐ پر دُرود | 55 |
| 34 | نماز کے بعد زانو بدلنے سے پہلے دُرود کے فوائد | 55 |
| 35 | رکوع سجدے اور قیام میں دُرود کا ثواب | 57 |
| 36 | میزان میں دُرود سے گراں کوئی چیز نہیں | 57 |
| 37 | درود کے فائدے | 58 |
| 38 | ''نبیؐ پر علیؑ پر انکی آلؑ پر دُرود افضل عبادت ہے'' | 60 |
| 39 | ''دُرود اور تحریر'' | 60 |
| 40 | نبی صلیّ اللہُ علیهٗ و آلہٖ وسلّم پر صلوات وسلام اور آپؐ سے محبت کرنے کا ثواب | 61 |
| 41 | محمّد صلیّ اللہُ علیهٗ و آلہٖ وسلّم اور آپ کے اہلِ بیتؑ کے حق میں دُعا کرنے کا ثواب | 62 |
| 42 | کوئی بھی عبادت صلوات سے افضل نہیں ہے | 63 |
| 43 | ہمیشہ کی غذاء | 64 |
| 44 | شہد کی مٹھاس کا سبب | 64 |

| | | |
|---|---|---|
| 45 | ''صلوات پڑھنا اور پھول سونگھنا'' | 65 |
| 46 | صلوات سے بھول جانے والی چیز یاد آجاتی ہے | 65 |
| 47 | لاعلاج امراض کا علاج | 66 |
| 48 | انگوٹھی کا ملنا | 66 |
| 49 | ہزار پیغمبروں کی شفاعت نصیب ہوگی | 67 |
| 50 | حورالعین سے شادی ہوگی | 67 |
| 51 | حضرتِ حوّاؑ کا مہر | 68 |
| 52 | دُرود کی برکت سے آگ بے اثر | 68 |
| 53 | محشر میں حسرت وافسوس سے برطرف ہوگا | 69 |
| 54 | صلوات اور بلندئ درجات | 70 |
| 55 | کثرتِ صلوات کی وجہ سے شہدائے کربلاؑ کی فہرست میں شامل | 70 |
| 56 | تمہارے چہرے کو جہنّم کی حرارت سے بچائے گا | 71 |
| 57 | صلوات بھیجنے کے مواقع | 71 |
| 58 | ایک درخت کا رکوع وسجود کرنا اور صلواۃ پڑھنا | 73 |
| 59 | شفاعتِ رسولؐ | 73 |
| 60 | پُلِ صراط | 74 |
| 61 | نبیؐ کے نزدیک ترین ہوگا | 74 |
| 62 | طشتِ عناب | 74 |
| 63 | درود سے گناہ کا کفارہ | 75 |
| 64 | دُرود کی برکت سے نابیناء کو شفا | 75 |
| 65 | ''صلوات کے فوائد'' | 76 |
| 66 | صلوات اور قرض کی ادائیگی | 78 |
| 67 | آسمانوں پر بھی خطیب خطاب کرتے ہیں | 79 |

| | | |
|---|---|---|
| 68 | " معراج کا واقعہ " | 80 |
| 69 | واقعہٴ (عمّار یاسر) | 82 |
| 70 | اکیدر کا واقعہ | 85 |
| 71 | حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ | 86 |
| 72 | پنجتنِ پاکؑ کے ایک معجزہ کا واقعہ | 89 |
| 73 | سرکش گھوڑے کی سواری | 90 |
| 74 | جنگِ تبوک میں دُرود کی برکت سے سارے صحابہ پرندے کا گوشت کھائے | 90 |
| 75 | "رسولِ خُداؐ نے دورانِ سفر پانچ سجدے ادا کیئے" | 94 |
| 76 | وردِ صلوات حضرت آدمؑ کا مہر قرار پایا | 95 |
| 77 | شام کے علماء یہود کے سوال اور امیر المومنینؑ کے جواب | 95 |
| 78 | دُرود کے بارے میں خطبہٴ امیر المومنین | 96 |
| 79 | امام محمد باقر علیہ السلام کا اِرشاد | 98 |
| 80 | امامؑ جعفر صادق علیہ السلام کا اِرشاد | 98 |
| 81 | امام رضا علیہ السلام کا اِرشاد | 99 |
| 82 | صلوات کا ثواب لکھنے سے فرشتے عاجز ہیں | 99 |
| 83 | سلمان فارسیؑ اور صلوات | 100 |
| 84 | نبیؐ اور آلِ نبیؐ پر فرشتے دُرود بھیجتے رہتے ہیں | 101 |
| 85 | صلواۃ کی برکت سے ایک فرشتہ خلق ہوتا ہے۔۔۔۔ | 102 |
| 86 | فرشتوں نے نبیؐ پر اور علیؑ پر سات سال دُرود بھیجا | 103 |
| 87 | فرشتے کی شفایابی اور درود و سلام پہنچانا | 104 |
| 88 | "فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں" | 105 |
| 89 | ایک انوکھا فرشتہ | 106 |
| 90 | وہ کلمہ جس کو پڑھکر فرشتوں نے عرش اُٹھایا | 107 |

| | | |
|---|---|---|
| 91 | دُرود پڑھنے سے ابلیس زخموں میں مبتلا ہوتا ہے | 108 |
| 92 | شیطان کی اقسام (درود پڑھنے سے شیطان بھاگتا ہے) | 109 |
| 93 | وردِ صلوات کی قسمیں | 109 |
| 94 | ''کثرت سے دُرود'' | 112 |
| 95 | با آواز بلند درود پڑھنا | 112 |
| 96 | دُرود کی برکت سے کپڑے، دِل، اعمال نامے سب صاف ہو جاتے ہیں | 112 |
| 97 | '' جو آلِ محمدؐ کو خوش کرے نبیؐ اور آپؐ کی آلؑ پر اس انداز سے دُرود بھیج کر ! '' | 113 |
| 98 | ایک خوبصورت صلوات | 115 |
| 99 | ماہِ شعبان میں صلوات کی فضیلت | 115 |
| 100 | چہاردہ معصومینؑ علیہم السلام پر صَلوات | 119 |
| 101 | صلوات اور دیدارِ امام زمانہ علیہ السلام | 135 |
| 102 | ایک مرتبہ صلواۃ بھیجنا بیس ہزار سال کی اطاعت گذاری سے بہتر | 135 |
| 103 | جو دس مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالےٰ ہزار مرتبہ | 137 |
| 104 | سو(۱۰۰) صلوات بھیجنے کا ثواب | 137 |
| 105 | وہ صلوات جو دس ہزار صلوات کے برابر ہے | 138 |
| 106 | دُرودرات کے وقت | 139 |
| 107 | حضرت ابراہیم علیہ السلام اور دُرود | 139 |
| 108 | اپنی مُرادوں کے عقدہ ہونے کیلئے آزمودہ صلوات | 140 |
| 109 | یہودی ماقبلِ اسلام | 142 |
| 110 | دُرود پڑھ کر نومولود کو بچاتے تھے | 144 |
| 111 | بنی اسرائیل دُرود پڑھکر اپنی عورتوں کو بچاتے تھے | 145 |
| 112 | دریائے نیل کا شگافتہ ہونا | 145 |
| 113 | بعثت سے قبل یہودی دُرود پڑھکر خُدا سے مدد طلب کرتے تھے | 148 |

| | | |
|---|---|---|
| 114 | موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ | 149 |
| 115 | دُرود کی برکت سے گائے دیڑھ لاکھ اشرفیوں میں فروخت ہوئی | 149 |
| 116 | زمانۂ سابق میں محمدؐ وآلِ محمدؐ کا واسطہ دیکر دعا کیجاتی تھی | 152 |
| 117 | روزِ جمعہ کے اعمال؛ جمعہ کے دن بہترین عمل | 153 |
| 118 | (بارہ مرتبہ قرآنِ مجید ختم کرنے کا ثواب) | 153 |
| 119 | اعمالِ شبِ جمعہ و روزِ جمعہ اعمالِ شبِ جمعہ | 154 |
| 120 | اعمالِ روزِ جمعہ؛ صلوات روزِ جمعہ | 155 |
| 121 | جمعہ کے دِن نبیؐ پر سو دفعہ صلوات بھیجنے کا ثواب | 158 |
| 122 | حدیثِ کساء | 160 |
| 123 | مُباہلہ فضیلتِ آلِ عباؑ پر سب سے قوی دلیل | 163 |
| 124 | آلِ محمدؐ کی محبت کے بغیر کوئی عمل قابلِ قبول نہیں ہے | 164 |
| 125 | (درود میں کون کون شامل ہیں) | 165 |
| 126 | ''آلِ محمدؐ کون ہیں ؟ | 166 |
| 127 | ''علی نفس اللہ'' | 167 |
| 128 | '' علیؑ نفسِ رسولؐ '' | 168 |
| 129 | سورۂ برائت کی تبلیغ دلیلِ عترت | 171 |
| 130 | ''علیؑ عترتِ رسولؐ ہیں'' | 172 |
| 131 | ''علیؑ آلِ رسولؐ میں شامل ہیں'' | 172 |
| 132 | ''حدیثِ ثقلین کتاب اللہ وعترتی'' | 174 |
| 133 | '' اَنَا و علیٌ مِن نورٍ واحد '' | 177 |
| 134 | دُعائے نبیؐ اکرم صلیّ اللہ عُلیہ وآلہ وسلّم | 177 |
| 135 | آلِ محمدؐ علیہ السلام کی محبت کے فوائد | 180 |
| 136 | رسولؐ اللہ کے اہلبیتؑ آپ کے ساتھ پانچ چیزوں میں شریک ہیں | 180 |
| 137 | ان لوگوں کو ٹھہراؤ ان سے سوال کیا جائے گا | 181 |

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ہ

# سببِ تالیف

حضرت سید الانبیاء محمد مصطفٰے صلیؐ اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر صلوات بھیجنے کے فضائل وفوائد اُسکی برکتیں نعمتیں اور عنایات صاحبانِ علم وفہم اور مومنین ومحبّین سب پر روشن وعیاں ہیں یہ کوئی معمولی نعمت نہیں ہے بلکہ یہ نعمتِ عظیم ہے جیسے ولایتِ علیؑ ابنِ ابی طالب علیہ السلام نعمتِ عظمٰی ہے انہیں مختصر سی کتاب میں جمع کرنا ناممکن ہے لیکن پھر بھی کچھ صلوات پڑھنے کے فوائد اور نا پڑھنے کے نقصانات کو قلمبند کرنے کی کوشش کی گئی ہے کیونکہ انسان کاہلی اور سستی اور مصروفیات کی وجہ سے کم درود بھیجتا ہے یا ترک کرتا ہے۔ اس کے فوائد سے واقفیت نہ ہونے کے سبب اس نعمت سے دُور رہتے ہیں اسی لئے بڑے بڑے علماء کی کتابوں سے اور قرآنی آیات اور محمدؐ وآلِ محمد علیہم السلام کے بتلائے ہُوئے خطوط کی بناء پر چند احادیث کو جمع کیا ہے تاکہ صاحبانِ بصیرت اس سے استفادہ کرتے ہُوئے اپنی مُرادیں حاصل کریں اپنی تعلیم میں ترقی، تجارت میں برکت، امتحان میں کامیابی، گناہوں کی معافی، اللہ تعالٰی کی خوشنودی اور قربت محمدؐ وآلِ محمدؐ علیہم السلام کی رِضائیں، درجات کی بلندی اور جنت میں اونچے سے اونچے مقامات حاصل کر سکیں۔

محمد مرتضٰی علی مُجابؔ

# انتساب

اُن نورانی ہستیوں کے نام جن کے نور سے دو عالم منور ہیں جو تحتِ کسآء آجانے پر اللہ عزّ وجل فخر و مباہات فرماتا ہے کہ قسم ہے مجھے اپنے عزّت و جلال کی کہ نہیں پیدا کیا میں نے آسمانوں کو جو بنایا گیا اور نہ زمین کو جو بچھائی گئی اور نہ مہتابِ نورانی کو اور نہ آفتاب روشن کو اور نہ اس فلک کو جو دورہ کرتا ہے اور نہ دریائے جاری کو اور نہ کشتی کو جو دریا میں چلتی ہے مگر محبت میں ان پانچوں بزرگواروں کی جو زیرِ کسآء ہیں اُن کی ذرّیتِ طاہرہ کے نام پر پروردگار ہمیشہ ہمیشہ درود برکتیں نعمتیں نازل فرماتا رہتا ہے ہمیشہ اُن کو رِجس سے دُور رکھا اور انکو پاک رکھا جتنا کہ پاک رکھنے کا حق ہے۔

''اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔''

# صلوات عظیم عبادتِ پروردگار ہے

## (ذاکراہلبیتؑ غلام پنجتنؑ)

اِنَّ اللّٰہ و مَلآئِکتہ یُصَلُّونَ عَلَی النَّبِیُ یَا ایُّھا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلُّوْ عَلَیْہ وَسَلِّمُوْا تَسلِیْماً۔

ترجمہ: اِس میں شک نہیں کہ خدا اوراس کے فرشتے پیغمبرؐ (اوران کی آلؑ پر) درود بھیجتے رہتے ہیں تو اے ایمان والوتم بھی درود بھیجتے رہو اور برابر سلام کرتے رہو

یہ حضرت محمد مصطفےٰ صلیٰ اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی عظمت اور خصوصیت اورآپ کے لئے شرف وامتیاز ہے کہ اسکی مثال نہ پورے قرآن میں ہے نہ انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی یارسول پر ظاہر ہوئی اللہ تعالیٰ نے حضورِ اکرمؐ کی بارگاہ میں درود وسلام بھیجنے کی فضیلت اورعظمت اوراسکی برکت اوراسکی اہمیت کو اجاگر فرمایا ہے۔

تفسیر میں ہے کہ اللہ اوراسکے تمام فرشتے حضوراؐ کرم پر درود بھیجتے رہتے ہیں "یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیّ" اوراسکے بعد حُکم ہے کہ اے ایمان والوتم بھی حضوراؐ کرم پر درود پڑھواورآپ پر کمالِ ادب کیساتھ کثرت سے سلام پڑھا کرو۔ یہ آیت بطورِ خاص نبیِ اکرمؐ کی عظمت اورشانِ مبارک اورآپ کے علوئے مرتبت اورآپ کے عظیم اور بلند مرتبہ کے اظہار کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اوراس میں اللہ تعالیٰ نے پہلے خبر دی ہے اور بعد میں حُکم فرمایا ہے۔خبر یہ ہے کہ بیشک اللہ اوراسکے فرشتے ہمیشہ نبیِ اکرمؐ پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ ہمیشہ ہمیشہ وہ درود بھیجتا ہی رہتا ہے اور ملائکہ بھی درود پڑھتے رہتے ہیں اللہ نے اس آیت کے ذریعے ہمیں اطلاع دی ہمکو مطلع کرنے کے بعد ہمیں حُکم دیا ہے کہ اے ایمان والوتم بھی نبیِ اکرمؐ پر کثرت سے اور کمالِ ادب کیساتھ درود پڑھا کرو اور سلام عرض کیا کرو۔

قرآنِ مجید میں سورۂ الحمد سے والناس تک ایسا حکم اس ایک مقام کے سواء کسی اور مقام پر نہیں دیا۔اس پرحکم دینے سے پہلے وہ خوداس عمل کوانجام دیتے ہوئے حکم دیا ہے کہ میں خود یہ عمل کرتا ہوں اوراے ایمان والوتم بھی یہ عمل کرو۔ یہ وہ خاص دُعا ہے جس میں بارگاہِ احدیت میں حضرت سرکار ختمی المرتبت صلیٰ اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے علوِ مرتبت کی دُعا کیجاتی ہے۔کتبِ تفاسیر میں مذکور ہے کہ 'صلواۃ' اگرحق تعالیٰ سے

منسوب ہے تو اس کے پانچ معنی ہونگے کبھی یہ رحمت و مغفرت کے معنی میں آئیگا کبھی مدح و ثناء اور تزکیہ و کرامت کے معنی دے گا اگر یہ ملائکہ سے منسوب ہے تو دُعا اور استغفار کے معنی دے گا اور اگر اسکی نسبت مومنین ہے تو صرف دُعا کے معنی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسکے بندۂ خاص اور انکی آل کے لئے ذکرِ خیر اور مدح و رحمت ہے۔ امیرالمومنینؑ فرماتے ہیں کہ اس کی تاویل وہی سمجھ سکتا ہے جو لطیف حسن، پاک و پاکیزہ ذہن اور قوت تمیز رکھتا ہو۔

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو خوشی سے حضورِ اکرمؐ کے رُخسارِ مُبارک تمتما اُٹھے اور آپ نے فرمایا مجھے مبارکباد دو کہ میرے اوپر ایسی آیت نازل ہوئی جو دنیا اور اہلِ دنیا سے سب سے زیادہ مجھے عزیز ہے۔ بعض کتابوں میں تحریر ہے کہ جب جنابِ آدمؑ کے پیکرِ خاکی میں روح پھونکنے کے بعد انکے سامنے سجدہ کرایا گیا تو اس سے یہ تصور پیدا ہوا کہ جب جسد مطہر نورانی خاتم الانبیاءؐ کا ظہور ہو گا تو اس موقع پر آپ کے سامنے بھی سجدہ کرایا جائے گا۔ لیکن آپ کے ظہور پر نور کے وقت ایسا کچھ نہ ہوا۔ لہٰذا حق تعالیٰ نے حضرت خاتم الانبیاءؐ پر حضرت آدمؑ کی فضیلت کے شبہ کو دور کرنے کے لئے خود آنحضرتؐ پر درود بھیجا اور ملائکہ و مومنین کو بھی اس کا حکم دیا گیا کہ وہ بھی حضورِ اکرمؐ اور ان کی آلؑ پر درود بھیجیں۔

حضرت آدمؑ پر سجدہ ایک بار سے زیادہ نہیں ہوا اور اس میں خداوند عالم شریک نہ تھا کہ اسکی شانِ کبریائی کہ مغائیر تھا لیکن درود حضرت ختمی مرتبتؐ پر خالق و مخلوق کی جانب سے صلواۃ و سلام کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ حضورِ اکرمؐ پر صلواۃ کی ابتداء خود خالقِ کائنات نے کی پھر ملائکہ کے صلوات کا تذکرہ کیا اور تیسری مرتبہ میں مومنین کو یہ حکم دیا۔ درود کی فضیلت و عظمت ایسی ہے کہ کبھی بھی عقل اور انسان کا دل اس کے اسباب کو نہیں جان سکتا۔ اور دوسرا اشارہ جو خالق کا اپنے حبیبؐ پر صلوات بھیجنے سے سمجھ میں آتا ہے وہ یہ ہے کہ مومنین صلوات بھیجنے کی طرف راغب ہوں اس لیئے کہ جب مومنین یہ دیکھیں گے کہ وہ بے نیاز خدا جب غنیٔ کل ہونے کے باوجود حضورِ اکرمؐ پر درود بھیجتا ہے تو بندوں کو یہ جان لینا چاہیئے کہ انہیں شفاعت کی ضرورت ہے لہٰذا درود بھیجنا ضروری ہے اس لئے کہ صلوات و سلام بہترین وسیلۂ شفاعت ہیں۔ چنانچہ حضورِ اکرمؐ نے فرمایا کہ ''روز قیامت میرے نزدیک سب سے محبوب ترین وہ شخص ہوگا جس نے زیادہ صلوات بھیجی ہے۔

بسمہٖ و بذکر ولیہ

# درود کے لامتنہی فوائد

(مولانا سید ظفریاب حیدر پرنسپال حوزۃ المہدیؑ حیدر آباد)

**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آ مُحَمَّدٍ**

یہ صرف ایک فقرہ نہیں بلکہ ایک عظیم عبادت ہے یہ صرف عبادت ہی نہیں ہے بلکہ عبادتوں کا انحصار اسی پہ ہے اہم ترین عبادت نماز جس کے متعلق تمام اہلِ اسلام اس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ اگر نماز میں محمدؐ وآلِ محمدؐ پر صلوٰت نہ بھیجی جائے تو نماز باطل ہوجائے گی جس کے لئے امام شافعی کا یہ کہنا

**من لم یصل علیکم لا صلوات لہٗ**

جو نماز میں آپ پر درود نہ بھیجے اسکی نماز نہیں ہوتی

صلوات یوں تو ایک دُعا ہے لیکن کیا مطلب؟ کیا اللہ تعالیٰ ہماری دُعا کے نتیجے میں محمدؐ وآلِ محمد علیہم السلام پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے

جبکہ اس نے خود یہ فرمایا ہے کہ اِنَّ اللّٰـہ و مَـلٰـئِکتـہ‘ یُصَـلُّـوْنَ عَـلَی النَّبِیُ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمـنـوا صلوا عَلَیْہِ وَ سَلَّمُوْ تَسْلِیْماً ۔اور اللہ اور اسکے ملائکہ محمدؐ وآلِ محمدؐ پر درود وسلام بھیجتے ہیں تو اے صاحبانِ ایمان تم بھی درود وسلام بھیجو۔تو یہ تو ایک امر تشریعی ہے جسے قبول کرنا ہمارا فرض ہے اور ہم اسکے حکم کو بجالانے کے پابند رہیں تو یہ ماننا کہاں درست ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دعا کرنے کے نتیجے میں محمدؐ وآلِ محمدؐ پر درود وسلام بھیجتا ہے بلکہ یہاں پر یہ ماننا پڑے گا کہ اک محبّ ووفادار اپنے مولا کی مرضی کو اپنی تمنّاؤں میں ڈھال کر اپنے مولا کے ارادوں کو اپنی آرزو بنا کر پیش کرتا ہے اور یہ اسکے سچّے وفادار ہونے کی دلیل ہے

صلوات بھیجنے کا طریقہ یہ ہے کہ دُم بریدہ صلوات نہ بھیجی جائے حدیث میں آیا ہے

لا تـصـلـو ا عَلَیّ الصلاۃ البشراء تو آپ سے پوچھا گیا یارسولؐ اللہ صلاۃ البشراء کیا ہے تو آپ نے فرمایا صرف مجھ پر درود بھیجا جائے اور میری آل پر درود نہ بھیجا جائے تو وہ صلاۃ البشراء ہے یعنی دم بریدہ صلوات ہے۔

لہذا اس میں یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ صلوات ہمیشہ حسبِ ذیل طریقہ پر (اَلـلّٰھُـمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ) لفظ محمدؐ پر آ کر ٹھہرا نہ جائے بلکہ ایک سانس میں پورا درود پڑھا جائے اور نہ ہی لفظ وَ عَلَی کے ذریعہ فاصلہ پیدا کیا جائے اَلـلّٰھُـمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ عَلیٰ آلِ مُحَمَّدٍ نہ پڑھا جائے

جیسا کہ آجکل کچھ لوگ ایسا پڑھنے لگے ہیں جس میں مذکورہ بالا حدیث سے شباہت سے قریب ہونے کا خطرہ ہے صلوٰۃ بھیجنے کا طریقہ یہ بھی ہے کہ ہر دعا سے پہلے اور ہر دعا کے بعد صلوٰۃ بھیجی جائے روایت میں آیا ہے کہ دعا زمین و آسمان کے مابین معلق رہتی ہے جبتک صلوٰۃ کے ساتھ نہ ہو جب صلوٰۃ کا ساتھ ملتا ہے تو باب اجابت سے ٹکراتی ہے اور قبول ہوتی ہے

علامہ اقبال کہتے ہیں اگر اپنی اولاد کو اپنا فرمانبردار بنانا چاہتے ہو تو انہیں کثرت سے محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود بھیجنے کا پابند بناؤ کیونکہ درود طبیعتوں میں تقدّس پیدا کرتا ہے اگر کسی کو یہ خوف ہو کہ میری اولاد غلط ہاتھوں میں نہ چلی جائے اور انکی عصمت کا جوہر کہیں برباد نہ ہو جائے اور انکی نظر کا تقدّس کہیں لٹ نہ جائے تو وہ اپنی اولاد کو محمدؐ و آلِ محمدؐ پر کثرت سے درود پڑھنے کی ترغیب دے (اولاد) کو پاک دامنی نصیب رہے گی۔

درود کا یہ فائدہ بھی ہے کہ طبیعتوں کے اکڑپن کو دور بھی کرتا ہے

درود پڑھنے والوں کی طبیعتوں میں لطافت پیدا ہوتی ہے

ذہانت کی دولت سے بھی مالا مال ہوتا ہے

رسولِؐ خُدا نے فرمایا قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو کثرت سے مجھ پر صلوات بھیجنے والا ہوگا اور ظاہری بات ہے جو محمدؐ وآلِ محمدؐ پر صلوات بھیجے اسے ربّ العالمین کیسے فراموش کرسکتا ہے اس لئے کہ فلسفۂ محبت یہ ہے دوست کا دوست ہوتا ہے محمدؐ وآلِ محمدؐ محبوب بارگاہِ الٰہی میں جب آپ ان سے محبت کریں گے اوران پر درودوسلام بھیجیں گے هَـلْ جَزَاء الاَحْسانُ اِلَّاحْسَانُ کے تحت آپ بھی بارگاہِ الٰہی سے خالی ہاتھ واپس نہ لوٹیں گے۔

صلوٰۃ شفا بھی ہے صلوٰۃ ذکرِ خدا اور ذکر محمدؐ وآلِ محمدؐ ہونے کے ساتھ برکت رحمت صحت غرض صلوٰۃ کے لامنتہیٰ فوائد ہیں اور انشاء اللہ اسکی تفصیل آپ زیرِ نظر کتاب ''نعمتِ عظیم'' میں پڑھیں گے اور امید ہے کہ مومنین اس کتاب سے استفادہ کریں گے جناب مرتضٰی علی مُجاب صاحب جو کہ اس سے قبل بھی دیگر اور کتابیں تالیف کر چکے ہیں اللہ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور انکی کاوش اور خدمتِ بارگاہِ اہلبیتِ طاہرین علیہم السلام میں مقبول ہو اور باعثِ خوشنودئ معبود قرار پائے۔ والسلام

۲۰-۸-۲۰۱۷ء

# درود افضل ترین عمل ہے

مولانا سید علی عباس طباطبائی۔ لکھنؤ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

یقیناً اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی اور اسکی آل پر اے لوگو! جو ایمان لا چکے ہو تم بھی اس پر اور اس کی آل پر درود بھیجو اور تسلیم کرو جیسا کہ تسلیم کرنے کا حق ہے۔

## ۱۔ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ

تفسیر صافی صفحہ ۴۰۹ پر حوالہ ثواب الاعمال منقول ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام پوچھا گیا، کہ اللہ تعالیٰ، اُس کے فرشتوں اور مومنوں کی صلوات سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کی صلوات، اس کا رحمت نازل کرنا ہے، اور فرشتوں کی صلوات انکا طہارت و پاکیزگی کا اعلان ہے، اور مومنوں کی صلوات ان کے لئے دُعا ہے۔

اور معانی الاخبار میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ صلوات کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کی صلوات رحمت کا نازل کرنا ہے، فرشتوں کی صلوات اعلانِ طہارت و پاکیزگی ہے، اور لوگوں کی صلوات دُعا ہے۔

اب رہی بات اللہ تعالیٰ کے قول وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا کی۔ تو اِس کا مطلب یہ ہے، کہ جو کچھ اُن کی شان میں وارد ہوا ہے، اسے بلا چون و چرا تسلیم کر لیں۔ پھر پوچھا گیا کہ ہم محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر کس طرح صلوات پڑھیں؟ آپ نے فرمایا: یوں کہو:

"صلوات اللہ و صلوات ملائکتہ و انبیائہ و رسولہ و جمیع خلقہ علیٰ محمدٍ و آلِ محمدٍ و السّلام علیہ و علیہم و رحمۃ اللہ و برکاتہ"

پھر پوچھا گیا، کہ اس چیز کا کیا ثواب ملے گا؟ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی

آل پر اس طرح صلوات بھیجے، آپ نے فرمایا کہ وہ گناہوں سے اس طرح نکل جائے گا، جس طرح کہ آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

اعتراض: آیہ صلوات میں صرف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر آیا ہے، يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ پھر آل کو کیوں شامل کر دیا جاتا ہے؟

الجواب:۔ آیہ مجیدہ میں يُصَلُّونَ عَلَى نَبِيٍّ نہیں، بلکہ نبیؐ پر الف لام داخل ہوا ہے، یعنی النبیؐ ہے، اور اہل علم جانتے ہیں کہ الف لام کی بے شمار اقسام ہیں، جن میں سے ایک الف لام جنسی بھی ہے۔ دیکھئے قرآن مجید میں ارشاد ہے: أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ (کیا وہ نہیں جانتا کہ جب مُردے قبروں سے نکالے جائیں گے) اس پر سوال ہوتا ہے، کہ از روئے قرآن صرف قبروں سے ہی مُردے نکالے جائیں گے تو ان لوگوں کا کیا حال ہوگا، جو آگ میں جلا دیئے گئے، اور اُنکی راکھ گنگا دریا میں بہادی گئی، یا وہ جنہیں شیر یا بھیڑیا کھا گیا، یا دریا میں غرق ہو گئے۔ اور اُن کے بدن کو ہزاروں مچھلیاں چٹ کر گئیں؟ اس کا جواب قرآن نے یہ دیا، کہ آیہ مجیدہ میں محض فی قبور نہیں فرمایا، بلکہ قبور پر الف لام لگا دیا، یعنی القبور۔ الف لام جنسی ہے۔ مطلب یہ ہوا، کہ قبر یا اسکی مثل۔ پس جہاں اور جس جگہ بھی جسم انسانی مرنے کے بعد پوشیدہ ہو جائے گا۔ خواہ وہ کسی درندے کا پیٹ ہو، یا دریا کی مچھلیاں، یا آگ وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ وہاں سے بھی اسے نکال لے گا۔ اسی طرح نبیؐ پر الف لام جنسی داخل ہے، پس نبیؐ پر بھی صلوا ہے، اور اسکی جنس پر بھی۔ اور ظاہر ہے کہ نبیؐ کی جنس صرف اس کی آل ہے۔ کیونکہ جس طرح نبی پر صدقہ حرام ہے، اسی طرح آپ کی آل پر بھی صدقہ حرام ہے۔ جس طرح نبیؐ طاہر و مطہر ہے، اسی طرح آپ کی آل بھی آیہ تطہیر میں داخل ہے۔ جس طرح آپ کی خلقت نوری ہے اسی طرح آپ کی آل کی خلقت بھی نوری

ہے،لہٰذا،آپ کی آل آپ کی جنس سے ہے۔اس لئے آپ کے ساتھ آپ کی آل پر بھی صلوات پڑھنا واجب ہے۔زیادہ تفصیل کے یہاں گنجائش نہیں ہے۔

## صلوات کا ثواب

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: شب معراج میں نے ایک فرشتہ دیکھا کہ جس کے ایک لاکھ ہاتھ تھے اور ہر ہاتھ میں ایک لاکھ انگلیاں تھیں اور ہر انگلی میں ایک لاکھ پور (بند) تھے،اس فرشتہ نے کہا: میں بارش کے قطروں کا حساب جانتا ہوں کہ کتنے صحرا میں اور کتنے قطرے دریا میں برستے ہیں،میں خلقت سے لے کر اب تک کہ بارش کے قطروں کو جانتا ہوں مگر ایک ایسا حساب ہے کہ جس سے میں عاجز ہوں،رسول خداؐ نے فرمایا: وہ کون حساب ہے؟ اس نے عرض کیا: جب آپ کی امت گروہ کی شکل میں ایک ساتھ ہوتی ہے اور ایک ساتھ مل کر آپ پر صلوات بھیجتی ہے تو میں اس صلوات کے ثواب کا حساب کرنے سے عاجز رہ جاتا ہوں۔

## صلوات لکھنا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جو شخص کسی کتاب یا نوشتہ میں میرے لئے صلوات لکھتا ہے تو جب تک میرا نام اس کتاب میں رہتا ہے فرشتے بارگاہ خدا میں اس کیلئے دعائے استغفار کرتے ہیں۔

## ناقص صلوات:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بھی مجھ پر صلوات بھیجتا ہے لیکن میری آل پر صلوات نہیں بھیجتا تو وہ شخص جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکتا جب کہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کے فاصلہ کی راہ سے سونگھی جاسکتی ہے۔

# حاجت برآوری کیلئے صلوات

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: تمہارا مجھ پر صلوات بھیجنا تمہاری حاجت بر آوری کا باعث ہے اور خدا کو تم سے راضی وخوش اور تمہارے اعمال کو پاک و پاکیزہ کر دیتا ہے۔

معلوم ہوا کہ محمدؐ وآل محمدؐ پر اللہ سے رحمت نازل ہونے کی دعا کرنا صلوات اور درود کہلاتا ہے جسکا ذکر قرآن میں کیا گیا اور جس کی عظمت حدیثوں میں بیان کی گئی اس عمل کے ثواب کا ملک بھی حساب نہیں لگا سکتا ہے یہ وہ عمل ہے جس کو خود اللہ بھی انجام دے رہا ہے اور اس کے فرشتے بھی اُس رحیم وکریم پروردگار نے صاحبان ایمان کو اس عظیم نعمت سے نوازا ہے اور حکم دیا ہے کہ تم بھی نبیؐ پر صلوات پڑھو اسی طرح تسلیم کرو جو تسلیم کرنے کا حق ہے۔

آدمؑ کو ملائکہ کا سجدہ ایک مرتبہ حکم خدا سے ہوا تھا لیکن آخری نبیؐ اور انکی آل پر درود قیامت تک ہوتا رہے گا۔ جب بھی بندۂ مومن نماز ادا کرے گا درود محمدؐ وآل محمدؐ پر ضرور پڑھے گا کیوں کہ نماز محمدؐ وآل محمدؐ پر درود پڑھے مکمل ہی نہیں ہوگی۔ اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں عبادت بجالانے کی توفیق عنایت فرمائے اور محمدؐ وآل محمدؐ پر زیادہ سے زیادہ درود پڑھنے کی توفیق ہو اور یہ عمل بارگاہ الٰہی میں قبول ہو۔

والسلام

سید علی عباس طباطبائی

# (بابِ اوّل)

## ''دُرود کی عظمت''

مناقب اہلبیت ''کتاب حدائق'' سے روایت کی گئی ہے کہ فرمایا۔! امام جعفرِ صادق علیہ السلام نے۔ایک دن رسولِ خُدا صلیّ اللّٰہ عُلیہ وآلہٖ وسلّم نے امیر المومنین علیؑ ابنِ ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: کیا آپ کو ایک خوشخبری دوں؟ حضرتؑ نے عرض کیا! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ تو ہمیشہ ہمیں خیر وخوبی کی بشارت دیتے ہیں۔آپؐ نے فرمایا کہ جبرائیلؑ میرے لیئے ایک شگفت انگیز خبر لائے ہیں۔امیر المومنین علیہ السلام نے عرض کیا: جبرائیلؑ نے کونسی خبر آپ کی خدمت میں عرض کی ہے پیغمبرِ اکرمؐ نے فرمایا: انہوں نے کہا ہے! اگر میری اُمّت میں سے کوئی شخص مجھ پر دُرود بھیجے اور میری اولاد کو بھی اس میں شامل کرے تو آسمان کے دروازے اس پر کھول دیئے جاتے ہیں۔اور فرشتے ستّر مرتبہ دُرود بھیجتے ہیں' اگر چہ وہ بہت زیادہ خطا کار' گناہگار کیوں نہ ہو'اس کے سبب اس کے تمام گناہ گر جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے گرتے ہیں' خُدا تبارک وتعالیٰ اسے قبول کر لیتا ہے اور اسے جواب دیتا ہے۔اور اپنے ملائکہ سے فرماتا ہے۔اۓ فرشتو تم نے اس شخص پر ستّر مرتبہ دُرود بھیجا ہے میں اس پر سات سو مرتبہ دُرود بھیجوں گا۔

اور اگر مجھ پر دُرود بھیجنے والا اپنے دُرود میں میرے اہلبیتؑ کو شامل نہ کرے تو اس کے اور آسمان کے درمیان ستّر پردے حائل ہو جاتے ہیں خُدا اس کا دُرود قبول نہیں کرتا۔اسے جواب نہیں دیتا۔اور اپنے فرشتوں کو فرماتا ہے کہ اس کی دُعا کو اس وقت تک او پر مت لے جانا جب تک اہلِ بیتِؑ پیغمبرؐ کو دُرود بھیجنے میں شامل نہ کرے۔پس فرشتے ہمیشہ اس کے اور اس کے دُعا کے قبول ہونے کے درمیان مانع ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ میرے اہلبیتؑ کو میرے ساتھ ملائے

مناقب مرتضوی میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسولِ خُدا سے سُنا کے آپ فرماتے تھے مجھ پر اور علیؑ پر ملائکہ نے سات سو سال تک دُرود بھیجا۔

سنن ابن داؤد میں ابن ابی شیبہؒ سے روایت ہے اور اسکی تصحیح ترمذی حاکم ابوالقاسم ابن خزیمہ اور ابن مسعود بدری نے کی ہے کہ لوگوں نے حضرت رسولِ اکرم صلی اللہُ علیہ وآلہ وسلّم سے پوچھا' آپ کو سلام کرنا تو ہم جانتے ہیں مگر آپ پر دُرود کیونکر بھیجیں' آپ نے فرمایا یوں کہو ''اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّد کما صَلیتَ عَلیٰ ابراھیم و آلِ ابراھیم ۔'' ''مواہب لدنیہ ''میں ہے کہ حضرت رسولِ خُدا نماز میں یوں فرماتے تھے۔ ''اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ محمّد و علیٰ آلِ محمّد کَما صَلیتَ عَلیٰ ابراھیم و آلِ ابراھیم ۔ صواعقؔ محرقہ میں ہے کہ حضرت رسولِ خُدا صلی اللہُ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا۔ ''لا تصلو اعلے الصلواۃ البرّا ۔الخ'' مجھ پر ناقص دُرود نہ بھیجا کرو لوگوں نے عرض کی ناقص درود کیا ہے۔فرمایا ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ محمّد'' کہہ کر نہ رہ جاؤ یہ ناقص ہے بلکہ یو کہو۔ ''اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّد''

ان سب سے خطا کر کے خود قرآن میں ''سلامٌ عَلیٰ آلِ یٰسین'' موجود ہے اور یہ واضح ہے کہ یٰسین حضرت رسولؐ کا خطاب ہے۔تو جیسا آلِ یٰسین ویسا آلِ محمدؐ۔ امامؔ شافعی نے کیا خوب کہا ہے''یا اھل بیت رسول اللّٰہ حُبکم فرض من اللّٰہ فی القرآن انزلہ کفاکم من عظیم القدر انکم لم یصل لا صلوٰۃ لہ ۔!'' ''اے اہلبیتِؑ رسولؐ،خُدا نے تمہاری محبّت قرآن میں فرض کر دی ہے اور تمہاری بزرگی میں اس قدر کافی ہے کہ نماز میں جو شخص تم پر دُرود نہ بھیجے اسکی نماز صحیح نہیں'' (امالی شیخ صدوق بحارالانوار تفسیر درمنثور صہ ۲۱۶)

أُولَـئِکَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ (سورۂ البقرہ آیت ۱۵۷)

اس آیت کی تفسیر میں عبداللہ ابن عباس نے کہا ہے کہ جب جنگِ اُحد میں عمِ رسولؐ حضرت امیر حمزہؑ کی شہادت کی اطلاع آئی تو امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ''اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا عَلَیْہِ رَاجِعُوْن''

اس قولِ مولاؑ پر یہ آیت نازل ہوئی ''الذین اذا اصابھم مصیبۃ قالو انا للّٰہِ و انّا علیہ راجعون اولئک علیھم صلوات من ربھم رحمۃ''

یعنی

لہٰذا یہ مقامِ علیؑ تھا۔اس بات کی تائید اس آیت سے بھی ہوتی ہے ''ورفعنالک ذکرک'' ہم نے تیرا ذکر بلند کیا۔

جب علیؑ نے خبرِ شہادت سُن کر یہ الفاظ ادا کیئے سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔تو اللہ تعالےٰ نے اس اضافت کے ساتھ آیت کو نازل کیا یہ دُرودِ خاص میں امیرالمومنینؑ کیلئے خاص مقام عطا فرمایا ہے۔جب تو ہمارا ذکر کرتا ہے ہم تیرے ذکر کو بلند کرتے ہیں

'' إِنَّ اللَّـهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً ''(سورۂ احزاب آیت ۵۶)

ترجمہ : اللہ اور ملائکہ نبیؐ پر سلام بھیجتے ہیں۔اےئ ایمان والو۔ ! تم بھی نبیؐ پر اس طرح درود وسلام بھیجو۔جس طرح بھیجنے کا حق ہے۔

(صحیح بخاری ج ۳ کتاب تفسیر القرآن۔باب إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَه )جب یہ آیت

نازل ہوئی تو صحابہ نے یہ عرض کیا۔ یارسولؐ اللہ آپ پر سلام کیسے کرنا ہے یہ تو ہمیں معلوم ہے لیکن درود کس طرح بھیجنا ہے یہ ہمیں معلوم نہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔! اس طرح کہا کرو،

" اللّٰھُمّ صلیِ علیٰ محمّدؐ و آلِ محمّدؐ "

(۱) علامہ بحرانی نے غایۃ المرام صہ ۳۱۱ پر تفسیر ثعلبی کے حوالے سے کعب ابن عجرہ سے روایت کی ہے کہ جب احزاب صہ ۵۶ نازل ہوئی تو ہم نے عرض کیا۔ یارسولؐ اللہ ! آپ پر اندازِ سلام تو ہمیں معلوم ہے لیکن صلوات کیسے پڑھیں۔ آپؐ نے فرمایا یوں کہا کرو۔

" اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ محمّد و آلِ محمّد کما صلیت علی ابراھیم و اٰلِ ابراھیم اِنّکَ حمیدُ مجیدُ " وبَارِک علی محمّد و اٰلِ محمّدؐ کما بارکت علی ابراھیم و اٰلِ ابراھیم انّک حمیدُ مجیدُ "۔

(۲) فیض الغدیر شرح جامع الصغیر ج ۵ صہ ۱۹ پر علامہ مناوی نے طبرانی کی المعجم الاوسطہ سے روایت کی ہے کہ !۔ آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔ جس بھی دُعا میں محمّدؐ و آلِ محمّدؐ پر صلوات نہ ہو وہ بارگاہِ خالق میں پہنچنے سے روک دی جاتی ہے۔

(۳) الادب المفرد صہ ۹۳ پر امام بخاری نے آنحضورؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ جس نے مجھ پر میرا بتایا ہوا درود پڑھا میں قیامت کے دن اس کے اسلام و ایمان کی گواہی بھی دوں گا اور اسکی شفاعت بھی کروں گا۔ درود یہ ہے۔

" اللھم صل علیٰ محمّدؐ و اٰلِ محمّدؐ کما صلّیت علیٰ ابراھیم و اٰلِ ابراھیم و بارک علی محمّدؐ و اٰلِ محمّدؐ کما بارکت علیٰ

**ابراھیم و اٰلِ ابراھیم و ترحم علی محمّدؐ و اٰلِ محمّد کما ترحمت علیٰ ابراھیم و اٰلِ ابراھیم‘‘**

(۴) صحیح بخاری کتاب الدعوات۔ باب الصلوات علی النبی میں امام بخاری نے کعب ابن عجیرہ سے روایت کی ہے کہ یارسولؐ اللہ ! آپ کے اہلِ بیتؑ پر صلوات کیسے بھیجی جائے۔؟ آپؐ نے فرمایا۔ یوں کہا کرو۔

**’’ اللھم صل علیٰ محمّدؐ و اٰلِ محمّدؐ کما صلیت علی ابراھیم و اٰلِ ابراھیم انّک حمیدُ ٗمجیدُ ٗ۔‘‘**

(۵) صحیح مسلم، کتاب الصلواۃ علی النبیؐ میں بخاری ہی کے سلسلہ سے حدیث نقل کی ہے کہ ہم نے عرض کیا یارسولؐ اللہ۔! آپ پر سلام کیسے کرنا ہے ؟ یہ تو ہمیں معلوم ہے لیکن یہ نہیں معلوم کہ صلوات کیسے بھیجنا ہے ؟ آپؐ نے فرمایا یوں کہا کرو۔

**’’ اللھمّ صَلِّ علیٰ محمّدؐ و اٰلِ محمّدؐ کما صلّیت علیٰ ابراھیمؑ و اٰلِ ابراھیمؑ**

(۶) غایۃ المرام صہ ۲۱۱ پر علامہ بحرانی نے ویلمی کی کتاب الفردوس کے حوالے سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے۔ جو دُعا محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پر دُرود کے ساتھ کی جائے اسکے اور قبولیت کے مابین کوئی حجاب نہیں رہتا۔

(۷) ایضاً علامہ بحرانی نے سمعانی کی مناقب الصحابہ کے حوالہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا ہے۔ ہر دُعا مقامِ قبولیت پر پہنچنے سے محجوب ہوتی ہے جس دُعا میں محمّدؐ و

آلِ محمّدؐ پر دُرود بھیجا جائے وہ کبھی مجوب نہیں ہوتی۔

(۸) دارقطنی نے اپنی سنن صہ ۱۳۶ پر علیؑ ابن عمر کے ذریعے آنحضورؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا ہے۔! جو شخص ایسی نماز پڑھے جس میں مجھ پر اور میرے اہلبیتؑ پر دُرود نہ پڑھا جائے وہ کبھی قبول نہ ہوگی۔

(۹) مسند احمد ابن حنبل ج ۵ صہ ۳۵۳ میں آنحضورؐ سے منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا ہے مجھ پر درود اس طرح بھیجا کرو

**''اللّٰھُمَّ اجعل صلواتک و رحمتکَ وَ برکاتک علی محمّدؐ و اٰلِ محمّدؐ کما جعلتھا علیٰ ابراھیمؑ وَ علیٰ اٰلِ ابراھیمؑ انَّکَ حمیدُ مجیدُ''۔**

اے اللہ! اپنی صلوات۔ اپنی رحمت اور اپنی برکات اس طرح محمّدؐ و آلِ محمّدؐ کے لیئے مخصوص فرما جس طرح ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیمؑ کے لیئے مخصوص فرمائی ہے تو حمید و مجید ہے۔

(۱۰) ابن ماجہ کتاب الصلوٰۃ صہ ۶۵ پر ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے کہ درود یوں پڑھا کرو۔

**''اللھم صل علیٰ محمّدؐ و اٰلِ محمّدؐ اللھم بارک علیٰ محمّدؐ و علیٰ اٰلِ محمّدؐ''**

(۱۱) سنن بیہقی ج ۲ صہ ۱۴۷ میں مروی ہے کہ آنحضورؐ نماز میں فرمایا کرتے تھے

**''اللّٰھم صَل علیٰ محمّدؐ و اٰلِ محمّدؐ''**

(۱۲) مسند امام شافعی صہ ۲۳ پر ابوہریرہ سے منقول ہے کہ میں عرض کیا یارسولؐ اللہ ہم آپ پر کیسے درود پڑھیں؟ آپؐ نے فرمایا۔

**''اللّٰھم صَل علیٰ محمّدؐ و اٰلِ محمّدؐ '' '' اللّٰھم صَل علیٰ محمّدؐ و اٰلِ محمّدؐ کَمَا صلیت علیٰ ابراھیمؑ وَبارِک عَلیٰ محمّدؐ و اٰلِ محمّدؐ کَمَا بارِکت علیٰ اٰلِ ابراھیمؑ. ''**

(۱۳) تاریخ بغداد ج ۱۴ صہ ۳۰۳ پر حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے

**اللّٰھم صَل علیٰ محمّدؐ و اٰلِ محمّدؐ کما صلیت علیٰ ابراھیم وَ عَلیٰ اٰلِ ابراھیم انک حمید مجید . و بارک علی محمد و عَلیٰ اٰلِ محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وَ عَلیٰ اٰلِ ابراھیم۔**

(۱۴) کنز العمال ج ا صہ ۱۲۴ پر آنحضورؐ سے مروی ہے کہ اللہ کی طرف سے جبرائیلؑ اس طرح درود لایا ہے۔

**'' اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّد وَّ علیٰ اٰلِ مُحَمَّد. ''**

(۱۵) امام رازیؒ نے تفسیرِ کبیر میں اسی آیت کے ذیل میں لکھا ہے جِسے علامہ ابن حجر نے صواعق محرقہ صہ ۸۹ پر نقل کیا ہے۔ اللہ نے پانچ چیزوں میں آلِ محمّدؐ کو آنحضورؐ کے مساوی قرار دیا ہے۔

(ا) : محبت : آلِ محمّدؐ سے محبت کے متعلق فرمایا ہے

**'' لا اسئلکم علیه اجراً الّا المودّة فی القربی ''**

(ب) : حرمت صدقہ : جس طرح خود آنحضورؐ کے لیئے صدقہ کھانا حرام تھا اسی طرح آلِ محمّدؐ پر بھی صدقہ حرام کیا آپ نے فرمایا ہے صدقہ مجھ پر

اور میرے اہلبیتؑ پر حرام ہے۔

(ت) : تطہیر : اللہ نے آنحضورؐ کی طہارت کا اعلان۔ طٰہٰ۔ سے کیا اور آلِ محمدؐ کی تطہیر کا اعلان آیۂ تطہیر میں کیا۔

(ج) : سلام : آنحضورؐ پر اللہ نے ''السلام علیک ایھا النبیُّ'' پڑھنے کا حکم دیا۔ اور آلِ محمدؐ کو '' سلام علیٰ آلِ یٰسین '' فرمایا

(د) : صلوٰۃ : نماز میں جس طرح خود آنحضورؐ کی ذات پر درود بھیجنا فرض ہے اسی طرح آلِ محمدؐ پر صلوات پڑھنا بھی فرض ہے۔

'' اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ ''

(۱۶) فتح الباری شرح صحیح بخاری ج صہ ۴۱۱ ابن حجر عسقلانی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ جس شخص نے یوں درود پڑھا میں اسکے اسلام کی گواہی دوں گا۔ اور اسکی شفاعت بھی کروں گا۔

'' اللّٰھم صَل علیٰ محمّدؐ و اٰلِ محمّدؐ کما صلیت علیٰ ابراھیم و علیٰ اٰلِ ابراھیم و بارک علیٰ محمّدؐ و اٰلِ محمّدؐ کما بارکت علیٰ ابراھیم و علیٰ اٰلِ ابراھیم و ترحم علیٰ محمّدؐ و علیٰ اٰلِ محمّدؐ کما ترحمت علی ابراھیم و علیٰ اٰلِ ابراھیم ''

(۱۷) تفسیر الحدیث ج ۸ صہ ۲۸۶ پر فاضل معاصر محمد عزتؔ دروزہ نے لکھا ہے عبداللہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ اس نے کہا جب نبیؐ پر درود پڑھو تو اچھی طرح پڑھا کرو۔

آنحضورؐ سے سوال کیا گیا اچھی طرح کیسے ہوگی ہمیں بتائیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ یوں کہا کرو۔

**''اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ محمّدؐ و آلِ محمّدؐ کما صلیت عَلیٰ ابراھیم و اٰلِ ابراھیم انکَ حمیدُٗ مجیدُٗ۔''**

(۱۸) فرمایا امیر المومنین علیؑ ابنِ ابی طالب علیہ السلام نے کہ تمام دُعائیں اِس وقت تک زیرِ آسمان رہتی ہیں جب تک محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پر صلواۃ نہ بھیجی جائے۔

(نہج الاسرار جلد دوم ص ۲۵۵)

آیت اللہ سید صادق شیرازی اہلبیتؑ فی القرآن صہ ۳۲۲ عبدالرؤف المناوی کی کتاب ''فیض القدیر'' میں ہے کہ طبرانی (الاوسط) میں علیؑ ابنِ ابی طالب علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ

**'' کُلُّ دعا محجوب حتی یصلی علیٰ محمّدؐ و آلِ محمّدؐ ''**

کوئی بھی دُعا محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پر درود بھیجے بغیر قبول نہیں ہوگی۔

مفسر معاصر (محمد عزہ دروزہ) اپنی تفسیر میں کہتے ہیں کہ انہی حدیث سے عبداللہ بن مسعود کی حدیث ہے۔ عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ اگر تم نبی صلیؐ اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر درود پڑھو تو وہ درود بہت اور اچھی ہونا چاہیے۔ لوگوں نے ابنِ مسعود سے کہا کہ آپ ہمیں تعلیم کریں۔ ابن مسعودؓ نے کہا کہ اس طرح پڑھو۔

**اللھم صلی علی محمد و آلِ محمّدؐ کما صلیت علیٰ ابراھیم و آلِ ابراھیم اِنّک حمیدُٗ مجیدُٗ۔**

حافظ الامام ابوالقاسم محمد بن احمد جزی الکلمی الغرنانی اپنی تفسیر "تسہیل العلوم" میں اس آیتِ مجیدہ کی تفسیر فرماتے ہیں کہ پیغمبرِ اسلامؐ سے روایت کی گئی ہے کہ آیت إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِي الخ پانچ حضرات کی شان میں ۔علیؑ وفاطمہؑ۔ حَسنؑ وحُسینؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے

علی المتقی الہندی نے اپنی کتاب (کنزالعمال) میں متعدد اسناد کے ذریعے زید بن حارثہ کے توسط سے پیغمبرِ اسلام صلیّ اللہ عُلیہ وآلہ وسلّم سے روایت کی ہے کہ پیغمبرِؐ اسلام نے لوگوں کو حُکم دیا کہ درود اسطرح پڑھیں **اللهم صلی محمد و علی آل محمد**

# محمّدؐ وآلِ محمّدؐ علیہم السلام پر درود بھیجنے کی فضیلت

محقق اردبیلی علیہ الرحمہ اپنی کتاب ''زبدۃ البیان'' میں فرماتے ہیں کہ پیغمبرِؐ اکرم سے آیۃ شریفہ:۔ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ (سورۂ احزاب آیۃ ۵۶) کے بارے میں پوچھا گیا۔آپ نے جواب دیا یہ پوشیدہ علوم میں سے ہے۔اگر مجھ سے سوال نہ کیا ہوتا تو کبھی بھی میں اس کے متعلق خبر نہ دیتا۔

خدائے تعالیٰ نے دو فرشتے مجھ پر موکل بنائے ہیں۔جب بھی کسی مسلمان کے پاس میرا ذکر کیا جاتا ہے اور وہ مجھ پر دُرود بھیجتا ہے تو وہ دو فرشتے کہتے ہیں۔''**غفر اللّٰہ لک**'' خدا تجھے معاف کرے' خدا اور دوسرے فرشتے ان دو فرشتوں کی دُعا پر آمین کہتے ہیں' اور اگر کسی مسلمان کے پاس میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر دُرود نہ بھیجے تو وہ دو فرشتے کہتے ہیں

(لا. غفر اللہ لک") "خدا تجھے نہ بخشے" خدا اور دو فرشتے کہتے ہیں آمین۔

(زبدۃ البیان: ۸۵ بحار الانوار ۹ ۲۷: مناقب اہلبیت صہ ۱۵۲ (ترجمہ قطرہ فی بحار)

اِسی طرح اردبیلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: رسولِ خُدا نے فرمایا: اگر کسی کے پاس میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر دُرود نہ بھیجے تو خُدا اُسے جہنّم میں داخِل کرے گا اور اسے اپنی رحمت سے دُور کر دیتا ہے۔ (امالی صدوق: ۶۷۶ حدیث: ۲۰ مجلسی)

مولف کہتا ہے حدیث میں یہ جو کہا گیا ہے کہ جس کسی کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر دُرود نہ بھیجے تو وہ جہنّم میں داخل ہوگا، اس سے یہ مطلب سمجھ میں آتا ہے کہ یہ کام واجب ہے کیونکہ اس کے ترک کرنے پر عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔ اور جو عمل ایسا ہو، وہ واجب ہوتا

## محمّدؐ و آلِ محمّدؐ پر دُرود کی اہمیت

محدث نوری شیخ احمد بن زین الدین (جو اپنے زمانے میں اپنا بدل نہ رکھتے تھے) سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عالمِ خواب میں امام زین العابدین علیہ السلام کو دیکھا ان سے ملاقات کی اور ان کے پاس شکوہ اور نالہ کیا کہ آخرت کے لئیے کچھ جمع نہیں کیا۔ توبہ کی توفیق بھی حاصل نہیں ہوسکی اور میں اعمالِ صالح بجالا نہ سکا۔

حضرت نے فرمایا: تیرے لئیے جو ضروری ہے وہ یہ ہے کہ محمّدؐ و آلِ محمّدؐ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کر۔ اور ہم اس بھیجے ہُوئے درود کے عوض تمہاری طرف سے وہ اعمال قیامت تک بجالائیں گے جن کی توفیق تجھے حاصل نہیں ہوئی۔ (مناقبِ اہلبیتؑ ۸/۸۲ اصہ ۱۶۱، دار السلام ۱۱۲/۲)

کتاب مستطاب کافی میں (باب ۲۰) پر شیخ کافی کلینی علیہ الرحمہ تحریر کرتے ہیں کہ (الصَّلاۃ عَلَی النَّبِیُ محمّدٍ و اھلِ بیتِہ علیھم السّلام)

(۱) فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دُعا قبولیت سے رُکی رہیگی جب تک محمدؐ و آل محمدؐ علیہم السلام پر دُرود نہ ہو۔

(۲) فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے بغیر نبیؐ پر دُرود بھیجے دُعا کی اس کی دُعا سر پر منڈلاتی رہتی ہے۔ جب دُرود پڑھتا ہے تب بلند ہوتی ہے۔

(۳) فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت میں آکر کہنے لگا، میری دُعا میں ایک تہائی آپ پر صلواۃ ہوتی ہے بلکہ نصف بلکہ کُل دُعا آپؐ پر صلواۃ ہی ہوتی ہے۔ فرمایا یہ دُنیا و آخرت کی بہتری کے لیئے کافی ہے۔

(۴) ابوبصیر نے صادقِ آلِ محمّدؐ سے پوچھا اس کے کیا معنی ہیں کہ کُل صلوات آپ کے لیئے فرمایا مراد یہ ہے کہ وہ اپنی ہر حاجت سے مقدّم صلواۃ کو رکھتا ہے۔ جب وہ اللہ سے کوئی دُعا کرتا ہے تو اس کی ابتداء نبیؐ پر دُرود سے کرتا ہے پھر اللہ سے اپنی حاجت طلب کرتا ہے۔

(۵) فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلیّ اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا مجھے سوار کے لیئے پیالہ قرار نہ دو (جس کو اپنے پیچھے سواری میں ایک طرف ڈال دیتا ہے) کہ وہ اسے بھر کر جب چاہتا ہے پانی پی لیتا ہے۔ بلکہ مجھے اپنی دُعا کے اوّل و آخر اور درمیان میں یاد کرو۔

(۶) فرمایا ابوعبداللہ (امام جعفرِ صادق) علیہ السلام نے جب نبیؐ کا ذکر ہو تو ان پر بہت زیادہ دُرود بھیجو۔ جس نے آنحضرتؐ پر ایک بار دُرود بھیجا اللہ تعالیٰ اِس پر ملائکہ کی ہزار صفوں میں ہزار بار دُرود بھیجتا ہے پھر مخلوق میں کوئی باقی نہیں رہتا جو اللہ کی اور

ملائکہ کی صلواۃ کے بعد اس بندۂ مومن پر دُرود نہ بھیجتا ہو جو شخص اس طرف راغب نہیں ہوتا وہ جاہل اور مغرور ہے اللہ اور اس کا رسولؐ اور اس کے اہلِ بیتؑ اس سے آزاد اور بیزار ہے۔

(۷) رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا۔ جس نے مجھ پر دُرود بھیجا اللہ اور ملائکہ اس پر دُرود بھیجتے ہیں۔ پس جس کا جی چاہے کم بھیجے جس کا جی چاہے زیادہ۔

(۸) فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا مجھ پر اور میرے اہلبیتؑ پر دُرود بھیجنا نفاق کو دُور کرتا ہے۔

(۹) فرمایا حضرت امام جعفرِ صادق علیہ السلام نے جو کہے یارَبِّ صلِّ علیٰ محمّدؐ و آلِ محمّدؐ سو بار خُدا اس کی سو حاجتوں کو پورا کرتا ہے تیس دُنیا میں باقی آخرت میں

(۱۰) فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہر دُعا جب تک محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پر دُرود نہ ہو رُکی رہتی ہے۔

(۱۱) فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسولؐ اللہ کے پاس آیا کہنے لگا میری آدھی دُعا آپ پر صلواۃ ہوتی ہے۔ حضرت نے فرمایا ٹھیک ہے پھر اس نے کہا بلکہ کُل دُعا یہی ہے فرمایا اچھا۔ جب وہ چلا تو فرمایا دُنیا وآخرت کا غم دور کرنے کے لئیے کافی ہے

(۱۲) فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسولؐ اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میری ایک تہائی دُعا آپ پر صلواۃ ہوتی ہے فرمایا تیرے لئیے بہتر ہے اس نے کہا بلکہ

نصف دُعا صلواۃ ہوتی ہے۔ فرمایا تیرے لیئے بہتر ہے اس نے کہا بلکہ کُل ہی دُعا صلواۃ ہوتی ہے۔ فرمایا تب تو خُدا تیری دُنیا و آخرت کی ہر مصیبت دُور کر دیگا۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اس کی صلواۃ کی کیا صورت تھی۔ فرمایا جب دُعا کا آغاز کرے تو **محمّدؐ و آلِ محمّدؐ** پر صلوات سے ابتداء کرے

(۱۳) رسولؐ اللہ صلیٰ اللہ عُلیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا۔ درود بلند آواز سے بھیجو۔ کہ اس سے نفاق دور ہوتا ہے۔

(۱۴) فرمایا ابوعبداللہؑ نے اے اسحاق جو کوئی محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پر دس بار دُرود بھیجے اس پر اللہ اور اس کے ملائکہ سو بار دُرود بھیجتے ہیں اور جو سو بار درود بھیجے اس پر ہزار بار بھیجتے ہیں۔ کیا تو نے خُدا کا یہ قول نہیں سُنا۔ (سورۂ احزاب)

**''فسوَ الذی یُصَلّی عَلَیْکُمْ و ملائکتهُ لیخیرِ جکُم مِنُ الظلّمات اِلیٰ النُّورِ و کَانَ بالمَومِنِیْنَ رَحِیْماء''**

''اللہ وہ ہے جو درود بھیجتا ہے تم پر اور اس کے ملائکہ بھی تا کہ تم تاریکیوں سے نور کی طرف نکال لے جاؤ اور وہ مومنین پر مہربان اور رحیم ہے۔

(۱۵) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفرِ صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میزانِ اعمال میں محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پر صلواۃ سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہ ہوگی۔ ایک شخص کے اعمال میزان میں رکھے جائینگے تو پلّہ جھک جائیگا۔ لیکن جب درود کو نیکی کے پلّہ میں رکھیں گے تو وہ زیادہ رہے گا۔

(۱۶) فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کی خُدا سے حاجت ہو اُسے چاہیئے کہ وہ اس کی ابتداء محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پر درود بھیجنے سے کرے پھر اپنی حاجت بیان کر کے آخر میں درود

بھیجے۔ اللہ کی شانِ کریمی سے یہ بعید ہے کہ وہ اوّل و آخر حصّہ کو قبول کرلے اور بیچ والے کو چھوڑ دے۔ محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پر درود کو خُدا تک پہنچنے سے کوئی شئے نہیں روکتی۔

(۱۷) راوی کہتا ہے کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ میں خانۂ کعبہ میں داخل ہوا تو سوائے محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پر درود کے اور کوئی بات از قسم دُعا میری زبان پر نہ تھی۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ تم سے بہتر شخص اور کوئی کعبہ سے برآمد نہیں ہوا۔

(۱۸) راوی کہتا ہے میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں آیا تو آپؑ نے فرمایا کیا معنی ہیں اس آیت کہ جب بھی ذکر کیا گیا اس کے رب کا فصلّی میں نے کہا یہ معنی ہیں کہ جب اللہ کا نام ذکر کیا گیا تو وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی۔

'' **وَ ذَکَرَ اسم ربِّہٖ فصَلّی** '' فرمایا یہ خُدا نے بندوں پر زیادتی کی کہ تکلیف **مالا یطاق** دی۔ میں کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں پھر کیا معنی ہیں۔ فرمایا اس کے معنی یہ ہیں کہ جب ذکرِ خُدا کیا گیا تو اس نے محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پر درود بھیجا۔

(۱۹) فرمایا امام جعفرِ صادق علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور اپنی نماز میں محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پر درود نہ بھیجے تو اس نے جنت کے خلاف راستہ اختیار کیا اور رسولؐ اللہ صلی اللہ عُلیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر آیا اور اس نے مجھ پر درود کو بھلا دیا تو وہ جنّت کے راستہ سے الگ ہوگیا۔

(۲۰) فرمایا حُسینؑ ابنِ علیؑ نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر آیا اور وہ مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا تو اللہ نے اس کو راہِ جنّت سے الگ کردیا۔

(۲۱) فرمایا امام جعفرِ صادق علیہ السلام نے میرے پدرِ بزرگوار نے ایک شخص کو خانۂ کعبہ کا پردہ پکڑے یہ کہتے ہوئے سُنا یا اللہ محمّدؐ پر درود بھیج۔ میرے والد نے اس سے فرمایا۔

اۓ بندۂ خُدا قطعِ صلوات نہ کر اور ہمارے حق پر ظُلم نہ کر یوں کہو۔

''اللّٰهُمَّ صَلّ عَلیٰ محمَّدوَ اهلِ بیتِہٖ''

## دُرود کب سے پڑھا جاتا ہے

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے نورِ محمدؐ کو خلق کیا اور اُس نور سے نورِ عرش، نورِ کرسی، نورِ لوح کو پیدا کیا۔ اور نورِ لوح سے قلم کو پیدا کیا اور قلم کو حکم دیا کہ لکھ میری توحید۔ قلم نے عرض کیا کیا لکھوں؟ فرمایا لکھ ''لا الہٰ الاالـلّـہ محمد الرسول اللّٰہ ۔قلم نے جب یہ نام سُنا سجدہ کیا۔ اور کہا ''سُبحان اللّٰہ الواحد القهار سبحان اللّٰہ العظیم الاعظم '' پھر سجدہ سے سر اُٹھا کر شہادتین کو لکھا اور کہا اۓ پروردگار محمدؐ کون ہیں جس کے نام کو اپنے نام کے ساتھ اور ان کی یاد کو اپنی یاد کیساتھ تو نے نزدیک کیا۔ حق تعالےٰ نے وحی کی اۓ قلم ! اگر وہ نہ ہوتا تو میں تجھے اور دوسری مخلوق کو پیدا نہ کرتا۔ مگر اس کے سبب یہ آفرینش ہوئی۔ وہی ہے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا اور روشن کرنے والا چراغ نور کا اور شفاعت کرنے والا۔ اور دوست میرا ہے قلم نے حلاوت محمدیؐ سے کہا السلام علیک یا رسولؐ اللّٰہ ۔حضرتؐ نے جواب دیا علیک السلام منی و رحمة اللّٰہ برکاتہ اس دن سے سلام کرنا سنت اور سلام کا جواب دینا واجب ہوا۔ پھر حق تعالیٰ نے قلم کو فرمایا ! میری قضا وقدر کو لکھ اور جو کچھ میں پیدا کرنے والا ہوں تا بہ قیامت اس کو بھی لکھ اس وقت خدا نے چند فرشتے پیدا کیئے کہ محمدؐ و آلِ محمدؐ پر صلوات بھیجیں اور واسطے شیعوں کے تا قیامت استغفار کریں۔

(حیات القلوب جلد اول ص ۸۰)

# "دُرود حقوق واجب"

" واَقِیمُو الصَّلوٰة " نماز کو ادا کرو امام حَسن عسکری علیہ السلام فرماتے ہیں کہ " واَقِیمُو الصَّلوٰة " کے معنی یہ ہیں کہ نماز کو ادا کرو اس طرح پر کہ اس کے رکوع اور سجود کو کامل طور پر بجالاؤ اور اوقات کی پابندی کرو۔ اور اس کے ان حقوق کو ادا کرو جن کے ادا نہ کرنے سے پروردگارِ عالم نماز کو قبول نہیں کرتا۔

آیا تم جانتے ہو کہ وہ کونسے حقوق ہیں۔؟ وہ حقوق یہ ہیں کہ نماز کے بعد محمدؐ اور علیؑ اور ان کی آلِ اطہار پر دُرود بھیجو۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی اعتقاد کہ وہ حضرات علیہم السلام برگزیدہ گانِ خُدا میں سب سے بہتر اور افضل ہیں اور خُدا کے حقوق کو قائم کرنے والے اور دینِ خُدا کے ناصر و مددگار ہیں۔ (تفسیرِ امامؑ صہ ۳۲۲)

## صلوات محمدؐ وآلِ محمدؐ پر واجب ہے

محمدؐ وآلِ محمدؐ پر صلوات اللہ کے ذکر کا لازمہ ہے اور ذکرِ خُدا واجب بھی ہے اور لازم بھی۔ اور لازم واجب بھی ہے اور لازم بھی۔ لہٰذا صلوات محمدؐ وآلِ محمدؐ پر واجب ہے۔ ذکرِ محمدؐ وآلِ محمدؐ ذکر اللہ ہے۔ کیونکہ اللہ کی معرفت اور ذکر بغیر انکی معرفت اور ذکر فائدہ نہیں دیتی بلکہ عتاب اور وبال بن جاتا ہے کیونکہ شرط کے بغیر مشروط نہ پیدا ہوتا ہے اور نہ قبول کیا جاتا ہے۔ جیسے کہ نماز بلا وضو وضو نماز کے کے لیئے شرط ہے۔ لہٰذا نماز بغیر ان کے نہ فائدہ دیتی ہے نہ اللہ کی طرف جاتی ہے۔ اس کا شمار ذاکروں میں نہیں ہوتا بلکہ ایسا شخص ملعون ہے ہر حال میں

اس بات پر دلیل یہ حدیثِ رسولؐ ہے۔ ''جب اللہ نے عرش کو خلق فرمایا تو ستّر ہزار فرشتے بھی پیدا کیئے اور ان سے فرمایا کہ نور کے عرش کا طواف کرو۔ میری پاکی بیان کرو۔ اور میرے عرش کو اُٹھائے رکھو۔ یہ سُن کر فرشتوں نے عرش کا طواف کیا اللہ کی تسبیح کی لیکن جب عرش کو اُٹھانے چلے تو اس کو اُٹھا نہ سکے۔ تب اللہ نے ان سے فرمایا۔''نورانی عرش کا طواف کرو اور صلوات پڑھو میرے جلال کے نور پر جو کہ محمّدؐ ہے میرا پیارا اور پھر عرش کو اُٹھالو۔

لہٰذا فرشتوں نے طواف کیا صلوات پڑھی اور عرش کو اُٹھانے میں کامیاب ہو گئے۔ تب فرشتوں نے اللہ سے کہا۔ اے ہمارے رب تو ہمیں اپنی تسبیح و تقدیس کا حُکم دیا پھر تو نے محمّدؐ جو کہ تیرے جلال کا نور ہیں صلوات پڑھنے کا حُکم دیا جب ہم نے صلوات پڑھی تو تیری تسبیح و تقدیس خود بخود کی آ گئی۔

''اللہ تعالےٰ نے جواب میں فرمایا۔! اے میرے فرشتو ! جب میرے پیارے محمّدؐ پر صلواۃ پڑھو گے تو گویا تم نے میری تسبیح کی میری تقدیس کی اور میری وحدانیت کا کلمہ پڑھا۔''

اس کی تائید ابن عباسؓ کی ایک روایت سے ہوتی ہے۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا '' جو مجھ پر ایک بار صلواۃ پڑھتا ہے تو کائنات میں کوئی خشک و تر ایسا نہیں بچتا جو اس عبد پر صلوات نہ پڑھے اللہ کی صلوات کی وجہہ سے۔ اب تو ہی بتا اے دشمنِ آلِ محمّدؐ تو کس نوع کا انسان ہے کہ جتنا بھی تیری آنکھیں کھولنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اتنا ہی تیری نظر میں اندھا پن بڑھ جاتا ہے۔ اگر تو ہُد ہُد ہوتا جو کہ اپنی نظر کی قوت کی وجہ سے چٹانوں کے نیچے پانی کو دیکھ لیتا ہے تو ضرور ہدایت مل جاتی۔ (مشارق الانوار الیقین ۲۲۶)

# جب رَب کا نام لوتو دُرود بھیجو

کلینی علیہ الرمہ کتاب کافی میں امام رضا علیہ السلام سے روایت نقل کرتے ہیں: آپؑ نے ایک شخص سے فرمایا۔ "وَذَکَرَ اِسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّیٰ" کے معنیٰ کیا یہ۔اس نے عرض کیا کہ جب بھی اس کے پروردگار کا نام آئے تو وہ اُٹھے اور نماز پڑھے۔آپؑ نے فرمایا: اگر خُدا نے ایسی تکلیف دی ہوتی تو بڑا مشکل تھا۔اِس شخص نے عرض کیا اس کے معنیٰ کیا ہے۔آپؑ نے فرمایا: "**کلما ذکر اسم ربه صلی علیٰ محمد و آله**"

"جب بھی اپنے رب کا نام یاد کرو محمّدؐ و آلِ محمّد علیہم السلام پر درود بھیجو"

# جب رسول اللہ صلیّ اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا نام لوتو درود پڑھو

حضرت امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تمہارے سامنے آنحضرتؐ کا نام لیا جائے تو حضورِ اکرمؐ پر بہت درود بھیجو۔کیونکہ جو شخص ایک مرتبہ آنحضرتؐ پر درود بھیجتا ہے تو خدا اس پر ملائکہ کی ہزار صفوں کے سامنے ہزار درود بھیجتا ہے اور خدا کی خلق کی ہُوئی کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو اس پر خُدا اور فرشتوں کے درود بھیجنے کے سبب درود نہ بھیجتی ہوتو جو شخص ایسے ثواب اور ایسی فضیلت کی جانب رغبت نہ کرے جاہل ہے اور مغرور ہے خُدا اور رسولؐ اور اہلبیتؑ اس سے بیزار ہیں۔اور دوسری حدیثِ معتبر میں فرمایا کہ جنابِ رسولِ خُدا نے فرمایا کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے تو خُدا اس کو بہشت کی جانب سے واپس پھیر دیتا ہے۔اگر کوئی شخص حضورِ اکرمؐ پر آپ کی زندگی میں یا بعد وفات درود بھیجتا ہے تو خداوند عالم اس پر دس بار درود بھیجتا ہے۔جو آپ کی وفات کے

بعد درود بھیجتا ہے تو آنحضرت کو بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ کون ان پر درود بھیجتا ہے اور آپ بھی اسکے جواب میں اس پر سلام کرتے ہیں۔اور خُدا نے ہر دعا کرنے والے کی دُعا کو آنحضرتؐ پر درود بھیجنے پر موقوف فرمادیا۔ (حیات القلوب ج۲ صہ ۲۵۹)

# ناقص صلوات

رسولِ خدا صلیّ اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا جو شخص بھی مجھ پر صلوات بھیجتا ہے لیکن میری آل پر صلوات نہیں بھیجتا تو وہ شخص جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکتا جبکہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کے فاصلے کی راہ سے سونگھی جاسکتی ہے۔

# صلوات کے معنی

لغت میں صلوات کے معنی دُعا کے ہیں اور نماز چونکہ دُعا پر مشتمل ہے لہٰذا اسے صلاۃ کہتے ہیں۔صلوات کا لفظ دو چیزوں پر حمل کرتا ہے ایک درود اور خاص دُعا کہ جس کا مضمون بلندی درجات اور کثرت تقربِ پیغمبرؐ کو شامل ہے اور دوسرے معنی نماز کے ہیں۔

بعض علماء کہتے ہیں صلواۃ ''تصلیہ'' سے مشتق ہے کہ جس کے معنی مطابقت کے ہیں گویا نماز شارع کی تابع ہے یعنی تابع خدا ہے۔بعض علماء نے بتایا کہ ''صلاۃ'' صلہ سے مشتق ہے۔اور حقیقی نماز یہ ہے کہ بندہ حالتِ نماز میں مخلوق سے جدا اور خالق سے مل جائے۔اور نماز بندہ کا خدا سے تقرب حاصل کرنے کیلئے رابطہ ہے اور صلوات امت کا پیغمبرؐ تک پہنچنے کیلئے وسیلہ ہے۔

# " درود کا ثواب "

اخبار عیون الرضا میں شیخ صدوق نے جلد اوّل صہ ۵۱۳ پر تحریر فرمایا ہے کہ امام علی الرضا علیہ السلام: جو شخص اپنے گناہ مٹانے کے لیئے قدرت نہ رکھتا ہو تو اُسے چاہیئے کہ محمّدؐ و آلِ محمّدؐ علیہم السلام پر کثرت سے دُرود بھیجے۔
دُرود گناہوں کو منہدم کر دیتی ہے۔آپؑ نے فرمایا "محمّدؐ وآلِ محمّدؐ علیہم السلام پر دُرود اللہ کے نزدیک تسبیح، تہلیل، اور تکبیر کا درجہ رکھتی ہے۔"

# دُرود اور مشکلات کا حل

تفسیرِ امام حَسن عسکری علیہ السلام میں ہے کہ آیۃ شریف
"وَاِذْ نَجَّیْنَا کُم مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ یَسُومُونَکُمْ سُوءَ الْعَذَابِ" (سورۂ البقرہ آیت ۴۹)
کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اُن کا عذاب سخت یہ تھا کہ ان سے عمارتیں بنانے کے لیئے مٹی کھینچنے کا کام لیتے تھے۔اس ڈر سے کہ کہیں بھاگ نہ جائیں انہیں باندھ کر رکھتے تھے۔ بمشکل یہ لوگ مٹی کو سیڑھیوں کے اوپر لے جاتے تھے۔ بسا اوقات اوپر سے نیچے گر کر مر جاتے تھے یا ہاتھ پاؤں تڑوا بیٹھتے تھے۔کوئی ان کی طرف توجہ نہ کرتا تھا' یہاں تک کہ خُدائے تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اپنی قوم سے کہو کہ کوئی بھی کام شروع نہ کرو مگر یہ کہ اس کی ابتداء محمّدؐ وآلِ محمّدؐ اوران کی آل طیّبین علیہم السلام پر درود بھیجنے کے ساتھ کرو۔انہوں نے اس حکم پر عمل کیا اور مشکل آسان ہوگئی۔ یہ بھی فرمایا۔کہ جو کوئی بھی درود بھول جانے کی وجہ سے زمین پر گر پڑے یا لنگڑا لولہ ہو جائے اگر وہ خود پڑھ سکتا ہو تو صلوات پڑھے اور اگر وہ نہ پڑھ سکتا ہو تو کوئی دوسرا اس کی طرف سے پڑھے تا کہ مصیبت اس کو نقصان نہ پہنچا سکے۔

# بغیر درود دُعا آسمان پر نہیں جاتی

صفوانؒ جمّال سے منقول ہے کہ جنابِ امام جعفرِ صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تک محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پر درود نہ بھیجا جائے کوئی دُعا جو خُدا سے کیجائے آسمان پر نہیں جاتی ہے۔

صفوانؒ بن یحیٰی کہتے ہیں کہ میں جنابِ امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت حاضر تھا۔ ناگاہ اُن کو چھینک آئی۔ میں نے عرض کیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ ۔ دوبارہ چھینک آئی میں نے کہا صلیّ اللّٰہُ عَلَیْکَ ۔ پھر میں نے عرض کی اے مولاؑ۔! میں آپ پر فدا ہوجاؤں آپ جیسے امامؑ کی چھینک کے وقت ہم لوگ وہ کلمہ کہہ سکتے ہیں جو آپس میں کہا کرتے ہیں یعنی یَرْحَمُکَ اللّٰہُ۔ یا وہی کہنا چاہئیے جو ہماری عادت ہے (یعنی صلّی اللّٰہُ عَلَیْکَ) حضرتؑ نے فرمایا کہ تم یہ نہیں کہتے ہو کہ ''صَلیّ اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّد'' میں نے کہا ہاں یا ابنِ رسولؐ اللہ! یہ بھی کہتا ہوں۔ پھر میں نے عرض کی اے مولاؑ۔! کیا ''اَرْحَمُ مُحَمَّد وَاٰلِ مُحَمَّد'' بھی کہا کروں۔؟ فرمایا ہاں کہا کرو۔ خُدائے تعالےٰ نے اپنے رسولؐ پر درود بھیجا ہے اور رحمت بھی نازل کی ہے۔ ہم جو ان جنابؐ پر درود بھیجتے ہیں تو یہ ہمارا درود ان حضرتؐ کے لئیے دُعا ہے اور ہمارے واسطے تقرب کا باعث ہے۔

عمر بن یزیدؒ کہتے ہیں کہ مجھ سے جناب امام جعفرِ صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اے عمر۔! جب شبِ جمعہ آتی ہے تو آسمان سے بکثرت فرشتے زمین پر آتے ہیں۔ انکے ہاتھوں میں سونے کے قلم اور چاندی کے کاغذ ہوتے ہیں۔ اور وہ فرشتے شبِ شنبہ تک سوائے درود کے اور کچھ نہیں لکھتے۔ تو تم اس شب و روز بکثرت صلوات بھیجا کرو۔ اور اے عمر۔! ہر جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ دوسرے دنوں میں ہر روز سو/۱۰۰ بار محمّدؐ و آلِ محمّدؐ صلوات اللہ علیھم اجمعین پر درود بھیجنا سُنّت ہے۔

# حاجتیں اور درود

قطبؒ راوندی امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا: جو کوئی خلوصِ نیّت کے ساتھ پیغمبرِ اکرمؐ پر ایک بار درود بھیجے تو خُدا اس کی سو حاجتیں پورا فرماتا ہے۔ جن میں سے تیس حاجتیں دنیا کی اور ستّر حاجتیں آخرت کی ہوتی ہیں۔

پیغمبرِ اکرمؐ نے فرمایا: جو کوئی بھی مجھ پر شوق اور محبّت سے تین بار درود بھیجے تو وہ اس لائق ہوتا ہے کہ خُداوندِ تعالیٰ اس کے دن اور رات کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

(مناقبِ اہلبیتؑ صہ ۱۵۶ بحارالانوار حدیث ۶۳-۷۰/۹۴)

# دُرود سب سے بہتر عمل ہے

آیت اللہ سید احمد مستنبط قدس سرہ نقل کرتے ہیں کہ شیخ حر عاملی کتاب وسائل الشیعہ میں اصول کافی سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص جس کا نام عبدالسلام تھا نے امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے عرض کیا! جب میں طواف کرر ہا تھا تو محمّدؐ و آلِ محمّدؐ علیہم السلام پر درود بھیجنے کے علاوہ مجھے کوئی دُعا یاد نہ آئی، یہی عمل جب صفا و مروہ کے درمیان سعی کرر ہا تھا تو دھرایا۔

حضرت نے فرمایا: جس کسی نے بھی دُعا کی ہے جو تجھے عطا کیا گیا ہے اس سے بہتر اُن کو عطا نہیں کیا گیا۔ (مناقب، الکافی، وسائل الشیعہ، ثواب الاعمال)

(موئف فرماتے ہیں کہ اس روایت سے پتہ چلتا ہے کے درود افضل ترین عمل ہے)

# درود نہیں بھیجنے کے نقصانات

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضورِاکرمؐ نے فرمایا'' جو شخص مجھ پر صلوات نہیں بھیجتا اس کا کوئی دین و مذہب نہیں جو چیزیں تارک صلوات کے لئے بیان کی گئی ہیں وہ نو (۹) ہیں۔اس کی پیشانی پر شقاوت و بدبختی کے داغ نمایاں ہوں گے یعنی وہ ازلی بدنصیب ہوگا۔ حضورِاکرمؐ نے فرمایا شقی ترین شخص وہ ہے جس کے پاس میرا تذکرہ ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔وہ شخص ماہِ رمضان میں رحمتِ خداوندی سے محروم ہے اور امام موسیٰ کاظمؑ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا اس شخص کی ناک زمین پر رگڑی جائے گی۔(یعنی ذلیل و رسواء ہوگا) چنانچہ احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر وہ جگہ جہاں آنحضرتؐ کا اسمِ مبارک لیا جائے چاہے کوئی شخص خود وہ نام لے کر یا کسی سے سُنے تو چاہیئے کہ آپ پر درود بھیجے چاہے وہ دورانِ نماز نام لے یا نماز کے علاوہ کسی اور وقت دیگر چھینک آنے اور ہواؤں کے چلنے زلزلہ آنے' ذبحِ حیوانات میں مذکور ہے تشہّد میں اگر صلوات نہ پڑھی جائے تو نماز ناقص ہے۔امام زین العابدینؑ فرماتے ہیں صلوات نہیں پڑھنے والا بخیل ترین شخص ہے۔ایک حدیث میں حضورِ اکرمؐ نے فرمایا کہ وہ افراد جو کسی جگہ پہ جمع ہوں اور اس جگہ سے مجھ پر صلوات بھیجے بغیر متفرق ہوجائیں تو ان کی جدائی ایسی بدبودار شئے کے ساتھ ہوگی جیسے مردار کی بو ہو اور گندگی سے گندی مہکنے والی چیز ہو۔ایسے لوگ قیامت کے روز پیکرِ حسرت و یاس ہونگے۔وہ اہلِ بزم جو حضورِاکرمؐ پر صلوات نہ بھیجیں اگر قیامت میں وہ رحم و کرم الٰہی کے صدقے میں داخلِ جنت بھی ہوجائیں پھر بھی صلوات نہ بھیجنے پر حسرت و اندوہ کا شکار ہوں گے۔ارشادِ نبی اکرمؐ ہے کہ جس شخص کے پاس میرا تذکرہ ہو اور وہ مجھ پر صلوات نہ بھیجے تو خداوندِ عالم اس کے عوض

راہِ جنت اس سے پوشیدہ کر دے گا۔امام جعفرِ صادقؑ فرماتے ہیں جو شخص دُعا کرے اور دُعا میں آنخضرتؐ کا اسمِ مبارک نہ شامل کرے وہ دُعا راہِ بہشت پہ گامزن نہیں ہوسکتی۔ابن مسعود سے روایت منقول ہے کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا''قیامت کے روز میری اُمّت کو حکم ہوگا کہ جنت میں جاؤ لیکن ان کے راستے غائب ہونگے متحیر وگرداں نظر آئیں گے۔صلوات کا ترک کرنا جہنم واصل ہونے کا سبب ہے خدا سے دوری کا باعث ہے۔بعض افراد کا خیال ہے کہ صلوات پڑھنا مستحب ہے اور اس کے ترک کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں جبکہ اس پر عمل کرنے والوں کے لئے بہترین اجر وثواب ہے ایسا نہیں کہ بلکہ تاکید کے ساتھ حکم ہے اتنے لوازمات اور اہتمام اس بات کی دلیل ہیں کہ صلوات بھیجنا واجب ہے۔جب یہ آیۃ ''انّ اللّٰہ الخ'' نازل ہوئی بعض صحابہ نے سوال کیا تو آنخضرتؐ نے فرمایا''اگر تو لوگوں نے سوال نہ کیا ہوتا تو میں بھی از خود نہ بتا تا تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ خداوند عالم نے مجھ پر دو ملک موکل کیا ہے جب کسی بندۂ مومن کے پاس میرا تذکرہ ہوتا ہے اور وہ بندۂ مومن مجھ پر صلوات بھیجتا ہے تو وہ دونوں ملائکہ کہتے ہیں خدا تمہیں بخشے خدا اپنے دیگر ملائکہ کے ساتھ اس پر آمین کہتا ہے۔اور کتابوں میں یہ بھی تحریر ہے کہ جس طرح آنخضرتؐ کا نام نامی سُنکر صلوات نہ بھیجنا باعثِ عذاب وعقوبت ہے اسی طرح آنخضرتؐ کا اسمِ مبارک لکھتے وقت ان پر درود نہ لکھنا سببِ ملامت ہے۔بہت ساری کتبِ اہلسنّت میں بھی مرقوم ہے آنخضرتؐ نے فرمایا ''جو شخص بھی کتاب میں مجھ پر صلوات بھیجتا ہے (یعنی صلوات لکھتا ہے) فرشتے اس وقت تک اسکی بخشش کی دُعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ میرا نام اس کتاب میں باقی ہے۔امام جعفرِ صادقؑ سے ایک حدیث منقول ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جو کوئی بھی کتاب میں مجھ پر

صلوات بھیجتا ہے (لکھتا ہے) اس پر صلوات کا سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ کتاب میں میرا نام رہے گا۔

# عذاب سے امان

شیخ عبداللہ الحق دہلوی کتاب تاریخ مدینہ میں نقل کرتے ہیں کہ حج کے موقع پر ایک شخص کو دیکھا گیا جو حج کے تمام اعمال اور مناسک میں سوائے صلوات محمّدؐ و آلِ محمّدؐ کے اور کوئی دُعا نہیں کرتا۔ اس سے پوچھا گیا وہ دُعائیں کیوں نہیں پڑھتے جو ان مقامات کے لئیے واجب ہیں، اس نے کہا۔! میں نے اپنے طور پر عہد کیا ہے، کہ فقط صلوات بھیجوں کوئی اور دُعا اس کے ساتھ شریک نہ کروں، اس کی وجہ یہ ہے کہ جب میرا باپ اس دنیا سے گیا تو میں نے اسے گدھے کی شکل میں دیکھا، جو دکھ کا باعث ہوا۔ اس کے بعد میں نے رسولِ خُداؐ کو خواب میں دیکھا، میں نے آپ کے دامنِ احسان کو پکڑ لیا، آپ سے باپ کی شفاعت طلب کی، اور آپ سے اس واقعہ کا سبب پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا: تیرا باپ سود خور تھا اور جو کوئی بھی سود خور ہو اس کی یہی سزا ہے۔ لیکن تیرے باپ میں ایک خصوصیت موجود تھی وہ یہ کہ جب رات کو سوتا تھا تو ہر رات سوتے وقت مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجا کرتا تھا، اس کی وجہ سے ہم نے اس کے بارے میں تیری شفاعت کو قبول کر لیا اور اسے بخش دیا ہے، اس وقت میں نے اپنے باپ کا چہرہ چاند کی طرح نورانی دیکھا اور اسے دفن کرتے وقت ایک ہاتفِ غیبی کی آواز سُنی۔ جو کہہ رہا تھا کہ تیرے باپ پر خُدا کی عنایت اور بخشش کا سبب وہ صلوات ہے جو رسولِ خُداؐ پر بھیجا کرتا تھا۔

(مناقب اہلبیتؑ صہ ۱۶۰ ۱۷/۸۱، دارالسلام ۲/ ۹۴)

مناقب میں سید احمد مستنبط قدس سرہ نے محدث نوری اپنی کتاب دارالسلام میں

کتاب ''ریاض الذوھان'' سے نقل کرتے ہیں ایک عورت نے خواب میں اپنی مرحوم بیٹی کو شدید عذاب میں گرفتار دیکھا۔ جب خواب سے بیدار ہوئی تو اس مشاہدے نے اسے غمناک کردیا' اور رونے لگی۔ دو دن بعد پھر اسے خواب میں دیکھا کہ وہ بڑی خوش وخرم جنّت کے باغوں میں چہل قدمی کررہی ہے۔ جب اس نے اپنی بیٹی سے سبب پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ اپنے گناہوں کی وجہ سے عذاب میں مبتلا تھی' لیکن آج ایک شخص اس قبرستان سے گذرا اور اس نے چند بار محمّدؐ وآلِ محمّدؐ علیہم السلام پر درود پڑھا۔ اس درود کے ثواب کو اہلِ قبور کے درمیان تقسیم کردیا' اس طرح سب ہی کا عذاب رحمتِ خُداوندی میں تبدیل ہوگیا۔

(مناقبِ اہلبیتؑ صہ ۱۶۹' ۸۸/ ۲۴' دارالسلام ۱۸۸/۲)

## جو جہاد سے عاجز ہو جو مال صرف کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پر دُرود بھیجے

تفسیرِ امام حَسن عسکری علیہ السلام صہ ۳۸۶ پر درج ہے کہ رسولِؐ خُدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا عباداتِ خُدا بجالاؤ تا کہ وہ تم کو ثواب ہائے عظیم عطا فرمائے اور جہاد میں دشمنانِ خُدا سے مقابلہ کر کے دنیا میں اپنی عُمروں کو کم کرو تا کہ جنّت کی دائمی نعمتوں میں آخرت کی عُمرِ طویل کو حاصل کرو۔ اور لازمی حقوق میں اپنے مال صرف کرو تا کہ جنّت میں تمہاری دولت زیادہ ہو۔ حضرتؐ کا یہ ارشاد سُن کر بہت سے لوگ کھڑے ہوگئے اور عرض کی یارسولؐ اللہ:۔ ہمارے بدن ضعیف ہیں اور ہم جہاد میں نہیں جاسکتے اور ہمارے مال کم ہیں اور اہل وعیال کے خرچ سے کچھ بچت نہیں ہوتی فرمایئے ہم کیا کریں۔؟ فرمایا۔! تم کو دل اور زبان سے صدقے دینے چاہیئے۔ عرض کی وہ کیونکر۔؟ فرمایا دلوں میں خُدا اور اسکے رسول محمّدؐ اور ولیِ خُدا اور وصیِ

رسول اللہ علیؑ ابنِ ابی طالب علیہ السلام اور دینِ خُدا کے قیام کے چاہنے والوں اور ان کے شیعوں اور محبّوں اور اپنے دینی بھائیوں کی محبّت رکھو۔ اور کینہ اور دشمنی کے اعتقادات سے انکو باز رکھو اور زبانوں سے خُدا کا ذکر کرو جس کے وہ قابل ہے اور اس کے نبی محمّدؐ اور وصی علیؑ اور اسکی آلِؑ اطہار پر درود بھیجا کرو۔ ایسا کرنے سے خُدا تم کو درجاتِ عالیہ پر پہنچائے گا۔ اور مراتبِ عظیم تم کو عطا فرمائے گا۔ (تفسیر امام ۳۸۷)

# محمّد صلیّ اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم پر صلوات کے معنی میثاقِ وفاء پر قائم ہوں

بیان کیا احمد بن عبدالرحمٰن مقری نے تسلسل کیساتھ یزید بن حسن سے اور انہوں نے کہا بیان کیا مجھ سے موسیٰؑ ابنِ جعفر علیہ السلام نے آپؑ نے فرمایا۔! کہ امام جعفرِ صادق علیہ السلام ابنِ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔

''جو شخص نبی صلیّ اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم پر صلوات بھیجتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ''بیشک میں اس میثاق و وفاء پر قائم ہوں کہ جس کو میں نے (عالمِ ارواح و اصلابِ اجداد میں) پروردگار کے قول ! '' أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ '' ''(کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے کہا یقیناً) '' پر قبول کیا تھا (سورۂ اعراف آیت ۱۷۲)

(معانی الاخبار حدیث ۴۹ صہ ۱۵۷ شیخ صدوقؒ)

## جس کا آخری کلام صلواۃ بر محمدؐ و علیؑ ہوگا داخلِ بہشت ہوگا

**قال النبیؐ مَن کان اٰخرُ کلامہٖ الصلواۃ علیّ و عَلیٰ عِلّیِ یَدخُلَ الجنّۃ**

ترجمہ: نیز امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا۔ جس شخص کا آخری کلام مجھ پر اور علیؑ پر دُرود و صلواۃ ہے وہ بہشت میں داخل ہوگا۔

(کوکبِ دُرّی ۱۸۰)

## "قبرستان میں دُرود پڑھنے کی برکت"

شرح فضائل صلوات صہ ۹۷۰ پر تحریر ہے کہ ایک عورت کی لڑکی کا انتقال کرگئی اس عورت نے خواب میں دیکھا کہ اس کی لڑکی عذاب میں گرفتار ہے یہ دیکھکر وہ مضطرب اور پریشان بیدار ہوئی اور رونے پیٹنے لگی۔ چند دنوں تک اپنی بیٹی کو یاد کرکے اسی طرح روتی رہی یہاں تک کہ ایک شب پھر اُس نے خواب میں اپنی بیٹی کو دیکھا کہ اس کی بیٹی خوش وشاداں ہے۔ اور جنّت کے محل میں سیر کررہی ہے اس عورت نے یہ دیکھکر اپنی لڑکی سے پوچھا آخر کیا بات ہے۔؟ میں نے چند روز قبل تجھے مضطرب اور پریشان دیکھا تھا اور آج تو شاد و مسرور نظر آرہی ہے۔؟ اس لڑکی نے جواب دیا اےُ مادرِ گرامی اس روز میں اپنے گناہوں کے عذاب میں مبتلا تھی جیسا کہ آپ نے دیکھا تھا لیکن ان دنوں میری قبر کے پاس سے ایک عزیز گزرا۔ جس نے چند بار آنحضرت صلعم پر صلوات بھیجی اور اس کا ثواب مدفونینِ قبرستان کو ہدیہ کیا حق تعالیٰ نے اس برکت سے اس قبرستان کے مردوں سے عذاب اُٹھالیا۔ جب

دوسرے کی صلوات سے مردوں کا عذاب اُٹھایا جا سکتا ہے تو انسان جب خود صلوات بھیجے گا تو یقیناً عذابِ قبر و آخرت سے محفوظ رہیگا۔

## درود کے سبب جنّت کے محلوں کی رونق

جناب امام حَسن عسکری علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسولِ خُدا صلیّ اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ہے کہ جب شبِ معراج جبرئیلؑ نے حُکمِ خُدا سے مجھ کو قصورِ جنّت کی سیر کرائی تو میں نے دیکھا کہ وہ محل سونے اور چاندی کے بنے ہوئے ہیں اور چُونے اور گارے کی جگہ مشک وعنبر لگا ہوا ہے مگر یہ بات ہے کہ بعض تو نہایت پُر رونق اور عالیشان ہیں اور بعض اس شرف سے بالکل خالی ہیں تب میں جبرئیلؑ سے پوچھا اے بھائی یہ محل بے شرف کیوں ہیں ان میں محلوں کی سی شانداری کیوں نہیں۔ انہوں نے جواب دیا یا رسولؐ اللہ۔! یہ اُن نمازگزاروں کے محل ہیں جو بصد ادائے فرض آپ کی آلؑ پر دُرود بھیجتے ہیں سُستی اور کاہلی کرتے ہیں اگر وہ محمدؐ اور انکی آلِؑ اطہار پر دُرود بھیجکر اس شرف کے بنا کرنے کا مادّہ بھیجیں گے تو انکو شرف دیا جائیگا۔ ورنہ اسی طرح پڑے رہیں گے۔ جب اہلِ جنّت دیکھیں گے تو ان سے کہا جائیگا کہ وہ محل بے شرف ہیں جن کے مالک نماز کے بعد محمّدؐ و آلِ محمّدؐ پر دُرود بھیجنے میں کاہلی کرتے تھے۔

(تفسیر امامؑ صہ ۳۲۳)

## آلِ نبیؐ پر دُرود نہ بھیجنے والے کو خوشبوئے جنّت نصیب نہ ہوگی

ابانؔ ابن تغلب نے جنابِ امام محمدِ باقر علیہ السلام سے اور اُن حضرتؑ نے جنابِ امام زین العابدین علیہ السلام سے اور اُنہوں نے سیّد الشھداء جناب امام حُسین علیہ السلام سے اور اُن حضرتؑ نے جنابِ سیّدالاوصیاء امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جنابِ رسولِ

خُدا صلےّ اللہ عُلیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجے اور میری آل پر دُرود نہ بھیجے تو اُسے خوشبوئے جنّت نصیب نہ ہوگی۔ حالانکہ اُسکی خوشبو پانسو برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہے۔

" یَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا " (سورۂ طٰہٰ آیت ۱۰۹)

ترجمہ: اس دن ان لوگوں کے سوا جن کو اللہ اجازت دے گا اور جن کے سلسلہ میں بات کرنے پر اللہ خوش ہوگا اور کسی کو کسی کی سفارش کوئی فایٔدہ نہیں دیگی

علامہ عسقلانی نے ابو ہریرہ کے ذریعہ آنحضورؐ سے روایت کی ہے کہ جس شخص نے یوں کہا۔

اۓ اللہ۔! محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پر اس طرح رحمت فرما جس طرح ابراہیمؑ وآلِ ابراہیمؑ پر رحمت فرمائی ہے۔

اۓ اللہ۔! محمّدؐ وآلِ محمّدؐ کو اس طرح مبارک فرما جس طرح ابراہیمؑ وآلِ ابراہیمؑ کو مبارک فرمایا ہے۔

اۓ اللہ۔! محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پر اس طرح رحم فرما جس طرح ابراہیمؑ وآلِ ابراہیمؑ پر رحم فرمایا ہے۔

میں محمّدؐ ایسے شخص کو یومِ قیامت گواہی بھی دوں گا اور سفارش بھی کرونگا۔

" هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ "

(سورۂ احزاب آیت ۴۳)

ترجمہ: اللہ اور اسکے ملائکہ ہی ہیں جو تم پر صلوات پڑھتے ہیں۔

مناقبؔ خوارزمی صہ ۳۱ پر انسؔ بن مالک کی روایت نقل کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے ملائکہ نے مجھ پر اور علیؑ پر سات برس تک درود پڑھا۔ سوال کیا گیا۔ یارسولؐ اللہ

اسکی وجہ کیا ہے۔؟ آپؐ نے فرمایا۔ میری بعثت کے آغاز میں سات برس تک میرے اور علیؑ کے سوالا الٰہ الا اللہ کہنے والا اور کوئی نہ تھا۔ (فرایدِ السمطین صہ ۱۴۷، اسد الغابہ، ذخایرُ العقبےٰ)

کتاب جامع الاخبار میں پیغمبرِ اکرمؐ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: جوکوئی مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے خُدا اس پر عافیت کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ (جامع الاخبار: ۶۹- مناقب ۱۵۷)

”فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُو اللّٰهَ عِنْدَ الْمشعَرِ الْحَرَامِ“

”جب تم عرفات سے مشعرالحرام کی طرف پھرو تو مشعرالحرام کے قریب پہنچ کر خُدا کا ذکر کرو اور اس کو یاد کرو جیسا کہ اس نے تم کو ہدایت کی ہے۔“

امام حَسنِ عسکری علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ حاجیوں سے ارشاد فرماتا ہے ”فَاِذَ آ افضتم مِّن عرفات“ کہ جب تم عرفات سے پھرو اور مزدلفہ کی طرف جاؤ ”فَاذْكُرُو اللّٰهَ عِنْدَ الْمشعَرِ الْحَرَامِ ۵“ تو مشعرالحرام کے پاس پہنچکر اللہ کا ذکر کرو کہ اسکی نعمتوں اور بخششوں کو یاد کرو اور اسکے تمام پیغمبروں کے سردار محمّدؐ پر اور اُن کے تمام برگزیدہ بندونکے سردار علیؑ ابنِ ابی طالب علیہ السلام پر درود بھیجو وَ اذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ اور اللہ کو یاد کرو جس طرح کہ اس نے تم کو اپنے دین اور اپنے رسولؐ پر ایمان لانے کے لئے ہدایت کی ہے۔ (تفسیرِ امام حسن عسکریؑ صہ ۵۳۵)

## امام شافعی کے اشعار

یا آلِ بیت رسول اللّٰہ حبکم  فرض من اللّٰہ فی القرآن انزلہ

کفاکم من عظیم القدر انکم  مَن لَمْ یصل علیکم لا صَلٰوۃ لہ

(علیؑ فی القرآن صہ ۳۵۲)

ترجمہ:۔ اے آلِ محمدؐ ! آپ کی محبت اللہ کی طرف سے قرآن میں فرض کی گئی ہے آپ کی عظمت شان کے لیئے اتنا ہی کافی ہے کہ جو شخص آپ پر درود نہ بھیجے اسکی نماز ہی نہیں ہوتی۔

صواعق محرقہ صہ ۸۸ پر علامہ ابن حجر نے امام شافعی کے یہ اشعار نقل کیئے ہیں۔

## ''نماز میں دُرود پڑھکر اپنی نمازوں کے جناتِ نعیم سے قریب ہونے پر مدد طلب کرو''

'' اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ '' '' تم صبر اور نماز سے مدد مانگو ''

یعنی امانتوں کے ادا کرنے میں حرام سے بچنے اور باطل حکومتوں اور اقرارِ نبوّت و وصایتِ علیؑ اور ان دونوں کی خدمت بجالانے اور اس شخص کی خدمت کے بجالانے سے تم خوشنودیِٔ الٰہی اور مغفرت اور جوارِ رحمتِ خُداوندی میں بہشت کی ابدی نعمتوں میں اور برگزیدہ مومنین کی رفاقت اور محمّدؐ سردارِ اوّلین و آخرین اور علیؑ سیّدالوصیّین کی عترت اور سادات اخیار و منتجبین یعنی آئمۂ طیّبینؑ وطاہرین کی طرف نظر کرنے سے بہرہ ور ہونے کے مستحق اور سزاوار ہوگے۔ کیونکہ یہ بات باقی تمام بہشتی نعمتوں کی نسبت تمہاری آنکھوں کو زیادہ ٹھنڈک کرنے والی اور تمہارے سرور کو کامل تر طور پر پورا کرنے والی اور تمہاری ہدایت کی زیادہ تکمیل کرنے والی ہے۔ نیز نمازِ پنجگانہ کے ادا کرنے اور محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پر دُرود بھیجنے سے اپنی نماز کے جناتِ نعیم سے قریب ہونے پر مدد طلب کرو۔ یہ فعل یعنی نمازِ پنجگانہ کا ادا کرنا اور محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پر دُرود بھیجنا جبکہ ان کے احکام کا پابند اور پیروکار ہو اور ان کے ظاہر اور پوشیدہ مراتب پر ایمان رکھتا ہو۔ انکے باب میں کسی قسم کی مخالفت نہ کرتا ہو۔ یہ لوگ خُدائے بزرگ تر کے عذاب و عقاب سے خوف کرتے ہیں۔ (تفسیرِ امام حَسن عسکریؑ صہ ۲۱۰)

# نماز میں درود واجب ہے

کتاب بشارۃ المصطفےؐ الشیعۃ المرتضیٰؑ میں اِمام محمّد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جوکوئی اپنی نماز کے رکوع، سجود اور قیام میں دُرود بھیجے یعنی کہے

'' **اللھم صل علیٰ محمّدؐ و آلِ محمّدؐ علیھم السلام** ''توخُدائے تعالےٰ اسے رکوع، سجودؑ اور قیام کا ثواب عطا کرے گا۔ (مناقب، الکافی، البشارۃ المصطفیٰ)

'' **ھو الذی یصلی علیکم و ملا ئکۃ ۵** ''

ترجمہ: اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے کہ وہ اور اسکے فرشتے تم پر درود بھیجتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے اور احادیثِ نبیؐ اور اقوالِ معصومینؐ سے ثابت ہے کہ محمّد آلِ محمّدؐ علیہم السلام پر درود وسلام واجب ہے

ارشادِ باری '' **اولئک علیم صلوٰہ من ربھم ورحمۃ** ''

ترجمہ: ''یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے درود اور رحمت ہے۔''

ارشادِ باری:''**خذمن اموالھم صدقۃ تطھر ھم تزکھیم بھا وصل علیھم** ''

ترجمہ: اۓ محمّدؐ ان کے مال سے صدقہ لے کر ان کو پاک کرو اور صدقہ کے ذریعے ان کا تزکیہ کرو اور ان پر درود بھیجو۔

حالات میثم تمارؒ میں تحریر کیا گیا ہے کہ آپ کی عادت تھی جب علی علیہ السلام کا ذکر کرتے تو آپ پر درود بھیجا کرتے تھے۔

# نماز میں درود واجب ہے شرعی دلیل

رسولؐ اللہ نے حکم دیا ہے کہ نماز میں اس طرح درود پڑھا کرو اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّد نماز سے فارغ ہوتے وقت کہنا پڑتا ہے۔

السلام علیک ایھّا النّبیؐ و رحمة اللّٰہ و برکاته — ائے نبیؐ آپ پر سلام۔

السلام علینا و علیٰ عباد اللّٰہ الصالحین — ائے علیؑ وفاطمہؑ آپ پر سلام

السلام علیکم و رحمة اللّٰہ وبرکاته — ائے آئمۂ طاہرینؑ آپ پر سلام۔

اہلِ بیتؑ پر دُرود:۔ آیت اللہ سید احمد مستنبط قدس سرہ مناقب اہلبیتؑ جلد اوّل صہ ۸۷ پر برقی کی روایت تحریر فرماتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے کتاب ''محاسنؒ'' سے نقل کریت ہیں کہ امام علیہ لسلام نے فرمایا: جب قیامت آئیگی تو ابتداء سے لے کر انتہاء تک اپنی مخلوق کو ایک مقام پر جمع کرے گا، اس وقت ایک منادی ندا دے گا کہ اگر رسولِؐ خُدا صلیٰ اللہ عُلیہ وآلہٖ وسلّم پر کسی کا حق ہے تو کھڑا ہو جائے، پس ایک گروہ کھڑا ہوگا اُن سے پوچھا جائے گا تمہارا کونسا حق پیغمبرؐ پر ہے۔ وہ جواب دیں گے ''**کنانصل اهل بیة من بعده**'' ''ہم آنخضرتؐ کے بعد ان کے اہلِ بیتؑ پر درود بھیجا کرتے تھے'' ان سے کہا جائیگا ''**اذهبو ا فطر فوافی الناس فمن کانت له عند کم ید فخذو ا بیده فادخلو الجنة**'' ''جاؤ اور لوگوں کے درمیان تلاش کرو۔ جس کسی نے بھی تمہارے ساتھ کوئی مہربانی کی ہو اور تمہیں کوئی نعمت دی ہو اس کا ہاتھ پکڑ و اور جنّت میں لیجاؤ۔''

(المحاسن: ۴۷ حدیث ۱۰۹ وسائل الشیعہ :۱۱/۸۵۵ حدیث ۹)

ایک دوسری روایت میں حضرتؐ سے نقل ہوا ہے :

"من اصطنع الی احد من اهل بيتی يدا اكافيه يوم القيامة "

"جس کسی نے بھی میرے اہلِ بیتؑ میں سے کسی ایک کو کوئی نعمت دی ہو اور اس پر احسان کیا ہو، میں قیامت میں اس کا بدلہ دوں گا۔" (مناقب اہلبیتؑ)

## نماز سے مُراد آلِ محمّدؐ پر دُرود

امام حَسن عسکری علیہ السلام کی تفسیر میں اِس آیتِ شریفہ

" وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِىٓ إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَذِى الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُواْ لِلنَّاسِ حُسْناً وَأَقِيمُواْ الصَّلَاةَ " (سورۂ بقرہ آیت ۸۳)

"اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد و پیمان لیا کہ سوائے خُدا کے کسی کی عبادت نہ کرو والدینؑ غریبوں، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ احسان کرو۔ لوگوں کے ساتھ اچھّی گفتگو کرو اور نماز قائم کرو۔"

کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ اسی آیت میں نماز سے مُراد پنجگانہ اور محمّدؐ و آلِ محمّدؐ علیہم السلام پر صلوات بھیجنا ہے۔ نیز امامؑ فرماتے ہیں کہ مختلف حالات میں محمّدؐ و آلِ محمّد پر دُرود بھیجتے رہا کرو۔ جب تمہیں غصّہ آئے یا خوشحال ہو، جب تم مشکلات سے دوچار ہو یا تم نعمت سے سرشار ہو اور جب تمہارے دلوں کو دُکھ و تکلیف پہنچے۔ (تفسیرِ امام حَسن عسکریؑ۔ مناقب اہلبیتؑ ۱۶۵)

## نماز کے بعد زانو بدلنے سے پہلے دُرود کے فوائد

ابو مُغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب امام جعفرِ صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جو شخص ہر روز نمازِ صبح اور نمازِ مغرب کے بعد زانو بدلنے اور کلام کرنے سے پہلے کہے

''اِنَّ اللّٰہ وَ مَلآئِکَتَہُ یُصَلُّوْنَ عَلی النَّبِیْ یآیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ ا صَلّوْ عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْ ا تَسْلِیْمَا ۵ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ ذُرِّیَتِہٖ ۔'' توخُدائے تعالےٰ سوحاجتیں اُسکی برلائیگا ستّر دُنیا میں اورتیس آخرت میں۔ میں نے عرض کی یا بن رسولؐ اللہ ! صلوٰۃِ خُدا اور صلوٰۃِ ملائکہ کے کیا معنی ہیں۔؟ حضرتؑ نے فرمایا مطلب یہ ہے کہ خُدا اور ملائکہ آنحضرتؐ کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔اور مومنین کی طرف سے آنحضرتؐ کے لیئے دُعا ہوتی ہے۔ جنابِ امام محمّد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک فرشتہ نے درگاہِ خُدا میں دُعا کی خُدایا! تو مجھے کان عنایت فرما کہ میں تیرے بندوں کی باتیں سُننے لگوں۔ خُدا نے اُس کی دُعا قبول فرمائی اب وہ فرشتہ قیامت تک کھڑا رہیگا۔ جوکوئی مومن کہتا ہے۔ صَلّےَ اللّٰہُ عَلٰی مُحَمّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ تو وہ فرشتہ جواب دیتا ہے اے بندۂ مومن وعَلَیْکَ السَّلام ۔پھر وہ فرشتہ جنابِ رسولؐ خُدا صلےّ اللہ عُلیہ وآلہٖ وسلّم کو خبر دیتا ہے کہ یارسولؐ اللہ! فلاں بندۂ مومن حضورؐ کو سلام کہہ رہا ہے۔ یہ سُنکر آنحضرتؐ بھی فرماتے ہیں۔وَ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔

☆ نمازِ صبح اور مغرب کے بعد اپنے زانو کو بدلنے اور کسی سے بات کرنے سے پہلے '' ان اللّٰہ ملائکۃ یصلون علی النبی یا ایھا الذین اٰمنوا صلو علیہ و سلِّموا تسلیماً . اللھم صل علیٰ محمّدٍ النبی و ذریتہٖ '' تو اللہ تعالےٰ اسکی سو حاجتوں کو پورا فرمائے گا جن میں سے ستّر دُنیا میں اور تیس آخرت میں۔ راوی کہتا ہے میں نے امامؑ سے عرض کی۔ اللہ کا صلوات بھیجنا، فرشتوں کا صلوات بھیجنا، اور مومنین کا صلوات بھیجنا اس سے کیا مُراد ہے آپؑ نے فرمایا۔! اللہ کا صلوات بھیجنا یعنی رحمت نازل کرنا، فرشتوں کا صلوات بھیجنا یعنی فرشتوں کی جانب سے آپ کیلئے پاکیزگی کا اظہار کرنا

۔اور مومنین کی جانب سے صلوات بھیجنا یعنی مومنین کا آپ کے حق میں دُعا کرنا ہے۔

## رکوع سجدے اور قیام میں دُرود کا ثواب

شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے ثواب الاعمال صہ ۴۱ پر سلسلہ اسناد کیساتھ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں ''جو شخص اپنے رکوع ،سجود،اور قیام میں'' **اللھم صل علی محمد و آل محمد** ''کہے تو اللہ تعالےٰ اس کے لیئے رکوع ،سجود،اور قیام جتنا ہی ثواب اس صلوات کے عوض بھی عطا کرے گا۔

## میزان میں دُرود سے گراں کوئی چیز نہیں

محمد بن مسلم نے جناب امام محمّد باقر علیہ السلام یا امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میزانِ اعمال میں محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پر دُرود بھیجنے سے زیادہ کوئی چیز گراں قدر نہوگی۔ چنانچہ ایک شخص کے اعمال تولے جائینگے اُس کا نیکیوں کا پلّہ کم ہوگا تو آنحضرتؐ اُس کے پلّہ میں وہ درود رکھدینگے جو آنحضرتؐ پر بھیجی تھی۔اُسی سے وہ پلّہ بھاری ہوجائیگا۔

امام محمدِ باقر علیہ السلام اور امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اعمال کے ترازو میں محمّد وآلِ محمّدؐ علیہم السلام پر درود سے زیادہ وزنی کوئی نیکی نہیں ہے۔

اس کے بعد فرمایا۔کل قیامت کے دن ایک شخص کے اعمال کو ترازو میں رکھیں گے اگر اس کے (نیک) اعمال کم ہوں گے تو اس وقت رسولِ خُداؐ اپنے اوپر پڑھے گئے درود کو حاضر کریں گے اور اس شخص کے ترازو میں رکھ دیں گے جس کی وجہ سے نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔

(الکافی:۲/۴۹۲ بحار الانوار ۹۴/۴۹)

# درود کے فائدے

صلوات ایک نعمتِ عظیم ہے مخلوقات کیلئے خالق کی طرف سے۔صلوات دُعائے واجب ہے نماز میں جسطرح ''اھدنا الصراط المستقیم'' واجب ہے اسی طرح۔''**اللھم صل علیٰ محمدؐ و آل محمدؐ**'' واجب ہے ورنہ نماز ناقص ہے۔ صلوات نماز کی زینت ہے۔صلوات سب سے زیادہ وزنی چیز ہے جو قیامت کے دن اعمال کی ترازو میں رکھی جائے گی تقربِ خدا اور رسولؐ ہے۔صلوات پڑھکر اپنی مشکلوں کا حل ڈھونڈتے ہیں۔صلوات ایسی خوشبو ہے جو انسان کے منہ کو معطر کر دیتی ہے۔صلوات ڈھال ہے دشمنوں کے حملے میں صلوات بلاؤں سے محفوظ رکھتی ہے۔صلوات شیطان کو دُور کرنے اور شیطانی وسواس دُور کرنے میں مجرب ہے۔صلوات استجابتِ دُعا کے لیئے لازمی عمل ہے ورنہ دُعائیں بارگاہِ الٰہی میں پہنچ نہیں سکتی۔صلوات کے ساتھ ہماری دُعائیں بھی شرفِ قبولیت حاصل کرتی ہیں صلوات انسان کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔پلِ صراط کا نور ہے بہترین ذکرِ الٰہی ہے صلوات پڑھکر کثرت سے پیغمبرؐ کی زیارت کا شرف حاصل کرتے ہیں آتشِ جہنم کی سپر ہے۔عالمِ برزخ قیامت میں قبر کی تنہائی میں انسان کی مونس ہے۔پروانۂ جنت ہے۔صلوات خدا کی طرف سے رحمت و برکت' فرشتوں کی طرف سے گناہوں کا پاک کرنا اور لوگوں کی طرف سے دُعا ہے۔سب سے پسندیدہ عبادت ہے۔فقر و نفاق کو دُور کرتی ہے۔بہترین معنوی دوا ہے۔

کتنا خوش قسمت ہے وہ انسان جو زیادہ سے زیادہ صلوات پڑھتا ہے ہمیشہ خود کو

صلوات پڑھنے میں مشغول رکھتا ہے۔صلوات فرشتوں کا انبیاء کا عمل ہے۔خدا کی ہر مخلوق محمدؐ وآلِ محمدؐ پر صلوات بھیجتی ہے۔صلوات پڑھنے سے سکونِ قلب حاصل ہوتا ہے دل و دماغ کو راحت ملتی ہے۔صلوات پڑھنے سے نفاق دُور ہوتا ہے۔ایک صلوات سے نامۂ اعمال میں دس نیکیوں کا اضافہ ہوتا ہے اور جنت میں ایک نور کا اضافہ ہوتا ہے۔معرفتِ محمدؐ وآلِ محمدؐ کیساتھ صلواۃ کثرت سے پڑھکر زیادہ سے زیادہ تقربِ الٰہی کر سکتے ہیں ایمان میں بلندی عطا ہوتی ہے درجات ملتے ہیں۔دنیا و آخرت میں چہرہ نورانی ہوتا ہے۔گناہوں سے بخشش ملتی ہے دنیا و آخرت میں عزّت عطا ہوتی ہے خوشنودیٔ اللہ سُبحانہ خوشنودیٔ محمدؐ وآلِ محمدؐ حاصل ہوتی ہے۔

شیخ صدوق علیہ الرحمہ ثواب الاعمال صہ ۱۷۱ پر تحریر کرتے ہیں کہ جو شخص نبیِ کریمؐ صلیّ اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم پر صلوات بھیجے تو اس کے گناہوں کو ختم کر دیا جائے گا۔اس کی خطاؤں کو مٹا دیا جائے گا،اس کی خوشی کو دوام بخشا جائے گا،اس کی دُعاؤں کو پورا کیا جائے گا۔اس کی امید کے مطابق عطا کیا جائے گا۔اس کے لئیے اس کے رزق میں پھیلاؤ آئے گا۔اس کے دشمن کے برخلاف اس کی مدد کی جائے گی،اس کے لئیے سات قسم کی اچھائی مہیّا کی جائے گی،اور جنّت میں بلند مقام میں اس کو نبیؐ کے رفقا میں قرار دیا جائے گا۔وہ شخص اس صلوات کو پڑھے گا صبح میں تین مرتبہ اور شام میں تین مرتبہ۔جنابِ رسولِ خُدا صلیّ اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ کہتا ہے

"صَلیَّ اللّٰہُ عَلیٰ محمّدٍ وَّ اٰلِہٖ" تو اُس کے جواب میں خُداوندِ عالم فرماتا ہے "صلی اللّٰہُ عَلَیْکَ" پس تم لوگوں کو چاہئیے کہ کثرت سے درود

بھیجا کرو۔اور جو شخص ''صلیّ اللّٰہُ عَلیٰ محمّدٍ'' کہےاور میری آل پر درود نہ بھیجے تو وہ ہرگز جنت کی خوشبو نہ سونگھیگا۔ حالانکہ وہ پانچسو برس کی راہ سے محسوس ہوتی ہے۔ (تفسیر برہان)

## ''نبیؐ پر علیؑ پر انکی آلؑ پر دُرود افضل عبادت ہے''

'' وَأَقِيمُوا الصَّلاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ '' (سورۂ بقرہ آیت ۴۳)

''نماز پڑھواور زکوٰۃ دواور رکوع کرنیوالوں کے ہمراہ رکوع کرو''

یعنی نمازِ واجبی کو جو حضرت محمّد صلیّ اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم اور ان کی آلِ اطہار پر کہ علی علیہ السلام اور اُن کے سردار اور اُن میں سب سے افضل ہیں۔ دُرود بھیجو اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو جبکہ واجب ہو۔ اور بدنوں کی زکوٰۃ دو جبکہ لازم ہوجائے اور اپنی معونت اور امداد کی زکوٰۃ نکالو جبکہ کوئی اس کی درخواست کرے اور رکوع کرنے والوں کیساتھ رکوع کرو۔ یعنی ان لوگوں کے ہمراہ جو پیروئ اولیاء اللہ یعنی محمّدؐ نبی اللہ اور علیؑ ولی اللہ اور آئمّہؑ جو ان دونوں کے بعد سردارانِ اصفیاء اللہ ہیں خُدائے عِزّ وجل کی عظمت وجلالت کے آگے متواضع ہوتے ہیں تواضع اور فروتنی کریں۔ (تفسیرِ امامؑ صہ ۲۰۵)

## ''دُرود اور تحریر''

آیت اللہ سید احمد مستنبط قدس سرہ مناقبِ اہلبیتؑ (قطرہ فی البحار) میں شہید قدس اللہ مرقدہ اپنی کتاب ''منیۃ المرید'' میں رسولِ خُداؐ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جوکوئی بھی اپنی تحریر میں مجھ پر دُرود پڑھنے کا تذکرہ کرے گا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں باقی رہے گا فرشتے اس کے لئیے استغفار کرتے رہیں گے۔ (المناقب صہ ۱۷۱، منیۃ المرید ۲۱۴)

# نبی صلیّ اللّٰہُ علیہُ و آلہٖ و سلّم پر صلوات وسلام اورآپؐ سے محبت کرنے کا ثواب

کتاب ثواب الاعمال صہ ۱۶۸ پر شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے (حدف اسناد) سے عاصؔم بن ضمرہ سے انہوں نے امیر المومنین علیؑ ابنِ ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ ''نبی صلیّ اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم پر صلوات خطاؤں کو اسی طرح ختم کردیتی ہے جس طرح پانی آگ کو' اورنبیِ اکرمؐ پر سلام غلاموں کو آزاد کرنے سے افضل ہے' اور رسولؐ اللہ کی محبت راہِ خُدا میں نفسوں کا خون بہانے یا تلواروں سے جنگ لڑنے سے افضل ہے

کتاب ثواب الاعمال میں امام جعفرِ صادق علیہ السلام (حدف اسناد کے ساتھ) سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا۔ جب نبیِ اکرمؐ کا ذکر کیا جائے تو تم لوگ کثرت سے صلوات پڑھو۔ بیشک جو شخص نبیؐ پر ایک صلوات بھیجے گا تو اللہ تعالےٰ اس کے اوپر فرشتوں کے ہزار صفوں میں ایک ہزار رحمت نازل فرمائے گا اور اللہ کی خلق شدہ مخلوقات میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا جو اس بندے پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی طلبِ رحمت کے لیئے دُعا نہ کرے، اور کوئی بھی شخص صلوات سے منہ نہیں موڑتا سوائے ایسے جاہل اور مغرور کے کہ جس سے اللہ اور اس کا رسولؐ بیزار ہے

(بحدف اسناد) رسولِ اللہ صلیّ اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا ! میں قیامت کے دِن میزان کے قریب ہوں گا' جب کسی کی بُرائیاں اس کی نیکیوں سے زیادہ

بھاری ہونگی تو میں ان صلوات کو لے آؤں گا جو مجھ پر بھیجی تھی یہاں تک کہ اس کی وجہ سے اس کی نیکیاں بھاری ہوجائے۔

شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے کتاب ثواب الاعمال صہ ۱۷۸ پر (بحذف اسناد) امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے بعض کتابوں میں پایا ہے کہ جو شخص محمدؐ وآلِ محمدؐ پر صلوات بھیجے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے سو نیکیاں لکھے گا، اور جو شخص کہے :

''**صلیّ اللّٰہ علیٰ محمّد و اھل بیتہٖ**'' اللہ تعالیٰ دُرود نازل فرما محمدؐ اور آپ کی اہلِ بیتؑ پر۔ تو اللہ تعالیٰ اسکے لیئے ہزار نیکیاں لکھے گا۔

# محمّد صلیّ اللّٰہُ علیہُ و آلہٖ و سلّم اور آپ کے اہلِ بیتؑ کے حق میں دُعا کرنے کا ثواب

(حدف اسناد) جابرؓ سے انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آپؑ نے فرمایا ۔! بیشک بندہ جہنّم کی آگ میں ستّر موسم خریف تک ٹھہرے گا۔ اور ایک خریف ستّر سال پر مشتمل ہوگا۔ امامؑ نے فرمایا ! پھر وہ اللہ تعالیٰ سے محمّدؐ اور آپ کے اہلِ بیتؑ کے حق کے واسطے سے رحمت کا سوال کرے گا۔ تو اللہ عزّ وجل جبرئیلؑ کی طرف وحی فرمائے گا کہ میرے بندے کی طرف اُترو اور اِسے نکال لو۔ بندہ کہے گا: میرے پروردگار میرے حق میں میں ان کا اُترنا کیسا ہوگا۔؟ پروردگار ارشاد فرمائے گا: میں نے اِس کو حُکم دیا ہے کہ وہ تمہارے لیئے

ٹھنڈی اور سلامتی بن جائے۔ بندہ کہے گا : میرے پروردگار ! مجھے اس کی جگہ بتادے ؟ فرمائے گا : بیشک وہ سجیّل کے گڑھے میں ہے۔ پھر جبرائیلؑ جہنّم کی آگ کی طرف اس کے روبرو اُتریں گے اور اِسے نکال دیں گے اس کے بعد اللہ عزّ وجل فرمائے گا ! ائے میرے بندے ! کتنا عرصہ جہنّم کی آگ میں رہا۔؟ وہ کہے گا۔ میرے رب ! میں تو شمار نہیں کرسکتا ، پروردگار اس سے فرمائے گا ! میری عزّت کی قسم اگر تو نے اس حق کے واسطے سے سوال نہ کیا ہوتا تو میں تمہاری جہنّم کی آگ کی پریشانی کو طول دے دیتا، مگر میں نے اپنے پر لازم کرلیا ہے کہ کوئی بھی مجھ سے محمّدؐ اور آپ کے اہلِ بیتؑ کے حق کا واسطہ دے کر سوال نہیں کرے گا مگر یہ کہ اس کے ان گناہوں کی مغفرت کردوں گا۔ جو میرے اور اس کے درمیان کے ہے۔

## کوئی بھی عبادت صلوات سے افضل نہیں ہے

عبدالسلام بن نعیم کہتا ہے کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفرِ صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا : میں جب گھر میں داخل ہوا تو کوئی بھی چیز دُعا میں سے نہیں تھی (کہ جس کو میں پڑھتا) سوائے محمّدؐ وآلِ محمّدؐ علیہ آلہ وسلّم پر صلوات کے آپ نے فرمایا ! کوئی بھی کام تمہارے کام سے زیادہ افضل نہیں ہے

۲) (حدف اسناد) امیر المومنین علیؑ ابنِ ابی طالب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ’’ہر دُعا آسمان کی طرف جانے سے روک دی گئی ہے جب تک کہ محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پر دُرود نہ بھیجا جائے۔

# ہمیشہ کی غذاء

حضرت سلمانؑ فارسی نے فرمایا: ایک دن حضرت علیؑ ابنِ ابی طالب علیہ السلام کا ایک بے آب و گیاہ صحرا سے گزر ہوا۔ راستے میں ایک پرندے کو دیکھا تو اس سے دریافت کیا کہ تم کتنے عرصے سے اس بیابان میں رہ رہے ہو۔؟ پرندے نے عرض کی ایک سو سال سے' آپ نے پوچھا ! تیرے کھانے پینے کا بندوبست کیا ہے۔؟ پرندے نے عرض کی ! جب بھی بھوک لگتی ہے آپ پر صلوات بھیجتا ہوں تو سیر ہو جاتا ہوں، پیاس لگتی ہے آپ کے دشمنوں پر لعنت بھیجتا ہوں جس سے سیراب ہو جاتا ہوں۔

# شہد کی مٹھاس کا سبب

ایک دن حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کھجور کے درختوں کے بیچ تشریف فرما تھے کہ شہد کی مکھی نے آنحضرتؐ کا طواف کرنا شروع کر دیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا! اے علیؑ ! کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ شہد کی مکھی کیا کہہ رہی ہے۔؟ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔! آپ بہتر جانتے ہیں۔؟ حضرت رسولِؐ خدا نے فرمایا! اس شہد کی مکھی کی نے آج ہماری دعوت کی ہے' وہ کہہ رہی ہے کہ میں نے کچھ شہد فلاں جگہ رکھدیا ہے۔ حضرت امیرالمومنینؑ کو بھیجئے تاکہ وہاں سے لے آئیں۔ حضرت امیرالمومنینؑ کھڑے ہوئے اور وہاں سے شہد لے آئے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا! اے شہد کی مکھی تمہاری غذا پھول کے شگوفہ سے تلخ ہوتی ہے پس کسطرح وہ شگوفہ میٹھے شہد میں بدل جاتا ہے۔؟ شہد کی مکھی نے کہا! اے رسولِؐ خُدا! اس شہد میں مٹھاس آپ اور آپ کی آل

کے مقدس ذکر سے ہے۔ کیونکہ ہم جب بھی شگوفہ سے استفادہ کرتے ہیں تو اس وقت ہم پر الہام ہوتا ہے کہ آپ پر تین مرتبہ صلوات بھیجیں۔ پس جب ہم کہتے ہیں۔ ''اللھم صلّ علیٰ محمدؐ و آل محمدؐ''۔ تو آپ پر صلوات بھیجنے کی برکت سے ہمارا شہد میٹھا ہو جاتا ہے۔ (داستانھوی صلوات، فضائل صلوات)

## ''صلوات پڑھنا اور پھول سونگھنا''

مالک جہنی بیان کرتے ہیں: میں نے ایک پھول حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیا، آپ نے اسے لیا اور سونگھا اور دونوں آنکھوں سے مس کیا۔ اس کے بعد فرمایا! جو شخص پھول لے کر سونگھتا ہے اور آنکھوں سے لگا کر کہتا ہے ''اللھم صل علیٰ محمد و آلِ محمد'' تو اسے زمین پر رکھنے سے پہلے اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

## صلوات سے بھول جانے والی چیز یاد آ جاتی ہے

آنحضرتؐ فرماتے ہیں! جب کوئی چیز بھول جاؤ تو مجھ پر صلوات بھیجو کہ یہ اس چیز کے یاد آنے کا سبب ہے انشاء اللہ :

ایک اور روایت میں ہے کہ ایک دن جنابِ خضر علیہ السلام نے حضرت امام حَسنؑ سے پوچھا ! آخر کیا وجہ ہے کہ انسان کسی بھی چیز کو بھول جاتا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ اس کی زبان اور ذہن میں ہوتی ہے۔؟ حضرت امام حَسن علیہ السلام نے جواب دیا۔ ! انسان کا دل ایک ظرف ہے جس پر پردہ پڑھ جاتا ہے۔ جسکی وجہ سے انسان بھول جاتا ہے۔ لیکن جب محمدؐ وآلِ محمدؐ پر صلوات بھیجتا ہے تو اس کے اوپر سے وہ پردہ ہٹ جاتا ہے۔ اور

دل روشن ہو جاتا ہے اور بھولی ہوئی چیز دوبارہ ذہن میں آجاتی ہے۔ اگر صلوات نہ بھیجیں تو وہ پردہ مضبوط اور دل تاریک ہو جاتا ہے اور وہ اس چیز کو بھول جاتا ہے

## لاعلاج امراض کا علاج

ایک اہم ترین ورد جو دین کی بزرگ شخصیتوں کے نزدیک قابلِ توجہ قرار پایا ہے وہ وردِ صلوات ہے کہ جس سے جو بیمار توسل کرتا ہے اسکی طرف رحمت وعافیت کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ چنانچہ آنحضرتؐ فرماتے ہیں جو شخص ہر روز مجھ پر صلوات بھیجتا ہے خداوند عالم عافیت کا دروازہ اسکی طرف کھول دیتا ہے۔ اور اسکی معنوی و مادی اور دنیاوی و آخروی حاجتیں محمدؐ وآلِ محمدؐ پر صلوات کی رحمت و برکت سے پوری ہو جاتی ہیں۔

## انگوٹھی کا ملنا

داستھانوی صلوات' فضائلِ صلوات صہ ۱۱۰ پر تحریر ہے حجۃ الاسلام مولانا سید حسن صاحب نجفی کا بیان ہے کہ کچھ سال پہلے انکی پسندیدہ انگوٹھی گم ہوگئی۔ تقریباً سترہ دن تک اسے کافی تلاش کیا مگر نہیں ملی یہاں تک کہ میں نے دوبارہ تہران کا سفر کیا۔ میں نے تقریباً دیڑھ ہزار مرتبہ محمدؐ وآلِ محمدؐ پر صلوات بھیجی اور اس میں ''**وعجل فرجھم**'' کا اضافہ کیا' اس شب صلوات کی برکت سے میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہہ رہے ہیں کہ تمہاری انگوٹھی فلاں جگہ پر ہے۔ جس وقت میں بیدار ہوا تو نمازِ صبح کا وقت تھا۔ اہلِ خانہ سب نماز کی تیاری کر رہے تھے۔ میں نے اندر سے کہا' ایک شخص نے مجھ سے خواب میں کہا کہ انگوٹھی فلاں جگہ ہے۔ پس اہلِ خانہ اس جگہ گئے اور انگوٹھی میرے پاس لے آئے۔

## ہزار پیغمبروں کی شفاعت نصیب ہوگی

جو شخص بھی شبِ جمعہ دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں **الحمد** کے بعد دس مرتبہ **آیۃ الکرسی** اور پچیس مرتبہ سورۂ **اخلاص** پڑھے اور نماز کے بعد ہزار مرتبہ کہے۔

''**اللھم صلی عَلیٰ النبی الاُمِّی و آلہِ**''

تو خداوند عالم اسے ہزار پیغمبروں کی شفاعت عطا کرے گا اور دس حج کا ثواب عطا فرمائے گا۔ (شرح صلوات، فضائل صلوات صہ ۸۷)

## حورالعین سے شادی ہوگی

حضرت امام رضا علیہ السلام سے پوچھا گیا! مولاؐ! آخر اس کا کیا سبب ہے کہ شریعت میں عورتوں کا مہر ۵۰۰ درہم مقرر ہوا ہے۔؟ فرمایا! خداوند عالم نے اپنے اوپر واجب کیا ہے کہ جو مومن سو مرتبہ ''**اللّٰہ اکبر**'' و سو مرتبہ ''**سبحان اللّٰہ**'' اور سو مرتبہ ''**الحمد للّٰہ**'' اور سو مرتبہ ''**لا اِلٰہ الاّ اللّٰہ**'' اور اسکے بعد سو مرتبہ محمدؐ و آلِ محمدؐ پر صلوات بھیجے اور اس کے بعد کہے ''**اللھم زوَّجنِی مِنَ الحور العین**'' تو خداوند عالم حورِ جنت سے اسکی شادی کردے گا۔ اسی بنا پر عورتوں کا مہر ۵۰۰ درہم قرار دیا گیا ہے۔

(فضائل صلوات صہ ۸۵، شرح صلوات صہ ۱۵۵)

# حضرتِ حوّاؑ کا مہر

حیات القلوب صہ ۸۳ پر مرقوم ہے کہ اللہ تعالےٰ نے طینتِ پہلوئے آدمؑ سے حوّاؑ کو پیدا کیا۔ خواب نے حضرتِ آدمؑ پر غلبہ کیا جب بیدار ہوئے اور حوّاؑ کو اپنے پاس دیکھا۔ کہا تو کون ہے؟۔ کہا میں حوّاؑ ہوں۔ حق تعالیٰ نے مجھے تمہارے لیئے پیدا کیا ہے۔ آدمؑ نے کہا۔ کیا اچھی تیری صورت ہے اور خلقت اس وقت حق تعالیٰ نے آدمؑ کو وحی فرمائی کہ یہ میری کنیز ہے اور تو میرا بندہ ہے اور میں نے تجھے بہشت کیلئے پیدا کیا ہے۔ مجھ کو بہ پاکی یاد کر اور میری حمد و سپاس کر۔ اے آدمؑ مجھ سے حوّاؑ کی خواستگاری کر اور اس کا مہر دے۔ آدمؑ نے عرض کی اس کا کیا مہر ہے۔؟ فرمایا مہر اس کا یہ ہے کہ محمدؐ وآلِ محمدؐ پر دس مرتبہ درود بھیج۔ پس حضرتِ آدمؑ نے عرض کی۔ اے پروردگار ان نعمتوں کے عوض جب تک زندہ رہوں میں تیری حمد و سپاس کروں گا۔ پس حوّاؑ کو حضرتِ آدمؑ سے تزویج کیا۔ قاضی خداوند عالمیان اور عقد کنندہ جبرئیلؑ امین تھے اور ملائکہ مقربین گواہ ہوئے

# دُرود کی برکت سے آگ بے اثر

ایک دن ایک شخص بازار سے مچھلی خرید کر گھر لایا۔ اور اپنی بیوی کو دی تا کہ کھانا آمادہ کرے، بیوی نے آگ روشن کی اور مچھلی کو آگ پر رکھدیا۔ اس نے کافی دیر تک انتظار کیا لیکن مچھلی نہیں پکی اور آگ نے مچھلی پر کوئی اثر نہیں کیا۔ دونوں نے بہت تعجب کیا کہ آخر یہ مچھلی کیوں نہیں پک رہی ہے۔ دونوں رسولِ خُدا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور پورا ماجرا بیان کیا۔ آنحضرتؐ نے مچھلی سے فرمایا! آگ تجھ میں کیوں اثر نہیں کر رہی ہے؟

اذنِ خدا سے مچھلی بولنے لگی اور اس نے کہا۔! یا رسولؐ اللہ آپ کے ذکر مبارک کی بدولت یہ آگ مجھ پر اثر نہیں کرے گی۔ اے رسولِ خُدا! میں فلاں دریا میں رہتی تھی میں ایک دن اس میں تیر رہی تھی کہ ایک بہت بڑی کشتی وہاں سے گذری اور میں اس کے پاس تھی کہ اس کشتی کے ایک مسافر نے آپ پر اور آپ کے اہلِ بیتؑ پر صلوات بھیجی۔ جب میں نے صلوات کی آواز سُنی تو بہت خوش ہوئی۔ پس میں بھی کہنے لگی۔ ''**اللھم صل علیٰ محمدؐ و آل محمدؐ**''۔ اس وقت مجھے ایک آواز سُنائی دی۔ اے مچھلی تیرا بدن آگ پر حرام ہو گیا ہے۔ اسی وجہ سے آگ مجھ پر اثر نہیں کر رہی ہے (داستانھوی صلوات، فضائل صلوات)

## محشر میں حسرت وافسوس سے برطرف ہوگا

تفسیر روح البیان، غرر الحکم میں سفیان ثوری سے پوچھا گیا کہ ''**وَ اَنذِرهُم يومَ الحَسرَةِ**.'' یوم حسرت کون سا دن ہے جس کے بارے میں خداوند عالم فرماتا ہے کہ انہیں یوم حسرت وافسوس سے ڈراؤ۔

سفیانؔ ثوری نے جواب دیا۔ وہ قیامت کا دن ہے جس میں تمام مخلوق کی جرأت ختم ہو جائیگی۔ اس لئیے کہ نیکوکار حسرت کریں گے کہ اس سے زیادہ نیکی کیوں نہیں کی۔ اور بدکار حسرت کریں گے کہ نیکیوں کے راستے پر کیوں نہیں چلے۔ ان سے پوچھا گیا۔! کیا کوئی ایسا بھی ہے کہ جو اس دن حسرت وافسوس نہیں کرے گا۔؟ اس نے جواب دیا۔! ہاں وہ شخص جو اس دنیا میں ہمیشہ محمدؐ وآلِ محمدؐ پر صلوات بھیجے گا وہ قیامت کے دن حسرت و یاس سے دوچار نہیں ہوگا۔ (تفسیر روح البیان، غرر الحکم، فضائل صلوات)

## صلوات اور بلندیٔ درجات

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں شبِ جمعہ اور بروز جمعہ صدقہ دینا اور محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات بھیجنا ہزار نیکیوں کے برابر ہے اور اس کے ذریعے ہزار برائیاں ختم ہو جاتی ہیں اور ہزار درجات بلند ہو جاتے ہیں۔ (پرورشِ روح ج ۲ صہ ۳۴۹، فضائل صلوات صہ ۴۸)

## کثرتِ صلواۃ کی وجہ سے شہدائے کربلا کی فہرست میں شامل کیا گیا۔

کربلائے معلیٰ میں امام حُسین علیہ السلام کے ساتھ جو اصحاب شہید ہوئے ہیں وہ روزِ ازل عالمِ ارواح ہی میں حُسینؑ کا ساتھ دینے کا وعدہ کر چکے تھے

امامِ مظلومؑ کے تمام رفقاء یکتائے زمانہ تھے اسی لیئے امام حُسین علیہ السلام نے فرمایا کہ جیسے اصحاب مجھے ملے نہ میرے نانا کو مِلے نہ میرے بابا کو مِلے اور نہ میرے بھائی کو مِلے۔ ان چنندہ اصحابِ باوفا میں ابوعمر خشعمی ہیں۔ یہ بزرگوار بڑے عابد و زاہد و کثیر الصَّلواۃ تھے۔ یہ روزآنہ محمّدؐ و آلِ محمّدؐ علیہم السلام پر کثرت سے درود پڑھا کرتے تھے۔

(ضیاالعین فی تاریخ الحُسینؑ)

## تمھارے چہرے کو جہنّم کی حرارت سے بچائے گا

☆ امام جعفرِ صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ''کیا میں تمھیں ایسی چیز تعلیم نہ دوں کہ جس سے اللہ تعالےٰ تمہارے چہرے کو جہنّم کی حرارت سے بچائے۔؟'' راوی کہتا ہے، میں نے کہا۔! ضرور بتائیے۔ امامؑ نے فرمایا ''نمازِ فجر کے بعد سو دفعہ کہو ''**اللھم**

صــل علیٰ محمدٍ و اٰل محمدؐ " (پروردگار رحمت نازل فرما محمدؐ وال محمدؐ پر) تو اللہ تمہارے چہرے کو جہنّم کی حرارت سے بچائے گا۔

# دُرود کی برکت

شیخ فرید الدین گنج شکر قدس سرہ راحت القلوب میں تحریر ہے کہ ایک دن چند یہود نے مسخرا پن سے ایک فقیر کو امیر المومنینؑ کے پاس بھیج کر کہا۔ شاہِ مرداں، شیرِ یزداں، آرہے ہیں جا کر ان سے کچھ سوال کرو۔ اس محتاج نے آکر اپنے فقرو فاقہ کا حال عرض کیا۔ امیر المومنینؑ نے ہر چند تلاش کیا اپنے پاس کچھ نہ پایا۔ صفائی باطن سے یہودیوں کے بد ارادے پر آگاہ ہو کر سائل کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ کر دس ۱۰/ دفع دُرود پڑھ کر دم کیا اور فرمایا مٹھی بند کر۔ وہ درویش حضرتؑ کے حُکم کے موافق یہودیوں کے پاس گیا۔ انہوں نے پوچھا کہ شاہِ مرداں نے تجھے کیا دیا۔ وہ بولا کچھ نہیں دیا۔ لیکن دس دفعہ میرے ہاتھ پر کچھ پڑھ کے دم کر دیا اور فرمایا کہ مٹّھی بند کر لے۔ یہودیوں نے ہنس کر کہا۔ مٹّھی کھول جب اس نے مٹّھی کھولی۔ دس دینار سُرخ اس کی مٹّھی میں تھے۔ یہ عجیب وغریب معجزہ دیکھکر اس قدر یہودی مسلمان ہوئے جن کا شمار نہیں ہوسکتا۔" الحمدُ لِلّٰہِ عَلیٰ دِیْنِ الاِسْلَامُ "

# صلوات بھیجنے کے مواقع

ہر وہ جگہ جہاں آنخضرت صلیّ اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم کا اسمِ مُبارک لیا جائے چاہے کوئی سُنے یا اپنی زبان پر جاری کرے اس موقع پر صلوات بھیجنا لازم ہے۔ رسولِ اکرمؐ کا نام پڑھکر یا سُنکر اس طرح صلوات واجب ہے جس طرح قرآن کی آیۂ سجدہ سُنکر یا پڑھکر سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔

ہر دُعا سے قبل اور بعد از دُعا قبولیتِ دُعا کے لئیے صلوات بھیجی جائے صلوات کے طفیل دُعا بھی قبول ہوگی۔ رسولِؐ خُدا کا ارشادِ گرامی ہے ہر وہ کلام وہ خطبہ جسکی ابتداء ذکرِ خُدا اور مجھ پر صلوات سے نہ کی جائے وہ کلام ابتر ہے یعنی خیر سے دُور ہے۔ جب تک صلوات نہیں پڑھتا دُعا محجوب رہتی ہے بابِ اجابت تک نہیں پہنچتی وضو کرنے سے قبل۔ آنحضرت صلیؐ اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا ۔

'' اے علیؑ جب وضو کرنا چاہو تو کہو **بسم اللّٰہ و الصلواۃ و السلام علیٰ رسول اللّٰہِ و آلہٖ**''

جب نماز سے فارغ ہو جائے تو اسے چاہئیے کہ محمّدؐ و آلِ محمّدؐ پر صلوات بھیجے اور خُدا سے جنت کی دُعا اور جہنّم سے نجات کا سوال کرے نیز دُعا کرے کہ خُدا سے حورعین کا ہمسر بنائے۔ اس لئیے کہ جو شخص بھی رسولِؐ خُدا پر صلوات بھیجتا ہے اس کی دُعا بابِ اجابت تک جاتی ہے اور جو شخص خُدا سے جنت کے لئیے دُعا کرتا ہے جنت اس کی دُعا پر کہتی ہے بارِ الٰہا۔! مجھے اپنے کو عطا فرما جیسا کہ وہ چاہتا ہے اور حورعین کہتی ہیں معبود مجھے اس بندہ کی خواہش کے مطابق اس کی زوجیت میں دیدے۔

امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ''جب تم میں سے کوئی دُعا کرے اور وہ اس دُعا میں آنحضرت صلیؐ اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کو یاد نہ کرے تو اس کی دُعا راہِ جنّت نہیں پا سکتی۔

نماز کے تشہد میں صلوات واجب ہے

نمازِ جمعہ، عیدین اور نمازِ استسقار میں صلوات پڑھنا ارکانِ خطبہ میں سے ایک رُکن ہے۔

# ایک درخت کا رکوع وسجود کرنا اور صلواۃ پڑھنا

کتاب احسن الکبار میں ابوالزبیرؓ سے منقول ہے کہ میں نے جابرؓ بن عبداللہ انصاری سے پوچھا کہ تم کو امیرالمومنینؑ کا کوئی خارق عادت ومعجزہ بھی یاد ہے جابرؓ نے فرمایا۔! ایک روز میں چند صحابہ کے ہمراہ جنابِ امیر علیہ السلام کے ساتھ ساتھ جا رہا تھا۔فرمایا تم سب جاؤ کہ میں یہاں اس بیری کے درخت کے نیچے دو رکعت نماز پڑھتا ہوں۔ جب ہم روانہ ہوگئے تو نماز میں مشغول ہوئے۔ خُدا کی قسم میں نے درخت کو دیکھا کہ رکوع اور سجود میں حضرت علی علیہ السلام کا ساتھ دیتا تھا اور ہم حیران اور سرگردان ہو کر کھڑے ہوگئے۔ یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو کر فرمایا۔ **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّد** درخت کی شاخیں بھی دُرود پڑھتیں تھیں بعدازاں فرمایا **اَللّٰھُمَّ العن یبغِضَ محمّدٍ وَّ اٰلِ محمّدٍ وَّ ارحَم شِیعَۃَ محمّدٍ اٰلِ محمّدٍ** ۔ اے خُدا محمّدؐ وآلِ محمّدؐ کے دشمنوں پر لعنت کر اور محمدؐ وآلِ محمدؐ کے شیعوں پر رحم کر تمام ٹہنیوں نے کہا الٰہی آمین۔

# شفاعتِ رسولؐ

شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے کتاب ''الخصال'' میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے وہ اپنے آباء واجداد سے نقل کرتے ہیں کہ پیغمبرِ اکرمؐ نے فرمایا! ''قیامت کے دن چار طرح کے آدمیوں کی شفاعت کروں گا اگرچہ وہ تمام اہلِ زمین کے گناہوں کا وزن اپنے سر پر لے کر میرے پاس آئیں۔ وہ لوگ جو میرے اہلِ بیتؑ کی مدد کرتے ہوں، وہ لوگ جو میرے اہلبیتؑ کی ضروریات کو پورا کرتے رہے ہوں، وہ لوگ جوان کو دل اور زبان (زبان کا مطلب ہمیشہ

درود وسلام بھیجتے) سے دوست رکھتے ہوں اور وہ لوگ جو میرے اہلبیت علیہم السلام کی حمایت کرنے کے ساتھ ان کا دفاع کرتے رہے ہوں'' (الخصال، صحیفۃ الرضا، بحارالانوار، عیون اخبار الرضا) (مناقبِ اہلبیتؑ)

## پُلِ صراط

راوندی نے کراب ''نوادر'' میں امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے وہ اپنے آباء و اجداد سے نقل کرتے ہیں کہ پیغمبرِ اکرمؐ نے فرمایا۔! ''پُل صراط پرتم میں سے سب سے زیادہ ثابت قدم وہ ہوگا جس کی میرے اہلِ بیت علیہم السلام کے ساتھ محبت زیادہ ہوگی۔

## نبیؐ کے نزدیک ترین ہوگا

ابنِ مسعود آنحضرتؐ سے نقل کرتے ہیں کہ: '' **اولی الناس بی یوم القیامة اکثرهم علی صلوٰة فی دار الدنیا** '' ''قیامت کے دن میرے نزدیک ترین وہ شخص ہوگا جو دنیا میں مجھ پر زیادہ درود بھیجتا ہوگا'' (المستدرک ۵/ ۳۳۳، مناقب ۱۵۸)

## طشتِ عناب

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ پیغمبرِ اکرمؐ نے فرمایا میں نے عالمِ رویاء میں اپنے چچا حمزہؓ اور بھائی جعفرؑ ابنِ ابی طالبؑ کو دیکھا، اُن کے سامنے عناب کا ایک طشت تھا کافی دیر تک اس سے انہوں نے کھایا، اس کے بعد وہ انگور میں تبدیل ہوگیا۔ ایک مدّت اسے کھاتے رہے پھر وہ کھجوروں میں تبدیل ہوگیا اسے بھی ایک مدّت تک کھاتے رہے اس وقت میں ان کے پاس گیا اور کہا: کہ آپ نے اعمال میں سے کس عمل کو افضل ترین عمل پایا ہے؟

ان دو بزرگوں نے فرمایا: ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ یا رسولؐ اللہ۔! ہم نے افضل ترین عمل آپ پر درود بھیجنا، پیاسوں کو پانی پلانا، اور علیؑ ابنِ ابیطالبؑ کی دوستی کو پایا۔ (مناقب اہلبیتؑ ۷۸/۱۴ صہ ۱۵۸، بحارالانوار ۹۴/۷۰)

## درود سے گناہ کا کفارہ

پیغمبرِ اکرمؐ ایک روایت میں فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو کوئی مجھ پر ایک بار صلواۃ پڑھے گا تو اس کے گناہوں میں سے ایک ذرّہ گناہ باقی نہیں رہے گا''

## دُرود کی برکت سے نابیناء کو شفا

ایک عورت نے اپنے نابینا فرزند کے لیئے رسولؐ اللہ سے شفا مانگی آنحضرتؐ نے فرمایا! مجھ پر زیادہ سے زیادہ صلوات بھیجئے' وہ عورت واپس ہوئی اور ہر قدم پر صلوات بھیجنے لگی۔ پس جیسے ہی گھر پہنچی تو اس نے دیکھا کہ اس کا فرزند ٹھیک ہو چکا ہے۔ وہ آنخضرتؐ کی خدمت میں پہنچی اور بچّہ کے صحیح ہونے کی خبر دی، سُنکر حاضرینِ مجلس بہت خوش ہوئے۔ جناب جبرئیلؑ امین نازل ہوئے اور کہا کہ خداوند عالم فرماتا ہے۔ اے پیغمبرؐ میں نے تم پر اور تمہاری آلؑ پر صلوات بھیجنے کی برکت سے اس بچہ کے اعضاء کو ٹھیک کر دیا ہے اور قیامت میں تم پر صلوات بھیجنے کی برکت سے اُمّت کے گناہ بخش دوں گا۔

(پرورش روح' فضائلِ صلوات)

مولف فرماتے ہیں کہ رسولِ خُدا کے اس فرمان کی تائید وہ مطلب کرنا ہے جو میرے ایک شاگرد نے اہلِ علم کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ کہتا ہے کہ میں آنکھ کے شدید درد

میں مُبتلا ہو گیا تھا۔ درد اتنا شدید تھا کہ مجھے بینائی کے جانے کا خوف ہونے لگا تھا۔ خواب میں ایک شخص نے مجھے زیادہ درود بھیجنے کا حُکم دیا۔ اور میں نے اس کام کو جاری رکھا۔ تھوڑی سی مدّت میں خُدا نے صلوات کی برکت سے مجھے شفا عنایت فرما دی اور جس درود کے پڑھنے کا مجھے حُکم دیا وہ اس طرح تھا۔ ''اللّٰھُم صل علیٰ مُحمّد و آلِ محمّدؐ بعدد کل داء و دواء''

## ''صلوات کے فوائد''

| | | |
|---|---|---|
| صلوات | ۔ | خُداوندِ عالم کی طرف سے انسان کیلئے بہترین ہدیہ ہے |
| صلوات | ۔ | جنّت کا تحفہ ہے |
| صلوات | ۔ | رُوح کو جلا اور روشنی بخشتی ہے |
| صلوات | ۔ | ایسی خوشبو ہے جو انسان کے مُنہ کو معطر کر دیتی ہے |
| صلوات | ۔ | پُلِ صراط کا نور ہے |
| صلوات | ۔ | انسان کی شفاعت کا ذریعہ ہے |
| صلوات۔ | ۔ | نماز میں کمال کا باعث ہے |
| صلوات | ۔ | کمالِ دُعا اور استجابتِ دُعا کا باعث ہے |
| صلوات | ۔ | تقرّبِ انسان کا باعث ہے |
| صلوات | ۔ | خواب میں زیارتِ پیغمبرؐ سے شرفیاب ہونے کا ذریعہ ہے |
| صلوات | ۔ | آتشِ جہنّم کے مقابلے میں سپر ہے |
| صلوات | ۔ | عالمِ برزخ میں قیامت میں انسان کی مونس ہے |
| صلوات | ۔ | جنّت میں داخل ہونے کا پروانہ ہے |

صلوات - انسان کی تین عالم میں ضمانت لیتی ہے

صلوات - خُدا کی طرف سے رحمت و برکت اور فرشتوں کی طرف سے گناہوں کا پاک کرنا اور لوگوں کی طرف سے دُعا ہے

صلوات - قیامت میں سب سے برتر عمل ہے

صلوات - وہ سب سے زیادہ وزنی چیز ہے۔ جو قیامت کے دن اعمال کی ترازو میں رکھی جائے گی۔

صلوات - پسندیدہ عمل ہے

صلوات - آتشِ جہنّم کو خاموش کرتی ہے

صلوات - نماز کی زینت ہے

صلوات - گناہوں کو ختم کرتی ہے

صلوات - فقر و نفاق کو دُور کرتی ہے

صلوات - بہترین معنوی دَوا ہے

صلوات - شیطان کو دُور کرنے کا سب سے بہترین طریقہ ہے

صلوات - پڑھنے والے کی قبر منور ہوتی ہے

صلوات - قبر کشادہ ہوتی ہے

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب طلوعِ شمس سے پہلے کوئی بندہ کہتا ہے **اللّٰہُ اکبر ، اللّٰہُ اکبر** اور صبح و شام کہتا ہے **سُبحَانَ اللّٰہ** اور زیادہ **الحمد للّٰہ رَبِّ الْعٰلَمِیْن لا شریکَ لہ** کہتا ہے اور درود بھیجتا ہے محمّدؐ و آلِ محمّدؐ پر تو ان کلمات کو

ایک فرشتہ اپنے پَروں کے درمیان لے لیتا ہے اور انہیں لے کر آسمان کی طرف صعود کرتا ہے۔ ملائکہ کہتے ہیں یہ تیرے ساتھ کیا چیز ہے وہ کہتا ہے یہ وہ کلمات ہیں جن کو ایک مومن نے کہا ہے اور وہ ایسے ایسے ہیں وہ کہتے ہیں اللہ ان کلمات کے کہنے والے پر رحم کرے اور اس کی خطاؤں کو بخش دے۔ امامؑ نے فرمایا پس جس آسمان پر جائے گا اسی طرح کہے گا اور وہ کہیں گے اللہ ان کلمات کے کہنے والے پر رحم کرے یہاں تک کہ وہ حاملانِ عرش تک پہنچ جائے گا اور ان سے کہے گا میرے پاس وہ کلمات ہیں جو ایک مرد مومن نے ایسے ایسے کہے ہیں وہ کہیں گے اللہ اس بندہ پر رحم کرے اور اس کے گناہ بخش دے ان کو لے جا مومنین کے اقوال کے خزانچی کے پاس کیونکہ یہ کلمات کنوز سے ہیں تاکہ وہ ان کو خزانوں کے دفتر میں لکھ لے۔ (اصولِ کافی ج ۲۔ ص ۵۱۹)

شیخ سلیمان قندوزی مفتی آعظم قسطنطنیہ اپنی کتاب ینابیع المودۃ باب ص ۱۲۲ پر موفق بن احمد سے انہوں نے امِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبیؐ کا ایک وصی چنا ہے میرے بعد میری اولاد میں، میرے اہلبیتؑ میں اور میری اُمّت میں میرے وصی علیؑ ہیں۔

# صلوات اور قرض کی ادائیگی

ایک زاہد اور پرہیز گار پانچ سو درہم کا مقروض تھا۔ اس نے آنحضرت صلیؐ اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو خواب میں دیکھا کہ آنحضرتؐ نے اس سے فرمایا۔! ابوالحسن کسانی کے پاس جاؤ وہ نیشاپور کے مشہور لوگوں میں ہیں وہ ہر سال دس ہزار لوگوں کو لباس دیتے ہیں۔ ان سے کہو! رسولِؐ خُدا نے تمہیں سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ پانچ سو درہم کا قرض ادا کر دیجئے

اور اگر وہ تم سے کوئی نشانی مانگیں تو کہنا کہ نشانی یہ ہے کہ آپ آنحضرتؐ پر ہر شب سو مرتبہ صلوات بھیجتے ہیں اور دو شب ہو چکی ہیں کہ آپ بھولے ہوئے ہیں۔

اس زاہد نے ابوالحسن کسائی کے پاس جا کر خواب بیان کیا، انہوں نے کوئی خاص توجہ نہیں دی۔ زاہد نے کہا! مجھے رسولِ خُداؐ نے آپ کے پاس بھیجا ہے اور یہ نشانی بتائی ہے۔ پس جیسے ہی نشانی بتائی تو فوراً ابوالحسن تخت سے نیچے آئے اور سجدۂ شُکر کیا اور کہا۔! یہ میرے اور خدا کے درمیان ایک راز تھا کہ جس کی بالکل کسی کو اطلاع نہیں تھی۔ اور اتفاق سے دو شب ہو چکی ہیں کہ مجھے صلوات پڑھنے کی توفیق نہیں ہوئی، پس اس کے حکم سے دو ہزار پانچ سو درہم اس زاہد کو دیئے گئے۔ اس کے بعد اس نے کہا! ہزار درہم اس خوشخبری کے جو مجھے سُنائی اور ہزار درہم اس زحمت کے کہ آپ میرے پاس آئے اور پانچ سو درہم آنحضرتؐ کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے کے اور پھر اس شخص سے کہا کہ جب بھی کسی چیز کی ضرورت ہو میرے پاس چلے آیئے (بحارالانوار، فضائل صلوات)

# آسمانوں پر بھی خطیب خطاب کرتے ہیں

تفسیرِ امام حَسن عسکری علیہ السلام میں ہے کہ آنحضرت صلیٰ اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔! اے علیؑ تم کو معلوم ہے کہ میں نے معراج کی رات میں تمہاری بابت کیا سُنا۔! میں نے سُنا کہ وہ فرشتے اللہ تعالےٰ کو قسم دیتے ہیں اور حاجتیں طلب کرتے ہیں اور تمہاری محبّت سے قُرب حاصل کرتے ہیں۔ اور مجھ پر اور تجھ پر دُرود بھیجنے کو سب عبادتوں سے بڑھکر عبادت جانتے ہیں۔ نیز میں نے اُنکی ایک بڑی مجلس میں اُن کے خطبہ خوان کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ علیؑ میں سب قسم کی خوبیاں ہیں اور سب طرح کی بزرگیاں اس میں پائی جاتی ہیں۔ وہ ایسے ہے کہ

جو خوبیاں اور نیک خصلتیں تمام مخلوقات مس ے متفرق طور پر موجود ہیں وہ سب کی سب اس میں ایک جگہ جمع ہیں۔اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دُرود اور برکتیں اور سلام پہنچیں۔

اور اُن فرشتوں کو جو اُس خطیب کے سامنے موجود تھے دیگر ملائکہ کو جو آسمانوں اور نور کے پردوں اور عرش اور کہ اور بہشت اور دوزخ میں تھے۔اس خطیب کے فارغ ہونے کے بعد یہ کہتے سُنا کہ خُدایا ایسا ہی کر اور ہم کو اس پر اور اس کی ذُرِّیتِ طاہرہ پر دُرود بھیجنے کے سبب پاک اور طاہر کر۔ (آثارِ حیدری)

# ’’معراج کا واقعہ‘‘

آیت اللہ سید احمد مستنبط قدس سرہ اپنی کتاب ’’مناقبِ اہلبیتؑ‘‘ میں تحریر کرتے ہیں کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا! جب خُدا اپنے پیغمبرؐ کو سارے آسمانوں پر لے گیا تو پہلے مرحلہ میں آپؐ کے وجود کو بابرکت اور خیر ورحمت کا سرچشمہ قرار دیا۔دوسرے مرحلے میں آپ کو نماز کی تعلیم دی۔پھر ایک نور کا کجاوہ آپ کی طرف بھیجا جس میں چالیس طرح کے انوار تھے۔جو عرشِ الٰہی کے اطراف کا احاطہ کیئے ہوئے تھا اور دیکھنے والوں کی آنکھیں خیرہ تھیں۔ اس کجاوہ کا دستہ اور زنجیر چاندی کے تھے۔پیغمبرِ اکرمؐ اس میں بیٹھ گئے اور انہیں آسمان کی طرف لے گئے،فرشتوں نے جب دیکھا تو ایک طرف ہو کر سجدہ میں گر گئے اور کہنے لگے۔’’سبوحُ قدوس‘‘ ’’ پاک ومنزہ ہے پروردگار، یہ نور کس قدر ہمارے خالق کے نور کے ساتھ ملتا جلتا ہے۔جبرائیلؑ نے کہا ’’اللہ اکبر‘‘ تمام فرشتے خاموش رہے پھر آسمان کے دروازے کھولدیئے گئے گروہ در گروہ بن کر فرشتے آنے لگے اور آنخضرتؐ پر سلام کرتے اور کہتے۔اے محمدؐ آپ

کے بھائی کیسے ہیں۔؟ آپؐ نے فرمایا اچھا ہے۔فرشتوں نے عرض کیا۔! جب واپس جاؤ تو ان کی خدمت میں ہمارا سلام کہنا: آنحضرتؐ نے فرمایا۔! کیا تم میرے بھائی کو جانتے ہو۔؟ انہوں نے عرض کیا

’’و کیف لا نعرفه وقد اخذ الله عزو جل میشاتک و میشاقه و شیعة الی یوم القیامه علینا و انا نتصفع و جوه شیعة فی کل یوم ولیلة خمسا یعنون فی وقت کل صلواة وانا النصلی علیک و علیه ۔‘‘

’’ہم کس طرح انہیں نہ جانتے ہوں۔؟ جبکہ خُدا نے آپؐ اور اُن کے متعلق ہم سے عہدو پیمان لیا ہے اور ہم علی علیہ السلام کے شیعوں کے چہروں کو پانچ نمازوں کے وقت میں غور سے دیکھتے ہیں اور ہم آپؐ اور آپؐ کے بھائی پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔‘‘

پیغمبرِ خُدا صلیٰ اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں جب میں معراج پر گیا۔ جبرئیلؑ کہا۔ اللّٰہُ اکبر ' اللّٰہُ اکبر ۔پھر آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے اور ملائکہ نے صفیں باندھ کر رسولِؐ خُدا کو سلام کیا اور حبیبِؐ خُدا سے پوچھا :

آپ کے بھائی کیسے ہیں۔؟ جب آپؐ زمین پر جائیں تو انہیں ہمارا سلام

آنحضرتؐ نے فرمایا۔! تو کیا تم انہیں جانتے ہو۔؟

فرشتوں نے کہا۔! ہم بھلا ان سے ناواقف کیسے رہ سکتے ہیں جب کہ ہم سے اللہ نے آپؐ کا اور علیؑ کا اور قیامت کے دِن تک پیدا ہونے والے ان کے شیعوں کا عہد لیا تھا اور ہم روز آنہ پانچ مرتبہ اس کے شیعوں کے چہروں کو مس کرتے ہیں۔یعنی ہم ہر نماز کے وقت ان کے چہروں کو مس کرتے ہیں اور ہم آپؐ پر اور ان پر دُرود بھیجتے ہیں (معجزاتِ آلِ محمدؐ صہ ۵۴)

# واقعہٗ (عمّار یاسر)

تفسیرِ امام حسن عسکری علیہ السلام میں مذکور ہے کہ جنگِ احد میں جب مسلمانوں کو محنت و شدّت اور قتل وجراحت جو کہ پہونچے تھے پہونچے اور اور یہ لوگ مدینہ میں پھر آئے۔ اسوقت یہودیوں کا ایک گروہ حذیفہ بن ایمان اور عمّار یاسر کے پاس آیا۔ اوران دونوں سے کہا ! آیا تم نے نہیں دیکھا کہ جنگِ احد میں کیا محنت ومشقّت تمکو پہونچی پس حضرت محمّدؐ کا جہاد بھی تمام بادشاہوں کی جنگ کے مانند ہے کہ کبھی غالب ہوتے ہیں اور کبھی مغلوب : ! اگر پیغمبرؐ ہوتے ہمیشہ غالب رہتے۔ اب تم بھی ان کے دین سے پھر جاؤ۔ حذیفہ نے ان سے کہا ! تم پر خُدا کی لعنت ہو۔ میں تمہارے ساتھ ہم نشینی نہیں کرتا اور کوئی کلام تمسے نہیں کہتا اور تمہارا کوئی کلام نہیں سُنتا بلکہ تم سے اپنی جاں و دین کے لیئے خائف ہوں اور تم سے بھاگتا ہوں۔ یہ کہکر حذیفہ اُٹھا اور وہاں سے بھاگا۔ مگر عمّار اس گروہ کے سامنے سے نہ اُٹھے۔ اور اونکے جواب میں کہا کہ حضرت رسولؐ نے جنگِ بدر میں اپنے اصحاب سے فتح ونصرت کا وعدہ کیا بشرطیکہ وہ لوگ صبر کریں پس ان لوگوں نے صبر کیا اور فتح پائی۔ اس طرح جنگ احد میں بھی آنحضرتؐ نے اصحاب سے فتح ونصرت کا وعدہ فرمایا بشرطیکہ وہ لوگ صبر کریں۔ مگر اصحاب نے اس شرط پر وفا نہ کی بلکہ ڈر گئے اور جنگ میں سستی کی ، اور حضرتؐ کی مخالفت ان سے سرزد ہوئی اس لیئے وہ محنت ومشقّت اونکو پہنچی۔ یہودیوں نے کہا ! اے عمّار اگر تم محمّدؐ کی اطاعت کرتے تو کیا قریش پر ظفر پاتے۔ ؟

عمّارؓ نے کہا بحق اس خُدا کی قسم کھاتا ہوں جسنے محمّدؐ کو بحق درستی مبعوث کیا ہے کہ حضرت رسولؐ نے مجھکو فضل وحکمت سے آگاہ کیا ہے یعنی اپنی پیغمبری سے مجھکو شناسا کیا ہے اور اپنے

بھائی اور وصی کی فضیلت سے بھی آگاہ کردیا ہے جو کہ انکے بعد بہترین مخلوقات ہے اور انکی ذُرّیتِ طاہرہ کی پیروی وفرماں برداری کرنے کی تاکید کی ہے اور مجھکو حُکم دیا ہے کہ دُعا کرنے کے وقت جبکہ شدّت وبلا عارض ہو یا کوئی حاجت درپیش ہو انکو اپنا شفیع قرار دوں اور مجھسے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ جو حُکم دیں اور میں باعتقاد درست اسکو انجام دینے کی طرف متوجہ ہوں۔ اور میری غرض محض اطاعت وانقیاد آنحضرتؐ ہو ضرور وہ کام انجام پائیگا۔ اگرچہ مجھکو یہ حُکم دیں کہ آسمانوں کو زمین پر اُتاروں یا زمینوں کو آسمان پر لیجاؤں۔ البتہ حق تعالیٰ باوجود ان باریک پنڈلیوں کے جنکو دیکھ رہے ہو مجھکو اس کام کے انجام دینے کی قوت عطا فرمائیگا۔

یہودیوں نے یہ سُنکر کہا ایسا نہیں بلکہ حضرت محمّدؐ کی قدر اس 6 سے کم ہے جو تم کہتے ہو اور تمہاری منزلت حق تعالےٰ اور حضرت محمّدؐ کے نزدیک اس سے بہت پست ہے جو دعویٰ کرتے ہو۔ وہ سب چالیس منافق تھے۔ پس عمّار اس مجلس سے اُٹھے اور کہا میں نے پروردگار کی حجّت تم پر کامل کردی اور تمہاری خیر خواہی کا حق ادا کیا مگر تم نصیحت کرنے والوں سے کراہیت رکھتے ہو

بعد اسکے عمّارؓ حضرت رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب آنحضرتؐ نے انکو دیکھا ارشاد کیا تمہاری خبر مجھکو پہونچی۔ لیکن حذیفہ پس وہ اپنا دین محفوظ رکھنے کی غرض سے شیطان اور اسکے دوستوں سے بھاگا۔ اور وہ خُدا کے بندگانِ شائستہ سے ہے۔ لیکن تو اے عمّار ! پس تو نے دینِ خُدا میں مجادلہ کیا اور محمّد رسول اللہؐ کی خیر خواہی کا حق ادا کردیا۔ پس تو راہِ خُدا میں تمام جہاد کرنے والوں سے بہتر ہے۔

حضرت رسولِ اکرمؐ ابھی یہ کلام فرما رہے تھے کہ ناگاہ وہ یہودی بھی جنھوں نے

عمّارؓ سے مجادلہ کیا تھا۔ حاضر ہوئے اور کہا یا محمّدؐ یہ عمّارؓ جو آپکے صحابہ سے ہے دعویٰ کرتا ہے
کہ اگر آپ اسکو حُکم دیں کے آسمان کو زمین پر اوتار دے اور زمین کو آسمان پر لیجائے اور وہ
آپکی اطاعت کا اعتقاد رکھے۔ اور آپ کا حُکم قبول کرنے کا ارادہ کرے۔ ہر آئنہ حق تعالےٰ
اس کام میں اسکی مدد کریگا۔ مگر ہم لوگ اس چیز پر جو کہ اس کام سے بہت کم ہی اکتفاء کرتے
ہیں اور اگر آپ پیغمبری کے دعویٰ میں صادق ہیں ہم اسی پر قانع ہوتے ہیں کہ عمّار باوجود ان
نازک پنڈلیوں کے یہ پتھر زمین سے اُٹھالے۔ حضرتؐ رسولِ اکرمؐ اس وقت مدینہ کے باہر
تشریف رکھتے تھے اور حضرت کے سامنے ایک پتھر تھا کہ دوسو آدمی جمع ہوکر اسکو اسکے مقام
سے حرکت نہ دے سکتے تھے۔ پس ان یہودیوں نے کہا یا محمّدؐ اگر عمّار اس پتھر کو حرکت دینا
چاہے گا حرکت نہ دے سکے گا۔ اور اگر بہ محنت ومشقّت اس کام میں قدم رکھیگا پنڈلیاں
ٹوٹ جائینگی اور اعضاءِ بدن پاش پاش ہوجائینگے۔

حضرت رسولِ اکرمؐ نے فرمایا عمّار کی پنڈلیوں کو حقیر نہ جانو۔ اسلیئے کہ اسکی
میزان حسنات میں یہی پنڈلیاں کوہِ ثورؑ ثلبیر اور حری وابوقبیس بلکہ تمام زمین اور ان چیزوں
سے جو کہ بالائے زمین ہیں سنگین تر ہیں۔ بدرستیکہ حق تعالےٰ نے محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پر صلواۃ
بھیجنے کے سبب اس چیز کو سبک کیا ہے جو اس پتھر سے سنگین زیادہ ہے یعنی عرش کو آٹھ فرشتوں
کے دوش پر محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پر صلوات بھیجنے کے سبب سُبک (آسان) کردیا۔ بعد اس کے کہ
فرشتہ ہائے کثیر جنکی تعداد کا شمار نہیں ہوسکتا اسکے اُٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے تھے حالانکہ
اوس وقت یہ آٹھ فرشتے بھی اون میں شریک تھے

پھر حضرتؐ نے کہا عمّارؓ سے ! اےئ عمّار میری اطاعت کا اعتقاد رکھ اور زبان

سے درود پڑھ محمّد وآلِ محمّد پر کہہ خُداوند بجاہ محمّد وآل محمّد مجھکو قوی کردے تاکہ خُدا وہ کام تجھ پر آسان کردے۔ جسکا حُکم میں تجھکو دیتا ہوں جیسا کہ کالب بن یوحنا پر دریا سے عبور کرنا آسان کیا تھا۔ جبکہ اسنے درود پڑھکر ہمارے حق کا واسطہ دیکر خُدا سے سوال کیا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر اسکو پانی پر دوڑایا تا اینکہ آخر دریا تک گیا اور وہاں سے پھر آیا مگر اس کے گھوڑے کے سم تر نہوے۔ پس عمّارؓ یاسر نے بہ اعتقاد درست یہ کلمۂ طیّبہ اپنی زبان سے کہکر وہ سنگِ گراں اوٹھالیا اور اپنے بالائے سر لیجا کر کہا یارسولؐ اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوجائیں میں اس خُدا کی قسم کھاتا ہوں جسنے آپکو برسالت مبعوث کیا ہے کہ یہ پتھر میرے ہاتھ میں ایک خلال سے بھی زیادہ سُبک ہے۔ پس حضرت رسولِ اکرمؐ نے فرمایا اس پتھر کو بالائے ہَوا اس پہاڑ کی طرف پھینک دے اور ایک پہاڑ کی طرف اشارہ کیا جو وہاں سے ایک فرسخ دور تھا۔ جب عمّار نے اس قوت کے ساتھ جو حق تعالےٰ نے اس وقت محمّدؐ و آلِ محمّدؐ علیہم السلام پر دُرود اور توسّلِ اہلبیتؑ رسالت اونکو عطا کی تھی وہ پتھر بالائے ہَوا پھینکا۔ وہ پتھر ہَوا میں اس قدر بلند ہوا کہ اس پہاڑ کی چوٹی پر ٹھرا۔

## اکیدر کا واقعہ

حیات القلوب ج دوم ص ۷۵۲ پر تحریر ہے کہ اہلِ نفاق مسلمانوں کے حق میں جو تدبیر سوچتے تھے حضرت امیرؑ کی صولت وہیبت کے سبب اسمیں تاخیر وتعویق کرتے کہتے تھے یہ حضرت محمّدؐ کا سفر آخری ہے تامل کرو تاکہ انکی ہلاکت کی خبر آئے، اس وقت ہم جو چاہیں کر سکینگے۔ (جنگِ تبوک کو جب جانے کا ارادہ کیئے علیؑ کو مدینہ میں قائم مقام اپنا خلیفہ مقرر فرما کر روآنہ ہوئے)

آنخضرتؐ اور اکیدرؔ کے درمیان جب ایک منزل باقی رہی آنخضرتؐ نے زبیرؔو سماکؔ بن خراشہ کو بیس مسلمانوں کے ساتھ اکیدرؔ کے قلعہ کی طرف بھیجا اور فرمایا اسکو اسیر کر کے میرے پاس لاؤ۔ زبیرؔ نے کہا یارسولؐ اللہ ! ہم کیونکر اسکو اسیر کر کے آپ کے پاس لائیں حالانکہ وہ لشکر فراوان اور خادم و حشم بے پایان رکھتا ہے اور اسکا قلعہ بھی نہایت محکم و استوار ہے فرمایا۔! اسکو بحیلہ و تدبیر اسیر کرو۔ زبیرؔ نے کہا اس چاندنی رات میں جو مثل روزِ روشن ہے ہم کیا حیلہ کر سکتے ہیں اور ہماری راہ میں اسکے قلعے تک سب جگہ صحرائے ہموار ہے اور وہ لوگ راہ دُور سے ہمکو اپنے قلعہ پر سے دیکھ سکتے ہیں۔ آنخضرتؐ نے فرمایا۔ آیا تم چاہتے ہو کہ حق تعالےٰ تمکو انکی آنکھوں سے پوشیدہ رکھے اور تمہارا سایہ تم سے زائیل کر دے کہ تمہارا سایہ بھی نہ دیکھیں۔ اور ایک نور جو نور ماہ کے مانند ہو عطا فرمائے کہ چاندنی میں تم انکو نظر نہ آؤ۔ عرض کی یارسولؐ اللہ۔ ہاں۔!

آنخضرتؐ نے فرمایا۔! محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پر صلوات بھیجو۔ اور اعتقاد رکھو کہ بہترین آلِ محمّدؐ علیؑ ابنِ ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ اور اے زبیر خصوصاً تجھے یہ اعتقاد رکھنا لازم ہے کہ علیؑ جس گروہ میں ہوں انکے والی وحاکم ہونے کے دوسروں سے زیادہ سزاوار ہیں۔ اور دوسروں کو یہ رتبہ حاصل نہیں کہ ان پر تفوق، و تقدّم کا طالب ہو۔

# حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ

حق تعالےٰ جسکو اپنے خُلق سے برگزیدہ کرنا چاہتا ہے تو فضیلتیں اسکو عنایت فرماتا ہے۔ اسی تفضّل کے سبب حضرت ابراہیمؑ کو بھی خُلّت کے لیئے برگزیدہ کیا اور انکو اسی صلوات و برکات سے مشرّف کر کے ان سبھوں کا قبلہ و پیشوا قرار دیا جو کہ انکے بعد ہونگے۔ اور پیغمبری

وامامت وکتاب کو انکی ذُرّیت میں قرار دیا تاکہ ایک دوسرے سے میراث میں لیں۔اور حق تعالےٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو تابوتِ آدمؑ میراث میں عطا کیا۔جو علم وحکمت پر مشتمل تھا اور خُدا نے اسی کے سبب آدمؑ کو فرشتوں پر فضیلت دی تھی۔پھر حضرت ابراہیمؑ نے اس تابوت میں نظر کی۔اور اسمیں بہت سے خانے دیکھے جو پیغمبرانِ اولوالعزم کی تعداد کے مطابق تھے اور انکے بعد انکے اوصیاء کی تعداد کے موافق۔حضرت ابراہیمؑ ہر خانے کو دیکھتے تھے تا اینکہ حضرتِ محمّدؐ کے خانہ تک پہنچے جو کہ پیغمبرِ آخرالزماںؐ ہیں۔پھر انکے داہنی طرف علیؑ ابنِ ابیطالب علیہ السلام باصورتِ عظیم نورِ درخشاں مشاہدہ کیا۔کہ حضرت محمّدؐ کی کمر اپنے ہاتھ سے تھامے ہیں اور اس تمثال پر لکھا ہوا تھا کہ یہ محمّدؐ کا نظیر ووصی اور نصرتِ الٰہی سے تائید یافتہ ہے۔

اس وقت حضرت ابراہیمؑ نے کہا اۓ میرے خُدا! اۓ میرے بزرگوار! یہ خلقتِ بزرگوار کون ہے۔حق تعالےٰ نے اُن پر وحی نازل فرمائی کہ یہ میرا بندۂ برگزیدہ ہے اور یہی فاتح ہے۔یعنی ابوابِ علم وحکمت کو خلائق پر کشادہ کرے گا۔یہ تمام خلائق سے پہلے پیدا کیا ہے۔یہی خلائق پر میری حجت ہے۔میں نے اسکو اس وقت پیغمبرؐ مقرر کر کے برگزیدہ کیا تھا جبکہ آدمؑ آب وِگل کے درمیان تھے۔مگر اسکو زمانۂ آخر میں مبعوث کروں گا۔تاکہ میرے دین کو کامل کرے اور میں اسی پر اپنی رسالت ختم کروں گا۔اور وہ علیؑ ان کا بھائی اور صدّیقِ اکبر ہے۔میں نے ان دونوں کے درمیان برادری قرار دی ہے اور ان دونوں کو برگزیدہ کر کے ان پر صلوات بھیجتا ہوں اور اپنی برکتیں انکے شاملِ حال رکھتا ہوں۔اور میں نے ان دونوں کو انکی ذُرّیت کے نیکوں اور نیک کرداروں کے ساتھ معصومؑ بھی کیا ہے۔قبل اسکے کہ زمین اور آسمان اور ان مخلوقات کو جو کہ ان دونوں کے درمیان ہے پیدا کروں۔اور انہیں برگزیدہ کرنے کا سبب یہ تھا کہ میں انکی نیکی

اورانکے دلوں کی پاکیزگی سے آگاہ تھا۔میں اپنے بندوں اورانکے احوال کا جاننے والا ہوں۔

بعداسکے حضرت ابراہیمؑ نے چودہ صورتیں دیکھیں جنکے نور چمک رہے تھےاور حُسن ونور میں حضرت محمّدؐ وعلیؑ کی شبیہہ تھے۔حضرت ابراہیمؑ نے جب ان صورتوں کے حُسن وضیاء کومشاہدہ کیا۔اوراونکوحضرت محمّدؐ وعلیؑ کی صورت سے مقرون اوررفعت وجلال میں ان دونوں بزرگواروں کاشبیہہ پایا۔اس وقت حق تعالےٰ سے سوال کیاخُداوندا مجھکو ان صورتوں کے ناموں سے مطلع کر۔حق تعالےٰ نے ان پر وحی نازل فرمائی کہ یہ نور میری کنیزاور میرے پیغمبرؐ کی دُختر فاطمۃ الزہراؑ کا ہے۔اور میں نے اسکو اسکے شوہر علیؑ کے ساتھ اپنے پیغمبرؐ کی ذُرّیت کا وسیلہ قرار دیا ہے۔اور یہ دونور حَسنؑ اور حُسینؑ کے ہیں اسکے بعد باقی آئمّہؑ طاہرین کی شناخت بتلاتے ہوئے

حضرت صاحب الامرؑ تک پہونچا۔اس وقت فرمایا یہ میرا نور ہے جسکے سبب اپنی رحمت کو خلائق پر آشکار کروں گا اوراپنا دین بھی اسی کی وجہہ سے ظاہر و ہویدا کردوں گا۔اور جبکہ میرے بندوں کو میری فریادرسی سے یاس وناامیدی ہوجائیگی' اس وقت اسی کے سبب انکی ہدایت کروں گا حضرت ابراہیمؑ نے یہ سُنکر اُن سبھوں پر صلوات بھیجی اور کہا۔

''رَبِّ صلِّ عَلیٰ محمّدؐ وّ اٰلِ محمّدؐ ۔''یعنے اۓ پروردگار محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پر صلوات بھیج جیسا کہ تونے انکو برگزیدہ کیا ہے وخالص کیا ہے ازروۓ خالص کرنے نیک و بہتر کے۔ (حیات القلوب ج دوم ۷۹۷)

علل الشرائع میں امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ ابراہیمؑ کو خلیل اللہ کا خطاب محمّدؐ مصطفےٰ اور آنحضرتؐ کے اہلبیتؑ پر زیادہ دُرود بھیجنے کے سبب سے یہ خطاب پایا۔

# پنجتنِ پاکؐ کے ایک معجزہ کا واقعہ

## آنحضرتؐ کے واسطے خوان وطعام اور میوۂ جات کا آنا

بسند معتبر حیات القلوب ۲/۳ صہ ۲۶ پر علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے حضرتِ اُمِ سلمہؓ سے منقول ہے کہ ایک روز جنابِ فاطمۃ الزہرا صلواۃ اللہ علیہا آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے امام حَسنؑ اور امام حُسینؑ آپ کے ساتھ تھے۔ معصومہؐ نے حریرہ تیار کیا تھا وہ حضرتؐ کے لیئے لائیں تھیں۔ حضرت نے امیر المومنینؑ کو بُلایا۔ امام حَسنؑ کو داہنے زانو پر اور امام حُسینؑ کو بائیں زانو پر جنابِ فاطمہؐ اور حضرت علیؑ کو اپنے آگے اور پیچھے بٹھایا اور عبائے خیبری اونپر اوڑھایا اور تین مرتبہ فرمایا خداوند ! یہ میرے اہلبیتؑ ہیں لہٰذا ان سے شک و گناہ کو دُور رکھ اور ان کو پاک رکھ جو پاک رکھنے کا حق ہے۔

اُمِ سلمہؓ کہتی ہیں میں چوکھٹ پر کھڑی تھی میں نے عرض کی یا رسولؐ اللہ میں بھی ان میں سے ہوں فرمایا نہیں لیکن تمہارا انجام بخیر ہوگا۔ اسی اثنا میں جبرئیلؑ نازل ہوئے اور ایک طبق بہشت کے انار و انگور سے بھرا ہوا لائے۔ حضرتؐ نے انار و انگور ہاتھوں میں لیئے تو وہ تسبیحِ خُدا کرنے لگے پھر حضرتؐ نے ان میں سے تناول فرمایا اور اس میں سے حَسنؑ و حُسینؑ کو دیا پھر میوؤں نے سُبحان اللہ کہا اور حَسنین علیہم السلام نے کھایا پھر علیؑ کے ہاتھ میں دیا میوؤں نے تسبیح کی پھر آپ نے بھی کھایا۔ اسی وقت صحابہ میں سے ایک صاحب آئے اور چاہا کہ اس میں سے انگور کھائیں۔ جبرئیلؑ نے کہا ان میوؤں میں سے سوائے پیغمبرؐ یا وصیِ رسولؐ یا فرزندِ رسولؐ کے اور کوئی نہیں کھا سکتا۔

# سرکش گھوڑے کی سواری

تفسیرِ امام حَسن عسکری علیہ السلام میں صہ ۲۷۹ تحریر ہے کہ امام رضا علیہ السلام کے ہاں ایک سرکش گھوڑا تھا اور وہاں کا کوئی چابک سوار اس پر سوار ہونے کی جُرأت نہ کرتا تھا اور اگر کوئی سوار ہوتا تھا تو ڈر کے مارے اس کو چلاتا نہ تھا کہ کہیں الف نہ ہو جائے اور گرا کر سموں میں کُچل نہ ڈالے۔ وہاں ایک لڑکا تھا جس کی عمر سات ۷ برس کی تھی اُس نے عرض کیا کہ اے فرزندِ رسولؐ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس پر سوار ہو کر اس کو چلاؤں اور اپنے قابو میں لاؤں۔ امامؑ نے فرمایا کیا تو ایسا کریگا۔؟ اُس نے عرض کی کہ میں نے اس پر سوار ہونے سے پہلے اس سبب سے اس پر اعتماد کر لیا ہے کہ میں نے محمّدؐ اور انکی آلِ طیّبین وطاہرین پر سو ۱۰۰ بار دُرود وسلام بھیجا ہے اور آپ اہلبیتؑ کی ولایت کو از سرِ نو اپنے نفس میں تازہ کیا ہے۔

اس لڑکے کا یہ کلام سُن کر حضرتؑ نے اس کو سوار ہونے کی اجازت دی اور وہ سوار ہو گیا پھر چلنے کا حُکم دیا اس نے اسکو چلایا اور برابر دوڑاتا رہا یہانتک کہ وہ گھوڑا تھک گیا اور پُکارا اے فرزندِ رسولؐ۔! آج مجھکو اس لڑکے نے تنگ کر دیا اسکے پنجے سے چھڑایئے ورنہ اسکے نیچے صبر کرنے کی دُعا کیجئے۔ لڑکا بولا اُس چیز کا سوال کر جو تیرے حق میں بہتر ہو۔ وہ یہ کہ تجھ کو مومن کی سواری میں دے۔ امامِ رضا علیہ السلام نے فرمایا لڑکا سچ کہتا ہے۔

# جنگِ تبوک میں دُرود کی برکت سے
# سارے صحابہ پرندے کا گوشت کھائے

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسولِ خُداؐ کے ہمراہ مدینہ منوّرہ میں بھی

منافق اور ضعیف مسلمان (کمزورعقیدہ) جومنافقوںکی مانند تھے موجود تھے اور انہوں نے مدینہ کی مسجدو ںکے خراب کرنے اور تمام دُنیا کی مساجد ویران کرنے کا اِرادہ کیا تھا۔جبکہ ان ملعونوں نے عزم کیا تھا کہ علیؑ کو مدینہ میں اور رسولِؐ خُدا کو راستے میں عقبہ (گھاٹی) پر سے گذرتے ہوئے قتل کرڈالیں۔اور اللہ تعالےٰ نے جنگِ تبوک کے اس سفر میں اہلِ بصیرت کی بصیرتوں کے بڑھانے اور سرکش اور باغی منافقوں کے عُذروں کو قطع کرنے کے لئیے آنخضرتؐ کے دستِ حق پرست پر ایسے معجزات ظاہر کئیے جو جلالِ اِلٰہی اور اسکے اپنے بندوں پر جودوکرم کرنے کے شایاں اور مناسب تھے

منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ جب وہ تبوک کے سفر میں آنخضرتؐ کے ہمراہ تھے تو انہوں نے بنی اسرائیل کی طرح یہ درخواست کی تھی کہ یارسولؐ اللہ ہم ایک قسم کے کھانے پر (اکتفاء) ہرگز صبر نہ کریں گے۔اور اس باب میں جو معجزہ آنخضرتؐ سے ان کے لئیے ظاہر ہوا وہ اس معجزے سے جو موسیٰؑ نے اپنی قوم کو دکھایا تھا بہت بڑھکر ہے

الغرض جب ان لوگوں کو سفر میں کئی روز گزر گئیے اور ان کا کھانا دیر کا ہوگیا اور باقی ماندہ کھانے سے ان کے دل متنفر ہوگئیے اور ان کو تازہ طعام کی طرف رغبت ہوئی تو کچھ لوگوں نے عرض کی یارسولؐ اللہ ہم کو اس کھانے سے جو ہمارے ہمراہ ہے کراہیت آتی ہے اس لئیے کہ کئی دن کا اور ناقص ہوگیا ہے آنخضرتؐ نے فرمایا تمہارے پاس کونسی چیزیں ہیں عرض کی کہ روٹی، خشک اور نمکین گوشت، شہد اور کھجوریں ہیں۔آنخضرتؐ نے فرمایا کہ اب تم قومِ موسیٰؑ کی مانند ہوگئے کہ انہوں نے کہا تھا کہ ہم ایک طعام پر بس نہ کرینگے۔اب تم بتاؤ کہ کونسی چیز چاہتے ہو۔؟ انہوں نے عرض کی ہم تازہ اور خشک گوشت پرندوں کے گوشت کے کباب اور بنا ہوا حلوہ چاہتے ہیں۔

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ میری دُعا سے یہ سب چیزیں تم کو عطا فرمائیگا تم کو چاہیئے کہ مجھ پر ایمان لاؤ اور میری تصدیق کرو۔ پھر فرمایا اے بندگانِ خُدا۔! عیسیٰؑ کی قوم نے جب عیسیٰؑ سے درخواست کی کہ ہم پر آسمان سے ایک دسترخوان نازل کر تو جس وقت عیسیٰؑ نے نزولِ مائدہ کی دُعا کی تو ''قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا عَلَیْكُمْ فَمَنْ یَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّیْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ۵'' خُدا نے فرمایا کہ میں دسترخوان تم پر نازل کروں گا مگر جو کوئی اس کے بعد تم میں سے کافر ہوگا اس کو ایسا عذاب کروں گا کہ اہلِ عالم میں سے کسی کو ویسا عذاب نہ دوں گا'' بعدازاں اللہ تعالےٰ نے قومِ عیسیٰؑ پر مایدہ نازل کیا اور اس کے بعد ان سے جو لوگ کافر ہوئے اللہ تعالےٰ نے ان کو مسخ کر دیا کسی کو سُور کی صورت میں کسی کو بندر کی صورت میں کسی کو ریچھ کی شکل میں بعض کو بلّی کی صورت میں بعض کو بری اور بحری پرندوں اور چارپایوں کی صورت میں وغیرہ وغیرہ غرض چار سو قسم کے جانوروں کی شکل میں مسخ کیا تھا۔

اس لیئے میں تمہاری درخواستوں کے بموجب آسمان سے مایدہ نازل ہونے کی التجا نہیں کرتا۔ ورنہ تم سے جو کافر ہونگے ان پر بھی وہی عذاب نازل ہوگا جو قومِ عیسیٰؑ پر ہوا تھا۔ اس لیئے کہ میں تمہارے حال پر نہایت مہربان ہوں اور تمہارا اس عذاب میں مبتلا ہونا مجھ کو گوارا نہیں ہے۔ بعدازاں آنحضرتؐ نے ایک پرندہ اوپر ہوا میں اُڑتا دیکھا اور اپنے اصحاب سے فرمایا اس پرندے سے جا کر کہہ کہ رسولِ خُداؐ تجھ کو حُکم دیتا ہے کہ زمین پر گر پڑ۔ انہوں نے آنحضرتؐ کا پیغام اس پرندے کو پہنچایا اور وہ زمین پر گر پڑا۔

پھر آنحضرتؐ نے اِس پرندے سے فرمایا اے پرندے اللہ تعالےٰ تجھ کو حُکم دیتا ہے کہ تو بڑھ کر اور پہلوؤں کی جانب سے پھیل کر ایک بڑے ٹیلے کی مانند ہو جا۔ پھر اصحاب سے فرمایا کہ تم اسکے گرد احاطہ کرلو۔ اصحاب نے اسکو احاطہ میں لے لیا اور وہ پرندہ قدرتِ خُدا سے

اتنا بڑھا ہو گیا تھا کہ آنحضرتؐ کے اصحاب نے جو دس/۱۰ ہزار سے کچھ اوپر تھے اس کے گرد صف باندھی اور ان کی صف اسکے گرد ایک دائیرے کی صورت ہوگئی۔ اسکی چونچ ہڈیاں وغیرہ جُدا ہو کر اور بال و پر جُدا ہو کر لکڑیاں ساگ، پیاز، لہسن، اور انواع و اقسام کی ترکاریاں ہو گئیں

بعد ازاں آنحضرتؐ نے اصحاب سے مخاطب ہو کر فرمایا ائے بندگانِ خُدا اپنے ہاتھ بڑھاؤ اور ہاتھوں سے توڑ کر اور چھریوں سے کاٹ کر کھاؤ۔ انھوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر کسی منافق نے کھاتے ہوئے کہا کہ محمّدؐ گمان کرتے ہیں کہ بہشت میں ایسے پرندے ہیں کہ بہشتی انکی ایک طرف سے خشک گوشت اور دوسری طرف سے کباب کھائیں گے ہمکو اسکی نظیر دُنیا میں نہیں دِکھلائی۔ اللہ تعالےٰ نے اُس منافق کی بات کا عِلم حضرتؐ کے دِل میں پہنچایا۔ تب آنحضرتؐ نے صحابہ سے فرمایا۔ ائے بندگانِ خُدا تم کو چاہئیے کہ ہر ایک شخص اپنا لقمہ اُٹھائے اور "بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيم وَ صَلَّى اللّٰه عَلىٰ مُحَمَّدٍ و آلِهِ الطَّيِّبِيۡنَ" کہہ کر منہ میں رکھے تو جو جو خواہش کرے گا اُسے وہی مزہ اس میں سے آئیگا۔ اور جب سب شکم سیر ہو گئے بعضوں نے کہا کہ ہم دودھ اور دوسری اقسام کی پینے کی چیزیں چاہتے ہیں حضرتؐ نے حُکم دیا اس پرندے میں سے ایک لقمہ توڑ کر مُنہ میں رکھلے۔ اور کہے

"بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيم وَ صَلَّى اللّٰه عَلىٰ مُحَمَّدٍ و آلِهِ الطَّاهرين"

وہ لقمہ صورت بدل کر پانی، دودھ یا کوئی پینے والی چیز جس کو کسی کا دِل چاہتا ہوگا بن جائے گا انہوں نے ایسا ہی کیا اور جیسا حضورؐ نے فرمایا تھا ویسا ہی ظہور میں آیا۔ پھر آنحضرتؐ نے پرندے سے فرمایا ائے پرندے خُدا تجھ کو حُکم دیتا ہے کہ اپنی اصلی حالت پر آجا۔ اور وہ ان بازوں اور چونچ اور بالوں اور پروں اور ہڈیوں کو جو ساگ، اور لکڑیاں اور پیاز اور لہسن بنے تھے وہ سب اپنی اصلی حالت پر آ گئے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ ائے پرندے اللہ تعالیٰ تیری رُوح کو واپس

آنیکا حُکم دیتا ہے۔ پھر فرمایا کہ اے پرندے خُدا فرماتا ہے کہ تو زمین سے اُٹھ کر ہوا میں اُڑ جس طرح پہلے اُڑ رہا تھا " سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یُصِفُوْنَ وَ سَلٰمٌ عَلٰی الْمُرْسَلِیْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۵ " (تفسیر امام حَسن عسکریؑ صہ ۹۱ تا ۴۹۴)

## "رسولِ خُدا نے دورانِ سفر پانچ سجدے ادا کیئے"

امالی شیخ مفیدؒ صہ ۴۶ پر جناب ابو عبدالرحمٰن نے حضرت امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا! آنحضرت رسولِ خُدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ایک سفر پر تھے۔ دورانِ سفر آپ اپنی سواری سے نیچے تشریف فرما ہوئے اور پانچ دفعہ سجدہ ادا فرمایا۔ اس کے بعد جب آپ دوبارہ اپنی سواری پر تشریف فرما ہوئے تو بعض اصحاب نے آپؐ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آج آپؐ نے دورانِ سفر ایک ایسا کام کیا ہے جو اس سے پہلے آپ نے کبھی نہیں انجام دیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ ! ہاں ! میرے پاس جبرائیلؑ آئے تھے اور انہوں نے مجھے بشارت دی کہ علی علیہ السلام جنّتی ہیں۔ پس میں نے خُداوندمتعال کا شُکر ادا کرتے ہوئے ایک سجدہ ادا کیا۔ جب میں نے اپنا سر اُٹھایا۔ اس نے کہا! میری بیٹی فاطمہ بھی جنّتی ہیں۔ میں نے پھر اللہ تعالیٰ کا شُکر ادا کرتے ہوئے اس کی بارگاہ میں سجدہ ادا کیا۔ پس جب میں نے پھر سجدے سے سر اُٹھایا ہی تھا جبرائیلؑ نے پھر کہا! حَسنؑ و حُسینؑ علیہم السلام دونوں اہلِ جنت کے سردار ہیں۔ پس میں نے خُداوندِ کریم کا شُکر ادا کرتے ہوئے پھر اس کی بارگاہ میں سجدہ ادا کیا۔ پس میں نے ابھی سجدے سے سر اُٹھایا ہی تھا اس نے پھر کہا! جوان ہستیوں سے محبّت کرے گا وہ بھی جنّتی ہے۔ پس میں نے پھر اللہ تعالیٰ کا شُکر ادا کرتے ہوئے اس کی بارگاہ میں سجدہ ادا کیا۔ پس ابھی میں نے سجدے سے سر

اُٹھایا ہی تھا کہ اس نے پھر کہا! جو شخص ان سے محبت کرنے والے سے محبت کرے گا وہ بھی جنّتی ہے۔ پس میں نے اللہ تعالےٰ کا شُکر ادا کرتے ہوئے اس کی بارگاہ میں سجدہ ادا کیا۔

(امالی شیخ مفیدؒ)

## ''وردِ صلوات حضرتِ آدمؑ کا مہر قرار پایا''

مناقب اہلبیت (قطرہ فی بحار' ترجمہ) میں آیۃ اللہ سید احمد مستنبط قدس سرہ نے شیخ ابوالفتوح رازی علیہ الرحمہ اپنی تفسیر میں ایک حدیث جو حضرت آدمؑ کے متعلق ہے یہ کہتے ہیں کہ جب حضرت آدمؑ نیند سے بیدار ہوئے تو حوّاؑ کو اپنے پاس دیکھا، اپنے ہاتھ کو ان کی طرف بڑھانے کا ارادہ کیا۔ تو فرشتوں نے ان کو منع کیا۔ حضرت آدمؑ نے فرمایا کیا خُدا نے حوّاؑ کو میرے لیئے پیدا نہیں کیا۔؟ تو فرشتوں نے کہا پہلے تین مرتبہ محمّدؐ وآلِ محمّد علیہم السلام پر دُرود بھیجو۔ (تفسیر ابوالفتوح رازی:۱۷۹/۹)

## شام کے علماء یہود کے سوال اور امیر المومنینؑ کے جواب

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ شام کے چند یہودی اور اُن کے علماء جو تورات 'انجیل' زبور اور دیگر انبیاء کے صحف دلائل کے ساتھ پڑھا کرتے تھے اصحابِ رسولؐ کی محفل میں پہونچے جبکہ حضرت علی علیہ السلام' ابنِ عباس' ابن مسعودؓ اور ابوسعید وغیرہ بھی تھے اور مختلف سوالات کیئے جن میں سے صرف ایک سوال اور اسکا جواب ہم یہاں تحریر کرتے ہیں:

یہودی ! آدم علیہ السلام کے لئے جنہیں اللہ نے فرشتوں سے سجدہ کروایا تھا کیا آیا ایسا محمدؐ کے لئے بھی ہُوا۔؟

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا! ضرور ایسا ہُوا اللہ نے فرشتوں سے آدمؑ کو سجدہ کروایا تھا اور انہوں نے آدمؑ کو جو سجدہ کیا تھا وہ سجدۂ طاعت نہیں تھا اُنہوں نے خُدائے عزّ وجل کے سوائے آدمؑ علیہ السلام کو سجدہ کیا تھا لیکن اُنہوں نے آدمؑ کو اُن کی فضیلت کا اعتراف اور اُن پر خُدا کی رحمت کا اعتراف کرتے ہُوئے سجدہ کیا تھا اور جو محمد صلیؐ اللہ و آلہ وسلّم کو جو کچھ عطا ہُوا اس سے افضل ہے اس میں شک نہیں کہ خُدائے عزّ وجل مقام جبروت میں معہ ملائکہ کے آنحضرتؐ پر درود بھیجتا ہے اور تمام مومنین کو اس بار پر مامور کیا ہے اس جناب پر صلوات بھیجیں اے یہودی یہ اس سے زیادہ ہے۔

## دُرود کے بارے میں خطبۂ امیر المومنینؑ

ینا بیع المودۃ باب ۷۰ صفحہ ۲۶۴ مناقب میں تحریر ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے خوارج سے کہا۔ آپ نے انہیں قسم دی اے لوگو۔! میں ہر مسلمان کو قسم دے کر دریافت کرتا ہوں۔ جس نے رسولؐ اللہ سے سُنا ہو کہ جو دُعا مانگی جاتی ہے اس کے درمیان اور آسمان کے درمیان ایک پردہ حائل ہوتا ہے جب تک محمد و ال محمدؐ پر درود نہ بھیجا جائے۔ جب دُرود بھیجا جاتا ہے تو پردہ پھٹ جاتا ہے دُعا آسمان کے اندر داخل ہو جاتی ہے اگر ایسا نہ کیا گیا تو دُعا رد کر دی جاتی ہے اور داخل ہونے کے لیئے کوئی راستہ باقی نہیں رہتا بہت سے لوگوں نے کہا ! ہاں ہم نے رسول اللہ صلیؐ اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے کئی بار ایسا سُنا ہے۔ پھر فرمایا۔! خدا کی قسم میں آلِ محمدؐ کے عقل منداور خاص لوگوں میں سے ہوں جن پر دُرود بھیجا گیا ہے۔ جس شخص نے مجھ سے کسی چیز کو پایا یا مجھ سے کسی چیز کا ارتکاب کیا۔ پس وہ شخص رسولؐ اللہ سے اس چیز کو لے گا۔

اللہ کے بندو اللہ سے ڈرو کہ تم قیامت کے روز رسولؐ اللہ سے اس حالت میں ملو
کہ آپ تم لوگوں سے میری وجہہ سے مُنہ موڑے ہوئے ہوں۔ جس شخص سے بھی پیغمبرِ اکرم
مُنہ موڑیں گے اس شخص سے اللہ تعالیٰ چہرۂ مُبارک موڑے گا۔ خدا کی قسم۔! قوم نے رسولِ
اکرم سے سُنا تھا آپ نے آخری حج کے موقع پر اپنے خطبہ میں منبر پر ارشاد فرمایا جس شخص
نے میرے اہلبیتؑ کے کسی شخص کو اذیت دی اس نے میرے اور اپنے درمیان قطع تعلق کیا
جس شخص نے میرے اور اپنے درمیان قطع تعلق کیا میں اور اس کے اور اللہ کے درمیان وہ
رشتہ قطع کردوں گا جس کے باعث جنت واجب ہوتی ہے۔ خدا کی قسم! میں وہ شخص ہوں
جس کو رسولؐ اللہ نے اپنی پشت پر اُٹھایا تھا حتیٰ کہ میں کعبہ مکرمہ کی چھت پر بڑے بت کو
گرانے کی خاطر چڑھ گیا تھا جو کعبہ کی چھت پر گڑھا ہوا تھا۔ رسولؐ اللہ نے مجھے فرمایا تھا اس
کو پھینک دو اس کو رگڑ دو اللہ تمہارے بازو کو مضبوط کرے۔ میں نے اس بت کو پھینک دیا تھا
وہ گر کر شیشے کی طرح چور چور ہو گیا تھا۔ خدا کی قسم! میں وہ شخص ہوں جس کو رسولؐ اللہ نے
جب اپنے اصحاب کے ساتھ بھائی چارہ قائم کیا تھا تو مجھے اپنی ذات کے ساتھ بنایا تھا۔ خدا
کی قسم! رسولؐ اللہ کی خلافت میرے ساتھ تمام ہوگی۔ رسولؐ اللہ نے ارشاد فرمایا۔! اے
فاطمہؑ اللہ تعالےٰ نے زمین والوں کی طرف نگاہ دوڑائی ان میں دو آدمیوں کو منتخب کیا۔ ایک
آدمی کو تیرا باپ اور دوسرے کو تیرا شوہر قرار دیا۔ میں اللہ کا منتخب شخص ہوں رسولؐ اللہ کی بیٹی
کے لیئے (کتاب المطالب العالیہ۔ صواعق محرقہ، ینابیع المودۃ)

ینابیع المودۃ صہ ۱۰۶ پر ابن مغازلی ابو ایوب انصاری کے غلام عبدالرحمٰن سے
روایت کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا۔! فرشتوں نے مجھ پر اور علیؑ پر سات سال دُرود

بھیجا اس وقت میرے ساتھ علیؑ کے سواء اور کوئی نماز نہیں پڑھتا تھا۔

## امام محمد باقر علیہ السلام کا اِرشاد

ابانؔ بن تغلب نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے اور ان حضرت نے جناب امام زین العابدین علیہ السلام سے اور انہوں نے سید الشھدا جناب امام حُسین علیہ السلام سے اور اُن حضرت نے جناب سیّد الاوصیاء امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جنابِ رسول خُدا صلیؐ اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر دُرود بھیجے اور میری آل پر دُرود نہ بھیجے تو اُسے خوشبوئے جنّت نصیب نہ ہوگی حالانکہ اس کی خوشبو پانسو برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہے (ضمیمہ ص ۴۶۸)

## امام جعفر صادق علیہ السلام کا اِرشاد

عمر بن یزید کہتے ہیں کہ مجھ سے جناب امامِ جعفرِ صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔! کہ اے عمر ! جب شبِ جمعہ آتی ہے تو آسمان سے بکثرت فرشتے زمین پر آتے ہیں انکے ہاتھوں میں سونے کے قلم اور چاندی کے کاغذ ہوتے ہیں اور وہ فرشتے شبِ شنبہ تک سوائے درود کے اور کچھ نہیں لکھتے تو تم اس شب و روز میں بکثرت صلوات بھیجا کرو۔ اور اے عمر۔! ہر جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ دوسرے دنوں میں ہر روز سو بار محمّدؐ وآلِ محمّدؐ صلوات اللہ علیہم اجمعین پر درود بھیجنا سُنّت ہے۔

# امام رضا علیہ السلام کا اِرشاد

صفوان بن یحییٰ کہتے ہیں کہ میں جناب امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ ناگاہ آن جنابؑ کو چھینک آئی۔ میں نے عرض کیا **صلیّ اللّٰہُ علیک** ۔ دوبارہ چھینک آئی میں نے کہا **صلیّ اللہ علیک** ۔ پھر تیسری بار چھینک آئی میں نے جواب میں کہا **صلیّ اللہ علیک** پھر میں نے عرض کی اے مولاؑ ! میں آپ پر فدا ہو جاؤں آپ جیسے امامؑ کی چھینک کے وقت ہم وہ کلمہ کہہ سکتے ہیں جو آپس میں کہا کرتے ہیں۔ یعنی **یَرحَمُکَ اللہ** یا وہی کہنا چاہیئے جو ہماری عادت ہے (یعنی **صلی اللہ علیک** ) حضرتؑ نے فرمایا! کہ تم یہ نہیں کہتے ہو **صلیّ اللّٰہُ علیٰ محمّدٍ و اٰلِ محمّدٍ**۔

# صلوات کا ثواب لکھنے سے فرشتے عاجز ہیں

روایتوں میں ہے کہ صلوات اگر تحریر کرے تو اسکا ثواب ہے۔ صلوات اگر بھیجے تو اس کا ثواب ہے۔ صلوات کا ثواب لکھنے سے فرشتے عاجز ہیں اسکی ایک دلیل ہے کہ جب جنابِ محمد مصطفٰے صلیّ اللہ علیہ وآلہ وسلّم معراج پر تشریف لے گئے تو شبِ معراج جو کچھ انہوں نے دیکھا اس میں ایک مقام پر ٹھہر گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ ہے جسکے ایک لاکھ ہاتھ ہیں۔ ''**الفا الفِ**'' اور پھر انہوں نے دیکھا کہ ایک ایک ہاتھ میں ایک ایک لاکھ انگلیاں ہیں۔ پیغمبرِ اسلام نے اس سے سوال کیا کہ تیرا کام کیا ہے۔؟ اس نے کہا کہ جب سے یہ دُنیا خلق ہوئی ہے اس وقت سے لیکر آج تک جتنی بارش ہوئی ہے ایک ایک قطرہ کا حساب میرے پاس موجود ہے۔ کون سا قطرہ سمندر میں گرا ہے کون سا قطرہ صحرا، جنگل میں

گرا ہے کون سا قطرہ قریہ اور آبادی میں گرا ہے سب کا حساب میرے پاس محفوظ ہے۔ ایسا لگا کہ کچھ اور کہنے والا ہے۔ پیغمبرؐ نے پوچھا کہ کوئی ایسی چیز ہے جس کا حساب تمہارے پاس نہیں ہے۔ اس نے کہا ایک ہی چیز ہے جس کا ہم حساب کر نہیں پاتے جب آپ کی اُمّت کے کچھ لوگ اکھٹا ہو کر آپ پر اور آپ کی آل پر صلواۃ بھیجتے ہیں تو اس کا ثواب اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ فرشتے اس کا حساب کر نہیں پاتے فرشتے عاجز ہیں۔

## سلمان فارسیؑ اور صلوات

جناب سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ خداوند عالم نے فرمایا ! میرے نزدیک مخلوق میں افضل و برتر محمدؐ و علیؑ، فاطمہؑ حسنؑ اور حُسینؑ ہیں جو کہ محمدؐ و علیؑ کی ذریّت سے ہیں۔ پس جسے مجھ سے کوئی حاجت ہو اور وہ چاہتا ہے کہ پوری ہو جائے۔ یا جو کسی مصیبت میں مبتلا ہو اور چاہتا ہو کہ وہ مصیبت دُور ہو جائے تو وہ محمدؐ و آلِ محمدؐ پر ۱۰۰ مرتبہ دُرود پڑھے اور ان کے حق کے واسطے سے مجھ سے دُعا کرے تا کہ میں اسکی حاجت پوری کروں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِہٖ اِذَاذُ کِرَالْاَبْرَارُ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ مَا اَخْتَلَفَ الَّیْلُ وَالنَّھَارُ صَلٰوۃً لَاَّ یَنْقَطِعُ مَدَدُھَا وَلَا یُحْصٰی عَدَدُھَا صَلٰوۃً تَشْحَنُ الْھَوَآءَ وَ تَمْلَأُالْاَرْضَ وَالسَّمَآءَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ حَتّٰی یَرْضٰی وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ بَعْدَ الرِّضَا صَلٰوۃً لَا حَدَّ لَھَا وَلَا مُنْتَھٰی یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

ترجمہ: ۔خداوندا! محمدؐ اور انکی آل پر اُس وقت تک ہمیشہ اپنی رحمت نازل فرما جب تک نیکو کاروں کا ذکرِ خیر ہوتا رہے اور محمدؐ پر جب تک شب و روز کے آنے جانے کا سلسلہ قائم رہے ایسی رحمت نازل فرما کہ جسکا طولانی سلسلہ کبھی نہ ٹوٹے اور جس کے عدد کا شمار نہ ہو سکے ایسی

رحمت جو فضائے عالم کو بھر دے جو آسمان و زمین کی فضاؤں پر چھا جائے رحمت نازل کرے اللہ یہاں تک کہ وہ خوشنود ہو جائے ایسی صلوات ان پر اور انکی آل پر نازل فرما کہ جسکی کوئی حد نہ ہو جسکی کوئی انتہا نہ ہو اے تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔

## نبیؐ اور آلِ نبیؐ پر فرشتے دُرود بھیجتے رہتے ہیں

تفسیرِ امام حَسن عسکری علیہ السلام میں ہے کہ آنحضرت صلیؐ اللہُ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔! اے علیؑ تم کو معلوم ہے کہ میں نے معراج کی رات عالمِ بالا میں تمہاری بابت کیا سُنا۔! میں نے سُنا ہے کہ وہ فرشتے اللہ تعالیٰ کو تمہاری قسم دیتے ہیں اور اپنی حاجتیں طلب کرتے ہیں اور تمہاری محبّت سے قُربِ خُدا حاصل کرتے ہیں اور مجھ پر اور تجھ پر دُرود بھیجنے کو سب عبادتوں سے بڑھکر عبادت جانتے ہیں۔ نیز میں نے اُن کی ایک بڑی مجلس میں ان کے خطبہ خوان (خطیب) کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ علیؑ میں سب قسم کی خوبیاں جمع ہیں اور سب طرح کی بزرگیاں اس میں پائی جاتی ہیں۔ وہ ایسا شخص ہے کہ جو خوبیاں اور نیک خصلتیں تمام مخلوقات میں متفرق طور پر موجود ہیں وہ سب کی سب اس میں ایک جگہ جمع ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دُرود اور برکتیں اور سلام پہنچیں۔ اور ان فرشتوں کو جو اس خطیب کے سامنے موجود تھے۔ اور دیگر ملائکہ کو جو آسمانوں اور نور کے پردوں اور عرش اور کرسی اور بہشت اور دوزخ میں تھے۔ اس خطیب کے خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد یہ کہتے سُنا کہ خُدایا ایسا ہی کر اور ہم کو اس پر اور اس کی ذُرّیتِ طاہرہ پر دُرود بھیجنے کے سبب پاک اور طاہر کر۔

(آثارِ حیدری)

# ''صلواۃ کی برکت سے ایک فرشتہ خلق ہوتا ہے جو قبر میں مدد کرتا ہے''

شرح فضائل صلوات صفحہ صہ۹۶ پر تحریر ہے کہ شبلی ایک حکایت نقل کرتے ہیں کہ میرا ایک ہمسایہ تھا جسکی موت واقع ہوگئی میں نے اس کے مرنے کے بعد ایک شب اِسے خواب میں دیکھا۔ میں نے اس سے پوچھا بتا تجھ پہ کیا گذری۔؟ اس نے کہا بزرگ من کچھ نہ پوچھیئے میں نے بہت غم اُٹھائے اور مشکلات کا سامنا کیا ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب قبر میں وقتِ سوال نکیرین آئے۔ تو ان کے سوالات سُن کر میری زبان گُنگ ہوگئی۔ میں نے اپنے تیئں کہا۔ یا میرے خُدا یہ کیا ماجرا ہے۔؟ مجھے یہ کیا ہوگیا۔؟ میں تو مسلمان تھا اور دینِ اسلام پر ہی مرا ہوں۔!

اسی اثنا میں ان دونوں فرشتوں نے بہ غیض وغضب مجھ سے جواب طلب کیئے۔ ناگاہ میں نے دیکھا کہ ایک شخص خوش رو ظاہر ہوا' میرے اور نکیرین کے درمیان میں حائل ہوگیا۔ اور مجھے نکیرین کے جواب دینے کے لیئے جوابات بتاتا گیا اور میں نے تمام جوابات دیدیئے پھر اس شخص سے پوچھا بھائی تو کون ہے۔؟

اس نے جواب دیا میں وہ شخص ہوں جِسے خُداوندِ عالم نے تیرے فرستادہ صلوات کے عوض خلق کیا ہے۔ جو تو نے نبیؐ آخرالزماں پر بھیجی تھی۔ اور مجھے اس امر پر معمور کیا گیا ہے کہ جب بھی تم پر کوئی وقت آن پڑے تو میں تیری مدد کو پہنچوں۔

# فرشتوں نے نبیؐ پر اور علیؑ پر سات سال دُرود بھیجا

ینابیع الومودۃ شیخ سلیمان قندوزی نے صفحہ ۱۰۷ پر موفق بن احمد عکرمہ سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا۔ فرشتوں نے مجھ پر اور علیؑ پر سات سال دُرود پڑھا۔ اس وقت میرے ساتھ علیؑ کے سواء کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ (ینابیع صفحہ ۱۰۷)

(۲) موفق بن احمد ابو معمر سے روایت کرتے ہیں کہ کہ انس بن مالک رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ''فرشتوں نے مجھ پر اور علیؑ پر سات سال دُرود بھیجا۔ **لاالٰہ الا اللّٰہ** کی شہادت میرے اور علیؑ کے سواء اور کسی شخص کی طرف سے آسمان کی طرف بلند نہیں ہوتی تھی۔''

(۳) ینابیع المودۃ شیخ سلیمان قندوزی نے حموینی ابوایوب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ'' فرشتوں نے مجھ پر اور علیؑ پر سات سال دُرود بھیجا کیونکہ ہم اس وقت نماز ادا کرتے تھے اور ہمارے سواء کوئی نماز نہیں پڑھتا تھا ''

(۴) ویلمی اپنی کتاب فردوس کے باب العایم جز ثانی میں ابوایوب انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا : کہ فرشتوں نے پہلے اس کے کہ کوئی بشر اسلام لائے مجھ پر اور علیؑ پر سات سال دُرود بھیجتے رہے (ینابیع ۱۰۸)

(۵) ینابیع المودۃ ص ۴۱۴ شیخ سلیمان قندوزی نے علی علیہ السلام سے ! علی علیہ السلام نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔! اے علیؑ تم جنت کے دروازے کو کھٹکھٹاؤ گے تم اس میں بلا حساب داخل ہو گے (مرتے وقت) جس کا آخری سلام مجھ پر اور علیؑ پر دُرود بھیجنا ہوگا، اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا (ینابیع ص ۴۱۴)

# فرشتے کی شفایابی اور درود وسلام پہنچانا

ولادتِ امام حُسینؑ کی مناسبت سے شیعہ وسُنّی روایات میں رسولؐ اللہ کی خدمت میں تہنیت اور مُبارکباد پیش کرنے کے لیئے زمین پر اُترنا بیان ہُوا ہے۔ چنانچہ ان ہی روایات میں شیخ صدوق علیہ الرحمہ سند کے ہمراہ اپنی کتاب ''امالی'' میں امامِ صادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ ''جب امام حُسین علیہ السلام نے دُنیا میں قدم رکھکر اپنے نور سے زمین کو منور کیا تو خُداوندِ عزّ وجل نے جبرئیلؑ امین کو حُکم دیا کہ ایک ہزار فرشتوں کے ہمراہ رسولؐ اللہ کی خدمتِ مُبارک میں مُبارکبادی کیلئے جائیں۔ لہٰذا جبرائیلِؑ امین حُکمِ اِلٰہی پر عمل کرتے ہوئے ہزار فرشتوں کے ہمراہ زمین پر نازل ہوئے۔ لیکن جب اُن کا گذر ایک جزیرے سے جہاں ''فطرس'' نامی فرشتہ جو عرشِ اِلٰہی کے حاملوں میں سے تھا اور اپنی ذمہ داریوں میں کوتاہی کی وجہ سے سزا کے طور

پر بال و پر شکستہ اس جزیرہ میں گرا ہوا تھا جو سات سو سال وہاں عبادت میں مصروف تھا۔

فرشتہ جبرئیلؑ امین کو دیکھکر پوچھا کہاں جارہے ہو۔؟

جبرئیلؑ امین نے جواب دیا۔

خدا نے محمّدؐ مصطفےٰؐ کو ایک نعمت عطا کی ہے اور ہم انہیں تہنیت وتبریک کیلئے جارہے ہیں

فطرس نے کہا :۔ مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو شایئد محمّدؐ میرے حق میں دُعا کریں۔ چنانچہ جبرئیلؑ امین فطرس فرشتے کو اپنے ساتھ حضورؐ کی محفل میں لے آئے اور خُدا کی جانب سے امام حُسینؑ کی ولادت پر مُبارک باد پیش کر کے فطرس کا تمام قصّہ سُنایا تو آپؐ نے فطرس سے فرمایا : اپنا جسم حُسینؑ کے گھوارے سے مس کرو تا کہ اس کے بعد شفایافتہ زندگی گزار سکو۔

لہٰذا فطرس نے جوں جوں اپنا بدن اس بابرکت گھوارہ سے مس کیا تو فوراً کھوئے ہُوئے بال و پر لوٹنے لگے۔ چنانچہ رسولِ اسلام سے یہ کہتا ہُوا اپنے دستِ رفتہ مقام کی جانب چلا'' اے رسولِ خُدا، آپ کی اُمّت اس بچّے کو مار دیگی، لیکن میں آج کا احسان اس طرح اُتارتا رہوں گا کہ جو بھی زائر اس کی زیارت کرے گا میں اسکی زیارت امام حُسینؑ تک پہنچادوں گا اور جو اس پر سلام بھیجے گا میں وہ سلام حُسینؑ تک پہنچادوں گا اور اسی طرح جس نے بھی حُسینؑ پر دُرود پڑھا وہ دُرود میں لے کر جاؤں گا، یہ کہکر فطرس آسمانوں کی جانب پرواز کر گیا۔ (بحارالانوار ج ۴۴ ص ۲۰۰، ارشاد مفید ج ۲/ص ۳۴، مقاتل الطالبین ص ۷۶)

☆ عبد السلام نعیم نے ابوعبداللہ امام جعفرِ صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا : میں جب گھر میں داخل ہوا تو کوئی چیز دُعا میں سے نہیں تھی کہ جس کو میں پڑھتا۔ سوائے محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پر صلوات کے۔ امامؑ نے فرمایا۔! '' کوئی بھی کام تمہارے کام سے زیادہ افضل نہیں ہے۔''

## ''فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں''

مناقب اہلبیتؑ ترجمہ (قطرہ فی بحار) میں امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ امام جعفرِ صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو کوئی محمّدؐ وآلِ محمّدؐ علیہم السلام پر دس بار درود بھیجے تو خُدا اور اس کے فرشتے سو مرتبہ اس شخص پر دُرود بھیجتے ہیں، اور جو کوئی محمّدؐ وآلِ محمّدؐ علیہم السلام پر سو مرتبہ درود بھیجے تو خُدا اور اس کے فرشتے ہزار بار اس پر درود بھیجتے ہیں۔

هُوَ الَّذِی یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلَائِکَتُهُ لِیُخْرِجَکُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَی النُّورِ وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْماً (سورۂ احزاب آیہ ۴۳)

"وہ ایسی ذات ہے جو خود اور اس کے فرشتے تم پر دُرود بھیجتے ہیں تاکہ تمہیں تاریکیوں سے باہر نکالے، اور نور کی طرف لیجائے اور وہ اہلِ ایمان پر بڑا مہربان ہے (الکافی ۲/۴۹۳ حدیث ۱۴)

# ایک انوکھا فرشتہ

مناقب میں سیّد احمد مستنبط قدس سرہ نے تحریر کیا ہے شیخ ابوالفتوح رازیؒ اپنی تفسیر میں رسولِ خُدا سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں نے معراج کی رات آسمان کی سیر کرتے ہوئے ایک فرشتے کو دیکھا جس کے ہزار ہاتھ تھے اور ہر ہاتھ میں ہزار انگلیاں تھیں وہ فرشتہ حساب کر رہا تھا اور اپنی انگلیوں سے گن رہا تھا۔

میں نے جبرئیلؑ سے کہا۔ یہ فرشتہ کون ہے اور کس چیز کا حساب کر رہا ہے جبرئیلؑ نے کہا۔! یہ فرشتہ بارش پر موکّل ہے، اور حساب کر رہا ہے کہ کتنے قطرے آسمان سے زمین پر گرے ہیں۔

آپؐ نے اس فرشتے سے فرمایا۔ کیا تجھے ابتداء سے لے کر آج تک معلوم ہے کہ کتنے قطرے زمین پر پڑے ہیں۔؟ اس نے عرض کیا۔ مجھے قسم ہے اس خُدا کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ اپنی مخلوق کی طرف رسولؐ بنا کر بھیجا ہے۔ نہ صرف یہ کہ مجھے اتنا پتہ ہے کہ آسمان سے زمین پر کتنے قطرے پڑے ہیں بلکہ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ کتنے قطرے سمندر میں، کتنے قطرے خشکی میں، کتنے قطرے آبادی میں، کتنے قطرے باغ میں کتنے قطرے شور زمین میں اور کتنے قطرے قبرستان میں پڑے ہیں۔ رسولِؐ خُدا نے فرمایا۔! میں نے اسکے حافظہ سے تعجب کیا۔ اس نے جب مجھے تعجب سے دیکھا اور عرض کیا۔ یا رسولؐ اللہ۔! باوجود اس کے کہ ہاتھوں اور انگلیوں کے لحاظ سے میرے پاس اتنی طاقت ہے اور اتنا میرا حافظہ قوی ہے۔ لیکن ایک چیز کا حساب کرنے سے قاصر ہوں۔؟ آپ فرماتے ہیں: میں نے اس سے سوال کیا وہ

کس چیز کا حساب ہے۔؟ اس نے عرض کیا۔: جب آپ کی اُمّت میں سے ایک گروہ جمع ہوتا ہے اور آپؐ کا نام آنے پر درود بھیجتا ہے تو میں اس کے ثواب کو شمار نہیں کر سکتا۔

(تفسیر ابوالفتوح ۲/۲۲۸،مناقب اہلبیت ۱۵۹)

# وہ کلمہ جس کو پڑھکر فرشتوں نے عرش اُٹھایا

تفسیرِ امام حَسن عسکری علیہ السلام صہ ۱۲۹ میں رسول اللہ صلیؐ اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ارشاد ہے کہ خُدا نے جب عرش کو پیدا کیا تو اس کے ساٹھ ہزار تین سو ستون خلق فرمائے۔اور ہر ستون کے پاس ساٹھ ہزار تین سو فرشتے ایسے قوی الجثہ پیدا کیئے کہ اگر ان میں سے چھوٹے سے چھوٹے فرشتے کو حُکم دیں تو وہ ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو لقمہ ٔ اجل کر جائے۔اور یہ اس کے حلق کے سوراخ میں ایسے معلوم ہوں جیسے ایک وسیع بیابان میں ریت کا ایک ٹیلہ پھر اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں کو حُکم دیا کہ ائے میرے بندو میرے اس عرش کو اُٹھاؤ۔ان سب نے ملکر ہر چند زور لگایا اُٹھانا تو کہاں حرکت تک بھی نہ دے سکے تب اللہ تعالےٰ نے ہر ایک فرشتے کے پاس ایک ایک فرشتہ اور پیدا کیا پھر بھی عرش کو جنبش تک نہ ہوئی۔ بعدازاں خُدا نے ایک فرشتے کے پاس دس/۱۰ دس/۱۰ فرشتے اور پیدا کیئے تب بھی نہ ہلا سکے۔پھر ہر ایک فرشتے کے پاس اس تمام تعداد کے برابر فرشتے خلق فرمائے پھر بھی ان کو اتنی قدرت نہ ہوئی کہ عرش کو ہلا سکیں۔اس وقت اللہ تعالےٰ نے ان کو حُکم دیا کہ تم اس کو چھوڑ دو میں خود اپنی قدرتِ کاملہ سے اس کو اُٹھاؤ نگا۔

غرض اس قادرِ مطلق نے اپنی قدرت سے اسکو تھاما پھر ان میں آٹھ/۸ فرشتوں کو امر فرمایا کہ اب تم اس کو اُٹھاؤ۔انہوں نے عرض کی کہ ائے پروردگار جبکہ ہم اس تمام خلقِ کثیر اور

جسمِ غفیر کے ساتھ ہو کر نہ اُٹھا سکے تو بھلا آٹھوں اکیلے کیونکر اُٹھا سکتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں اللہ ہوں کہ دور کو نزدیک اور سرکش کو سرنگوں اور شدید کو خفیف اور مشکل کو آسان کر دیتا ہوں جو چاہتا ہوں حُکم دیتا ہوں۔ میں تم کو ایسے کلمات تعلیم کروں گا کہ ان کے کہنے سے اس کا اُٹھانا تم پر سھل ہو جائے گا۔فرشتوں نے عرض کی کہ اے ہمارے پروردگار وہ کونسے کلمات ہیں۔فرمایا تم کہو۔

"بِسم اللّٰہِ الرحمٰنِ الرحیم ۵ ولا حول ولا قوّۃ اِلا با للّٰہ لعلی العظیم وصلیَّ اللّٰہُ علی مُحَمَّدٍ وّ اٰلِہِ الطَّیّبِین ۔"

تو انہوں نے کلمات کو تلاوت کر کے عرش کو اُٹھالیا اور وہ ان کندھوں پر ایسا ہلکا پُھلکا معلوم ہوتا تھا جیسے کسی قوی اور طاقتور آدمی کے کندھے پر بال اُگے ہوتے ہیں۔ پھر اللہ تعالےٰ نے ان باقی فرشتوں سے ارشاد فرمایا کہ عرشِ اِلٰہی کو آٹھ فرشتوں کو اُٹھائے رہنے دو۔ اور تم اس کے گرد طواف کرو اور میری تسبیح اور تحمید اور تقدّس میں مصروف رہو۔کیونکہ میں وہ خُدا ہوں جو اس چیز پر قدرت رکھتا ہوں جو تم نے مشاہدہ کی اور میں ہر ایک چیز پر قادر ہوں۔

(تفسیرِ امامؑ صہ۱۲۹)

## دُرود پڑھنے سے ابلیس زخموں میں مبتلا ہوتا ہے

تفسیرِ امام حَسن عسکری علیہ السلام میں تحریر ہے کہ آنحضرت صلیّ اللہ عُلیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم چاہو کہ ابلیس کو ہمیشہ آنکھوں کی گرمی اور زخموں کے الم میں مبتلا رکھو تو ہمیشہ طاعتِ اِلٰہی اور ذِکرِ خُداوندی میں مشغول رہو اور محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پر دُرود بھیجا کرو۔اور اگر تم اس سے غافل ہوئے تو ابلیس کے قیدی بن جاؤ گے اور اسکے بعض سرکش شاگرد تمہاری پُشت پر سوار ہوا کرینگے۔

# شیطان کی اقسام

## (درود پڑھنے سے شیطان بھاگتا ہے)

شہیدِ اوّل اپنے مجموعہ میں رسولِ خُداؐ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ ''شیطان دو طرح کے ہیں ایک شیطان جن سے ہے وہ تو ''**لاحول و لا قوۃ الّا باللّٰہ العلی العظیم**'' کے پڑھنے سے بھاگ جاتا ہے۔ اور دوسرا شیطان انسان سے ہے اور وہ نبیؐ اور اُن کی آل پر درود بھیجنے سے بھاگتا ہے۔ (المستدرک ۵/۳۴۲-مناقب ۱۵۷)

# وردِ صلوات کی قسمیں

مختلف طریقوں سے صلوات پڑھنے کی مختلف روایتیں آئمہ معصومینؑ سے وارد ہوئیں ہیں۔ ایک تو عام صلوات ہے ''**اللھم صل علیٰ محمد و آلِ محمد**''

(۲) امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور میں تعجیل کیلئے صلوات کے ساتھ دُعائے فرج بھی پڑھنی چاہیئے۔ ''**اللھم صل علیٰ محمد و آلِ محمد و عجل فرجھم**'' جسکے بیشمار فوائد ہیں

(۳) حروف صلوات کے عدد کے برابر چودہ حروف ہیں صلوات پڑھے

(۴) صلوات کے ابجدی عدد کے برابر جو کہ (۵۵۷) ہیں صلوات پڑھے

(۵) اگر کسی ایک معصوم کے نام صلوات بھیجنا چاہتے ہیں تو اس معصوم کے عدد کے برابر ذکر صلوات بھیج سکتے ہیں۔ جیسے رسولِ خداؐ کے عدد (۹۲)۔ علیؑ کے عدد (۱۱۰)۔ حضرت فاطمہ زہراؑ (۱۳۵)۔ اسی طرح امام حسنؑ (۱۱۸)۔ امام حُسینؑ کے عدد (۱۲۸) ہیں۔

امام سجادؑ (۱۱۰)۔امام محمد باقرؑ (۹۲)۔امام جعفر صادقؑ (۳۵۳)۔امام موسیٰ کاظمؑ (۱۱۶)۔ امام علی رضاؑ (۱۱۰)۔امام محمد تقیؑ (۹۲)۔امام علی نقیؑ (۱۱۰)۔امام حَسن عسکریؑ (۱۱۸)۔امام عصر علیہ السلام (۵۶) اسی طرح ہر ایک معصوم کے نام کے عدد کے برابر صلوات پڑھ سکتے ہیں۔ (فضائل صلوات صہ ۶۸)

(۶) ہر روز ایک ہزار مرتبہ صلوات پڑھے اور ہر ہزار مرتبہ کو آئمہ علیہم السلام میں سے ایک کی رُوح کو ہدیہ کرے تو بیچ میں یا آخر میں آپ کی حاجت برآئے گی۔آئمہؑ کے ساتھ ساتھ آخر دن حضرت عباس علیہ السلام کی رُوح کو ہدیہ کرے

(۷) ایک مرتبہ سورۂ یٰس اور ہزار مرتبہ صلوات پڑھکر کسی قبرستان کے تمام مومنین ومومنات کیلئے ہدیہ کریں تو بے انتہا فوائد ہیں۔

(۸) پرفیض اور مادی کاموں کی کشادگی کے لیئے ایک اور مجرب ورد کہ جس پر مشائخ اہل سلوک کی ایک جماعت نے عمل کیا ہے وہ صبح سویرے نمازِ صبح کے بعد ۷۰ مرتبہ "لا فتیٰ اِلّا علیٌ لا سیف اِلّا ذو الفقار "۔ اور رات میں نمازِ مغرب کے بعد ۱۱۰ مرتبہ صلوات بھیجنا چاہیئے۔

(۹) وسعتِ رزق اور قید و بند سے رہائی کے لیئے " بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ " کے عدد کے برابر یعنی ۷۸۶ مرتبہ صلوات پڑھا جائے

(۱۰) ایک اور قابلِ توجہ ورد حضرت حمزہؑ کی رُوح سے توسّل ہے اسطرح کہ ۴۰ دن ہر روز ۶۰ مرتبہ صلوات پڑھ کر حضرت حمزہؑ کی رُوح کو ہدیہ کرے

(۱۱) ایک اور بہت مجرب اور قابلِ توجہ ورد یہ ہے کہ اہلِ ولایت جِسے ۴۰ دن

انجام دیتے تھے اور اس کی برکت سے انہیں مادی اور معنوی فایدے حاصل ہوئے کہ وہ ہر روز محمدؐ و آلِ محمدؐ پر ہر روز ۲۷۵۰ مرتبہ صلوات بھیجتے تھے، اور اس کا ثواب ان لوگوں کی ارواح کو ہدیہ کرتے تھے۔ جو صدر اسلام سے اب تک راہ ولایتِ علیؑ اور حقوق عصمت و طہارت کی خاطر شہید ہوئے ہیں۔

(۱۲) اسرار آلِ محمدؐ سے متعلق ایک صلوات یہ ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص تین مرتبہ صبح سویرے اور تین مرتبہ دن کے آخری حصّہ میں یا رات میں صلوات پڑھے تو اس کی دُعا مستجاب اور روزی کشادہ ہوجائیگی اور گناہ ختم اور خطائیں معاف ہوجائیں گی۔ ہمیشہ خوش رہیگا اور اسکی آرزو و امید برآئے گی۔ اور اپنے دشمن پر غلبہ پائے گا۔ خیرات و برکات کے تمام اسباب مہیا ہوجائیں گے۔ اور پیغمبرؐ کے چاہنے والوں کے ساتھ جنت کے بلند درجات میں ہوگا۔ وہ صلوات اسطرح ہے۔

"اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْاَوَّلِیْنَ وَصَلِّ علیٰ محمد و آل محمدٍ فی آخرین و صلے علیٰ محمدٍ و آل محمدٍ فی المرسلین. اللھم اعطِ محمد الوسیلة والشرف و الفضیلة والدرجة الکبیر. اللھم انی آمنت بمحمد ولم آرَة فلا تحرمنّی یوم القیامةِ رویة وا رزقنی صحبةٍ و توقنی علی مِلّته و اسقنِی مِن حوضِ مشرباً رویّاَ سائِغاً هَنیاَء لا اظمَا بَعدہٗ ابَداً لِنّکَ علیٰ کل شیءٍ قدیر. اللھم کما آمنتُ بمحمدٍ ولم اره فعرفنِی فی الجنان وجهَهُ اللھم بلغ روح محمد عنی تحیة کثیرة و سلامًا.

# ''کثرت سے دُرود''

مناقب اہلبیت میں کلینی علیہ الرحمہ سے روایت کرتے ہیں کہ امام جعفرِ صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔! جب بھی پیغمبرِ اکرمؐ کو یاد کریں تو آپ پر دُرود بہت زیادہ بھیجیں، بے شک جو کوئی بھی آپ پر ایک مرتبہ دُرود بھیجتا ہے تو خُدا اس پر ہزار فرشتوں کی صف میں ہزار مرتبہ دُرود بھیجتا ہے اور خُدا کی تمام مخلوق اس پر دُرود بھیجتی ہے، کیونکہ خُدا اور اس کے فرشتوں نے اُن پر دُرود بھیجا ہے۔

جو کوئی اس کام کی طرف رغبت اور میلان نہ رکھتا ہو وہ نادان اور مغرور ہے۔ خُدا، رسولؐ اور آنحضرتؐ کے اہلِ بیتؑ اس شخص سے بیزار ہیں۔ (الکافی ۴۹۲/۲)

# با آواز بلند درود پڑھنا

امام صادق علیہ السلام اپنے آباء واجداد سے نقل کرتے ہیں کہ پیغمبرِ اکرمؐ نے فرمایا: **ارفعو ! صوانکم بالصلوٰۃ علی فاتھا تذھب بالنفاق''** ''مجھ پر درود بھیجتے وقت اپنی آواز کو بلند کرو۔ کیونکہ ایسا کرنے سے نفاق دور ہو جاتا ہے۔'' (ثواب الاعمال:۱۵۹۔ بحارالانوار ۵۹/۹۴)

# دُرود کی برکت سے کپڑے، دِل، اعمال نامے سب صاف ہو جاتے ہیں

رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور انکے ہمراہی جبکہ وہ قریش کے جور و جفا کے سبب پہاڑ کی کوہ میں جا گزیں تھے اور اُن کے دل تنگ اور کپڑے میلے ہو گئے تھے آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ اپنے کپڑوں پر اسی طرح بدن پر پہنے ہوئے پھونکیں مارو اور ہاتھ اُن پر

پھیرتے جاؤ اور محمّدؐ و آلِ محمّدؐ پر دُرود بھیجتے رہو۔ اس عمل سے وہ پاک صاف سفید اور نہایت عمدہ ہو جائیں گے۔ اور تمہاری دلی تنگی بھی رفع ہو جائیگی۔ انہوں نے ایسے ہی کیا۔ جیسا کہ حضرتؐ نے فرمایا تھا ان کے کپڑے ویسے ہی ہو گئے۔ انہوں نے متعجب ہو کر عرض کیا۔! یارسولؐ اللہ یہ کیا بات ہے کہ آنحضرتؐ پر دُرود بھیجنے سے ہمارے کپڑے طاہر ہو گئے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ محمّدؐ و آلِ محمّدؐ پر دُرود بھیجنے سے تمہارے دِلوں کے کینے اور تنگی اور کھوٹ سے اور تمہارے بدنوں کا گناہوں سے پاک ہونا۔ اس کے ذریعے تمہارے کپڑوں کے پاک ہونیکی نسبت زیادہ تر تعجب خیز اور حیرت انگیز ہے اور اسکے ذریعے تمہارے اعمال ناموں سے گناہوں کا دھویا جانا تمہارے کپڑوں کی میل کچیل کے دھوئے جانے کی نسبت زیادہ تر عجیب ہے۔ اور اسکے وسیلے سے تمہاری نیکیوں کے صحیفوں کا نورانی ہونا تمہارے کپڑوں کے براق اور چمکدار ہونے سے اولیٰ اور احسن ہے۔ (تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام صہ ۴۵۶)

## "جو آلِ محمّدؐ کو خوش کرے

## نبیؐ اور آپؐ کی آلؑ پر اس انداز سے دُرود بھیج کر !"

**اللھم صلی علیٰ محمد و آل محمد فی الاولین وصل علیٰ محمد و آل محمد فی آخرین و صل علیٰ محمد آل محمد فی الملءِ الاعلیٰ و صل علیٰ محمد و آل محمد فی المرسلین اللھم اعطِ محمد و اٰل محمد الوسیلة و الشرف و الفضیلة و الدرجاته الکبیرة اللھم انّی اٰمنت بمحمد ولم اره ، فلا تحرمنیَ یوم القیامةِ رویتة**

**وارزقنی صحبتة ، وتوفنی علی ملتهٖ واسقنی من حوضهٖ مشربا رویا سائغا هنیا لا اظلهم ظم و بعده ابداً انک علی کل شیٍٔ قدیر اللهم کما امنت بمحمدؐ ولم ارِهٗ فعرفنی فی الجنان وجهه ، اللهم بلغ روح محمدٍ عنّی تحیة کثیرة و سلاماً۔**

ترجمہ: پروردگار رحمت نازل فرما محمد وآلِ محمد پر اولین میں اور رحمت نازل فرما محمدؐ وآلِ محمدؐ پر آخرین میں، اور رحمت نازل فرما محمدؐ وآلِ محمدؐ پر عالمِ ارواح اور رحمت نازل فرما محمدؐ وآلِ محمدؐ پر مرسلین میں پروردگار تو عطا فرما محمدؐ وآلِ محمد کو وسیلہ، شرف، فضیلت، اور بڑا درجہ، پروردگار میں محمدؐ پر ایمان لا یا ہوں جب کہ میں نے ان کو دیکھا نہیں ہے پس تو قیامت کے دن ان کی روئت کو مجھ پر حرام نہ قرار دینا اور مجھے ان کی صحبت عطا فرمانا اور ان کی ملت پر موت عطا فرما اور مجھے ان کے حوض کے مشرب سے سیراب فرما۔ ایسی سیرابی جو خوشگوار اور مبارک ہو۔ کہ اس کے بعد مجھے کبھی تشنگی محسوس نہ ہو۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ پروردگار جسطرح میں محمدؐ پر ایمان لے آیا جبکہ ان کو دیکھا نہیں ہے پس تو مجھے جنّت میں ان کے چہرے کی معرفت کرانا۔ پروردگار محمدؐ کی رُوح کو میری طرف سے بہت زیادہ تحسینہ اور سلام پہنچادے۔ (ثواب الاعمال صہ ۱۷۱)

# ایک خوبصورت صلوات

## امام زین العابدینؑ نمازِ شب کی دُعا میں اسطرح درود پڑھا کرتے تھے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِہٖ اِذَاذُ کِرَالْاَبْرَارُ وَصَلِّ علٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ مَا اخْتَلَفَ الَّیْلُ وَالنَّھَارُ صَلٰوۃً لَاَ یَنْقَطِعُ مَدَدُھَا وَلَا یُحْصٰی عَدَدُھَا صَلٰوۃً تَشْحَنُ الْھَوَآءَ وَ تَمْلَأُالْاَرْضَ وَالسَّمَآءَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ حَتّٰی یَرْضیٰ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ بَعْدَ الرِّضَا صَلٰوۃً لَا حَدَّ لَھَا وَلَا مُنْتَھیٰ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

ترجمہ: ۔خداوندا! محمدؐ اور انکی آل پر اُس وقت تک ہمیشہ اپنی رحمت نازل فرما جب تک نیکو کاروں کا ذکرِ خیر ہوتا رہے اور محمدؐ پر جب تک شب و روز کے آنے جانے کا سلسلہ قائم رہے ایسی رحمت نازل فرما کہ جسکا طولانی سلسلہ کبھی نہ ٹوٹے اور جس کے عدد کا شمار نہ ہو سکے ایسی رحمت جو فضائے عالم کو بھر دے جو آسمان و زمین کی فضاؤں پر چھا جائے رحمت نازل کرے اللہ یہاں تک کہ وہ خوشنود ہو جائے ایسی صلوات ان پر اور انکی آل پر نازل فرما کہ جسکی کوئی حد نہ ہو جسکی کوئی انتہا نہ ہو اے تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔

# ماہِ شعبان میں صلوات کی فضیلت

یہ ایک بہت ہی اہم صلوات ہے جسکے بیشمار فائدے ہیں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے اسے بتلایا ہےجسے ماہِ شعبان میں روزآنہ زوال کے وقت پڑھنا چاہیئے۔یہ صلوات کتاب (مصباح المتحہجد)اور دیگر کتابوں میں منقول ہے۔

آسمان میں ایک دریا ہے جِسے برکتوں کا دریا کہتے ہیں اور اس دریا کے کنارے

ایک درخت ہے کہ جسے درختِ تحیات کہتے ہیں۔اس درخت پر ایک مرغ کا آشیانہ ہے جسے مرغ صلوات کہتے ہیں۔جس وقت ماہِ شعبان میں کوئی مومن محمدؐ وآلِ محمدؐ علیہم السلام پر صلوات بھیجتا ہے تو خداوند عالم اس مرغ کو حکم دیتا ہے کہ اس میں غوطہ لگائے اور پھر باہر آ کر اپنے پروں کو دبائے پس ہر قطرہ جو اس مرغ کے پر سے ٹپکتا ہے اس سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے اور وہ سب فرشتے خداوند عالم کی تقدیس اور حمد وثناء کرتے ہیں اور ان کے ثواب کو صلوات بھیجنے والے کے نامۂ اعمال میں لکھدیا جاتا ہے ماہِ شعبان میں ایک مرتبہ صلوات بھیجنا دیگر مہینوں میں دس مرتبہ صلوات کے برابر ہے۔وہ صلوات یہ ہے ہر روز زوال کے وقت اور شبِ نیمۂ شعبان میں اس صلوات کو پڑھے جو امام سجادؑ سے نقل کی گئی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ شَجَرَۃِ النُّبُوَّۃِ وَمَوْضِعِ الرِّسَالَۃِ وَمُخْتَلَفِ الْمَلآئِکَۃِ وَمَعْدِنِ الْعِلْمِ وَاَھْلِ بَیْتِ الْوَحِیْ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍالْفُلْکِ الْجَارِیَۃِ فِی اللُّجَجِ الْغَامِرَۃِ یَا مَنْ مَنْ رَکِبَھَاوَ یَغْرَقُ مَنْ تَرَکَھَا الْمُتَقَدِّمُ لَھُمْ مَارِقٌ وَالْمُتَاَخِّرُ عَنْھُمْ زَاھِقٌ وَاللَّازِمُ لَھُمْ لَاحِقٌ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ الْکَھْفِ الْحَصِیْنِ وَغِیَاثِ الْمُضْطَرِّالْمُسْتَکِیْنِ وَامَلْجَاُ الْھَارِبِیْنَ وَعِصْمَۃِ الْمُعْتَصِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً کَثِیْرَۃً تَکُوْنُ لَھُمْ رِضًا وَ لِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ اَدَآءً وَقَضَآءً بِحَوْلٍ مِنْکَ وَ قُوَّۃٍ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ

مُحَمَّدٍ الطَّیِّبِیْنَ الْاَبْرَارِ الْاَخْیَارِ الَّذِیْنَ اَوْجَبْتَ حُقُوْقَهُمْ وَفَرَضْتَ
طَاعَتَهُمْ وَوِلَایَتَهُمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاعْمُرْ قَلْبِیْ
بِطَاعَتِکَ وَلَا تُخْزِنِیْ بِمَعْصِیَتِکَ وَارْزُقْنِیْ مُوَاسَاةَ مَنْ قَتَّرْتَ عَلَیْهِ
مِنْ رِزْقِکَ بِمَا وَسَّعْتَ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِکَ وَنَشَرْتَ عَلَیَّ مِنْ
عَدْلِکَ وَاَحْیَیْتَنِیْ تَحْتَ ظِلِّکَ وَهٰذَا شَهْرُ نَبِیِّکَ سَیِّدِ رُسُلِکَ
شَعْبَانُ الَّذِیْ حففة منک با لرحمةِ والرضوانِ الذّی کَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَدْاَبُ فِیْ صِیَامِهٖ وَقِیَامِهٖ فِیْ لَیَالِیْهِ
وَاَیَّامِهٖ بُخُوْعًا لَکَ فِیْ اِکْرَامِهٖ وَاِعْظَامِهٖ اِلٰی مَحَلِّ حِمَامِهٖ اَللّٰهُمَّ
فَاَعِنَّا عَلَی الْاِسْتِنَانِ بِسُنَّتِهٖ فِیْهِ وَنَیْلِ الشَّفَاعَةِ لَدَیْهِ اَللّٰهُمَّ وَاجْعَلْهُ لِیْ
شَفِیْعًا مُشَفَّعًا وَطَرِیْقًا اِلَیْکَ مَهْیَعًا وَاجْعَلْنِیْ لَهٗ مُتَّبِعًا حَتّٰی اَلْقَاکَ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَنِّیْ رَاضِیًا وَعَنْ ذُنُوْبِیْ غَاضِیًا قَدْ اَوْجَبْتَ لِیْ مِنْکَ
الرَّحْمَةَ وَالرِّضْوَانَ وَاَنْزَلْتَنِیْ دَارَ الْقَرَارِ وَمَحَلَّ الْاَخْیَارِ

ترجمہ :۔ خدایا رحمت نازل فرما محمدؐ وآلِ محمدؐ پر، جو نبوت کے شجر، رسالت کی منزل، ملائکہ کی آمدورفت کی جگہ علم کے معدن اور وحی کے اہلبیتؑ ہیں۔ خدایا رحمت نازل فرما محمدؐ وآلِ محمدؐ پر جو انتہائی گہرائیوں میں چلنے والے سفینہ ہیں کہ جو ان سے وابستہ ہوگیا وہ امان پا گیا جس نے چھوڑ دیا وہ ڈوب گیا جو ان سے آگے بڑھ گیا وہ حد سے نکل گیا اور جو پیچھے رہ گیا وہ ہلاک ہوگیا جو ان سے وابستہ ہوگیا وہی ساتھ ہوگیا۔ خدایا محمدؐ وآلِ محمدؐ پر رحمت نازل فرما جو انتہائی

مضبوط پناہ گاہ مضطر و پریشان حال کے فریادرس بھاگے ہُوئے لوگوں کی پناہ گاہ اور طالبانِ حفاظت کی حفاظت ہیں۔ خُدا رحمت نازل فرما محمدؐ و آلِ محمدؐ پر بے شمار جوان کے لئیے باعثِ رضا ہو اور ان کے حق کی ادائیگی کا سامان ہو۔ اپنی حکومت و طاقت کے سہارے اے رب العالمین خُدایا رحمت نازل فرما محمدؐ و آلِ محمدؐ پر جو پاکیزہ، نیک کردار اور منتخب بندے ہیں جن کے حقوق کو تو نے واجب قرار دیا ہے ان کی اطاعت اور محبت کو فرض کیا ہے۔ خُدایا رحمت نازل فرما محمدؐ و آلِ محمدؐ پر اور میرے دل کو ان کی اطاعت سے معمور کر دے اور مجھے ان کی نافرمانی سے رُسوا نہ کر۔ مجھے توفیق دے کہ جن کو تو نے کم رزق دیا ہے میں اِن سے ہمدردی کروں اور اس وسعت کے ذریعہ جو تو نے مجھے عنایت فرمائی ہے اور جو تو نے مجھ پر اپنے عدل کو پھیلایا ہے اور مجھے اپنے زیرِ سایہ زندگی دی ہے۔ خُدایا یہ تیرے نبی سیّد المرسلینؐ کا مہینہ شعبان ہے اس کو تو نے رحمت اور رضا میں گھیر دیا ہے۔ اسی میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پابندی کے ساتھ دن اور رات میں صلوٰۃ وصیام ادا کرتے تھے۔ اس مہینہ کی عظمت کو کرامت کے اظہار کے لئے اور تیری بارگاہ میں خضوع وخشوع کے لئے جب تک زندہ رہے۔ خُدایا ہماری مدد فرما کہ ہم ان کی سُنّت پر عمل کریں اور ان کی شفاعت حاصل کرلیں۔ خُدا اُنہیں ہمارا شفیع مقبول الشفاعۃ اور اپنی بارگاہ میں آنے کا وسیلہ بنا دے اور ہمیں ان کا پیرو قرار دیدے۔ تاکہ روزِ قیامت تُجھ سے ملاقات کریں تو تُو ہم سے راضی رہے اور ہمارے گناہوں سے چشم پوشی کرے۔ ہمارے لئے اپنی رحمت و رضا کو لازم قرار دیدے اور ہمیں منزلِ قرار اور محلِ اختیار تک پہنچادے۔

# چہاردہ معصومینؑ علیہم السلام پر صلوات

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے زاد المعاد میں شیخ طوسی علیہ الرحمہ سے بسند معتبر روایت بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن محمد عابد بدالہ نے بتایا کہ میں نے ۲۵۵ھ میں اپنے مولا امام حسن عسکری علیہ السلام سے سامرہ میں ان کے مکان پر حاضر ہوکر یہ عرض کیا کہ آپ مجھے جناب رسولؐ اکرم اور ان کے اوصیاء آئمۂ معصومین علیہم السلام میں سے ہر ایک کیلئے صلوات لکھوا دیجئے جبکہ میں قلم دوات اور کاغذ ہمراہ لے کر گیا، تب آپ نے کسی کتاب سے دیکھے بغیر مجھے یہ صلوات زبانی لکھوائی جو میں نے کاغذ پر درج کر لی

صلوات یہ ہیں۔

## ﴿حضرت رسول صلیّ اللہ علیہ و آلہٖ و سلّم پر صلوات﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا حَمَلَ وَحْيَكَ وَبَلَّغَ رِسَالَاتِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَآ اَحَلَّ حَلَالَكَ وَحَرَّمَ حَرَامَكَ وَعَلَّمَ كِتَابَكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَآ اَقَامَ الصَّلٰوةَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَدَعَآ اِلٰى دِيْنِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَآ صَدَّقَ بِوَعْدِكَ وَاَشْفَقَ مِنْ وَّ عِيْدِكَ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا غَفَرْتَ بِهِ الذُّنُوْبَ وَسَتَرْتَ بِهِ الْعُيُوْبَ وَفَرَّجْتَ بِهِ الْكُرُوْبَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا دَفَعْتَ بِهِ الشَّقَآءَ وَكَشَفْتَ بِهِ الْغَمَّآءَ وَاَجَبْتَ بِهِ الدُّعَآءَ وَنَجَّيْتَ بِهِ مِنَ الْبَلَآءِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا رَحِمْتَ بِهِ الْعِبَادَ وَ اَحْيَيْتَ بِهِ الْبِلَادَ وَقَصَمْتَ بِهِ الْجَبَابِرَةَ وَاَهْلَكْتَ بِهِ الْفَرَاعِنَةَ وَ صَلِّ عَلٰى

مُحَمَّدٍ کَمَآ اَضْعَفْتَ بِهِ الْاَمْوَالَ وَاَحْرَزْتَ بِهٖ مِنَ الْاَهْوَالِ وَكَسَرْتَ بِهِ الْاَصْنَامَ وَرَحِمْتَ بِهِ الْاَنَامَ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَآ بَعَثْتَهٗ بِخَيْرِ الْاَدْيَانِ وَاَعْزَزْتَ بِهِ الْاِيْمَانَ وَتَبَّرْتَ بِهِ الْاَوْثَانَ وَ عَظَّمْتَ بِهِ الْبَيْتَ الْحَرَامَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ الطَّاهِرِيْنَ الْاَخْيَارِ وَ سَلِّمْ تَسْلِيْمًا

ترجمہ:۔ اے معبُود دُرود بھیج حضرت محمدؐ پر کیونکہ بوجھ اُٹھایا تیری وحی کا اور تیرے پیغامات کو پہنچایا۔اور دُرود بھیج حضرت محمدؐ پر جیسا کہ انہوں نے تیرے حلال کو حلال رکھا اور حرام کو حرام رکھا اور تعلیم دی تیری کتاب (قرآن) کی اور دُرود بھیج حضرت محمدؐ پر کیونکہ آپؐ نے قائم کیا نماز کو اور زکوات دیتے رہے اور تیرے دین کی طرف دعوت دی اور دُرود بھیج حضرت محمدؐ پر کہ انہوں نے تیرے وعدے کو سچّا جانا اور ڈرایا تیری دھمکی (عذابِ جہنّم) اور دُرود بھیج حضرت محمدؐ پر کیونکہ ان کے صدقے سے لوگوں کے گناہ تو نے بخش دیا ہے اور عیبوں کو چھپالیا اور ان کے ذریعے سے غموں کو دُور کیا۔اور دُرود بھیج حضرت محمدؐ پر کیونکہ تو نے ان کے ذریعے سے بدبختی کو دُور کیا ہے۔

اور غموں کو ختم کیا ہے اور دُعاؤں کو قبول کیا ہے اور بلا سے نجات دی ہے اور دُرود بھیج حضرت محمدؐ پر کہ ان کے واسطے سے بندوں پر رحم کیا ہے ان کے ذریعے سے شہروں کو آباد کیا ہے اور ان کے ہاتھوں سرکشوں کی کمر توڑ دی ہے اور فرعونوں کو ہلاک کر دیا ہے۔

اور دُرود بھیج حضرت محمدؐ پر جس طرح تو نے ان کے طفیل ان کے اموال میں اضافہ کیا ہے اور ان کے ذریعے خوف و ہراس سے محفوظ کیا ہے اور بتوں کو توڑ دیا ہے اور مخلوق پر تو نے ان کے وسیلے رحم کیا ہے۔

اور دُرود بھیج حضرت محمدؐ پر جس طرح تو نے ان کو بہترین دین کے ساتھ بھیجا ہے اور انکے ذریعے تو نے ایمان کو قوت دی ہے اور بتوں کو تباہ کیا ہے اور ان کے ذریعے بیت الحرام (کعبہ) کو عظمت عطا کی ہے

اور دُرود بھیج حضرت محمدؐ اور ان کے پاکیزہ نیک اہلبیتؑ علیہم السّلام پر کامل ترین سلام بھیج۔

## ﴿حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام پر صلوات﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اَمِیرِ الْمُؤْمِنِینَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَخِیْ نَبِیّکَ وَوَلِیِّہٖ وَ صَفِیِّہٖ وَوَزِیْرِہٖ وَمُسْتَوْدَعِ عِلْمِہٖ وَ مَوْضِعِ سِرِّہٖ وَبَابِ حِکْمَتِہٖ وَالنَّاطِقِ بِحُجَّتِہٖ وَالدَّاعِیْ اِلٰی شَرِیْعَتِہٖ وَخَلِیْفَتِہٖ فِیْ اُمَّتِہٖ وَ مُفَرِّجِ الْکَرْبِ عَنْ وَّجْھِہٖ قَاسِمِ الْکَفَرَۃِ وَمُرْغِمِ الْفَجَرَۃِ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ مِنْ نَّبِیِّکَ بِمَنْزِلَۃِ ھٰرُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَّ الَاہُ وَعَادِ مِنْ عَدَاہُ وَانْصُرْمَنْ نَّصَرَہٗ وَ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَہٗ وَالْعَنْ مَنْ نَصَّبَ لَہٗ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَصَلِّ عَلَیْہِ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ اَوْصِیَآءِ اَنْبِیَآئِکَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ

ترجمہ:۔ اے معبود! دُرود بھیج مومنوں کے امیر علیؑ ابنِ ابی طالب علیہ السّلام پر جو تیرے نبیؐ کے بھائی اور اسکے ولی اور ان کے منتخب اور ان کے وزیر اور ان کے علم کے امانتدار ہیں اور ان کے راز کے امین ان کی حکمت کا دروازہ اور بولنے والے ان کی حجت کے ساتھ اور بلانے والے ان کی شریعت کی طرف اور انکے جانشین ہیں ان کی امت میں ان کے خلیفہ اور ان کے غم کے دُور کرنے والے کافروں کو ختم کرنے والے اور فسادیوں کو زیر کرنے والے کہ

جن کوتو نے اپنے نبیؐ کیلئے ایسا قرار دیا ہے۔

جو منزل ہارُونؑ کی موسیٰؑ سے تھی

ائے معبُود ! دوست رکھ اسے جو ان کو دوست رکھے اور اسے دشمن رکھ جو ان سے دشمنی رکھے۔اس کی مدد کر جو ان کی مدد کرے۔

اور چھوڑ دے اس کو جو انہیںؑ چھوڑ دے اور اس پر لعنت کر جو اوّلین و آخرین ان سے دشمنی کرے۔اور دُرود بھیج ان پر اس سے بھی بہتر جو دُرود تو نے بھیجا ہوا پنے نبیوںؑ کے اوصیاءؑ میں سے کسی پر فرمائی ہوائے تمام جہانوں کے پالنے والے۔

## ﴿خاتونِ جنت حضرت فاطمہ زہراؐ سلام اللہ علیہا پر صلوات﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیَ الصِّدِّیْقَةِ فَاطِمَةَ الزَّکِیَّةِ حَبِیْبَةِ حَبِیْبِکَ وَ نَبِیِّکَ وَ اُمِّ اَحِبَّآئِکَ وَ اَصْفِیَآئِکَ الَّتِی انْتَجَبْتَھَا وَ فَضَّلْتَھَا وَ اخْتَرْ تَھَا عَلٰی نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ کُنِ الطَّالِبَ لَھَا مِمَّنْ ظَلَمَھَا وَاسْتَخَفَّ بِحَقِّھَا وَکُنِ الثَّاتِرَ اَللّٰھُمَّ بِدَمِ اَوْلَادِھَا

اَللّٰھُمَّ وَکَمَا جَعَلْتَھَا اُمَّ الْاَئِمَّةِ الْھُدٰی وَحَلِیْلَة صَاحِبِ اللِّوَآءِ وَالْکَرِیْمَة عِنْدَ الْمَلَاِ الْاَعْلٰی فَصَلِّ عَلَیْھَا وَعَلٰی اُمِّھَا صَلٰوةً تُکْرِمُ بِھَا وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَتُقِرُّبِھَا

اَعْیُنَ ذُرِّیَّتِھَا وَ اَبْلِغْھُمْ عَنِّیْ فِیْ ھٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلَ التَّحِیَّةِ وَالسَّلَامُ

ترجمہ:۔اے معبُود ! دُرود بھیج سیدہ فاطمہ سَلام اللہ علیہا پر جو پاکیزہ ہیں تیرے حَبیبؐ اور

تیرے نبی کی محبوب بیٹی ہیں اور تیرے محبوب اور برگزیدہ افراد (گیارہ اماموں) کی مادرِ گرامی ہیں۔ جنکو تو نے چن لیا ہے اور فضیلت دی ہے اور پسندیدہ بنایا جہانوں کے عورتوں میں سے اے معبود! ان سے بدلہ لے جنہوں نے ان معصومہؑ پر ظلم کیا اور ان کے حق کی پرواہ نہ کی اور ہو جا تو بدلہ لینے والا۔ اے معبود ان کی اولاد کے خون کا انتقام لے۔

اے معبود جیسا کہ تو نے ان کو بنایا ہدایت والے اماموں کی ماں اور صاحب لواء (حضرت علیؑ) کی زوجہ بنایا۔ اور عالم بالاعرش و کرسی کے مقام میں مکرم قرار دیا ہے پس تو دُرود بھیج ان پر اور ان کی والدہ گرامی (حضرت خدیجہؑ) پر ایسا دُرود بھیج کہ جس سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا چہرۂ مُبارک چمک اُٹھے۔ اور ان کی ذریت کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں اور ان کو پہنچا دے اسی وقت میری طرف سے بہترین دُرود اور سلام و تحیّت۔

## ﴿حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حُسینؑ علیھم السلام پر صلوات﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ عَبْدَیْکَ وَ وَلِیَّیْکَ وَالْنَبِیِّ رَسُوْلِکَ وَسِبْطَیِ الرَّحْمَۃِ وَسَیِّدَیْ شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ اَوْلَادِ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الْحَسَنِ بْنِ سَیِّدِ النَّبِیِّیْنَ وَوَصِیِّ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ اَشْھَدُ اَنَّکَ یَابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَمِیْنُ اللّٰہِ وَابْنُ اَمِیْنِہٖ عِشْتَ مَظْلُوْمًا وَّ مَضَیْتَ شَہِیْدًا

وَّ اَشۡهَدُ اَنَّکَ الۡاِمَامُ الزَّکِیُّ الۡهَادِی الۡمَهۡدِیُّ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیۡهِ وَبَلِّغۡ رُوۡحَهٗ

وَجَسَدَهٗ عَنِّیۡ فِیۡ هٰذِهِ السَّاعَةِ

اَفۡضَلَ التَّحِیَّةِ وَالسَّلَامِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی الۡحُسَیۡنُ بۡنِ عَلِیِّ نِ الۡمَظۡلُوۡمِ الشَّهِیۡدِ قَتِیۡلِ الۡکَفَرَةِ وَ طَرِیۡحِ الۡفَجَرَةِ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَآ اَبَا عَبۡدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا بۡنَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَابۡنَ اَمِیۡرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَشۡهَدُ مُوۡقِنًا اَنَّکَ اَمِیۡنُ اللّٰهِ وَابۡنُ اَمِیۡنِهٖ قُتِلۡتَ مَظۡلُوۡمًا وَّ مَضَیۡتَ شَهِیۡدًا وَّ اَشۡهَدُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی الطَّالِبُ بِثَارِکَ وَ مُنۡجِزٌ مَّا وَعَدَکَ مِنَ النَّصۡرِ وَالتَّایِیۡدِ فِیۡ هَلَاکِ عَدُوِّکَ وَاِظۡهَارِ دَعۡوَتِکَ اَشۡهَدُ اَنَّکَ وَ فَیۡتَ بِعَهۡدِ اللّٰهِ وَجَاهَدۡتَّ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ وَعَبَدۡتَّ اللّٰهِ مُخۡلِصًا حَتّٰی اَتٰیکَ الۡیَقِیۡنُ لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتۡکَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً خَذَلَتۡکَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اَلبَّتۡ عَلَیۡکَ وَ اَبۡرَءُ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی وَ اَسۡتَخَفَّ بِحَقِّکَ وَاسۡتَحَلَّ دَمَکَ بِاَبِیۡ اَنۡتَ وَ اُمِّیۡ یَآاَبَا عَبۡدِ اللّٰهِ لَعَنَ اللّٰهُ قَاتِلَکَ وَلَعَنَ اللّٰهُ خَاذِلَکَ وَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنۡ سَمِعَ وَ اعِیَتَکَ فَلَمۡ یُجِبۡکَ وَلَمۡ یَنۡصُرۡکَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنۡ سَبَانِسَآئَکَ اَنَآ اِلَی اللّٰهِ مِنۡهُمۡ بَرِیۡٓءٌ وَّمِمَّنۡ وِ الَاهُمۡ وَمَا لَا هُمۡ وَ اَعَانَهُمۡ عَلَیۡهِ وَاَشۡهَدُ اَنَّکَ وَالۡاَئِمَّةَ مِنۡ وُّلۡدِکَ کَلِمَةُ التَّقۡوٰی وَبَابُ الۡهُدٰی وَالۡعُرۡوَةُ الۡوُثۡقٰی

وَالْحُجَّةُ عَلیٰ اَهْلِ الدُّنیا وَاشْهَدُ اَنِّی بِکُمْ مُؤْمِنٌ وَّ بِمَنْزِلَتِکُمْ مُؤْقِنٌ وَّ لَکُمْ تَابِعٌ م بِذَاتِ نَفْسِی وَشَرَایِعِ دِیْنِی وَخَوَائِیمِ عَمَلِی وَ مُنْقَلَبِی فِی دُنْیَایَ وَاٰخِرَتِی

ترجمہ:۔اے معبُود! دُرود بھیج حسنؑ اور حُسینؑ پر جو تیرے بندے اور تیرے وَلی ہیں اور تیرے رسُولؐ کے فرزَند رحمت والے نواسے اور جنّت کے جوانوں کے سردار ہیں ان پر بہترین دُرود بھیج جیسی تو نے نبیوں اور رسُولوں کی اولاد میں سے کسی پر بھیجی ہو۔

اے معبُود! دُرود بھیج حضرت امام حَسنؑ علیہ السّلام پر جو نبیوں کے سردار کے فرزَند ہیں اور جانشین امیر المومنینؑ ہیں۔

سَلام ہو آپؑ پر اے فرزند رسولِؐ خُدا سَلام ہو آپؐ پر

اے سیّد الاوصیاء کے فَرزند میں گواہی دیتاہُوں کہ آپ فرزندِ امیر المومنینؑ ہیں امانتدار ہیں اللہ کے اور اس کے امین کے فرزند ہیں آپؑ نے زندگی بسر کی مظلومی کے ساتھ اور شہید ہو کر دُنیا سے گزر گئے۔اور میں گواہی دیتاہُوں کہ بیشک آپؑ امام ہیں پاک شُدہ ہدایت دینے والے اور ہدایت یافتہ ہیں۔

اے معبُود ! ان پر دُرود بھیج اور ان کے روح وجسم تک میری طرف سے اسی وقت پہنچا دے بہترین سَلام وتحیّت اے معبُود ! دُرود بھیج حُسینؑ ابن علیؑ پر جو مظلوم شہید ہیں جو قتل کئے گئے کافروں کے ہاتھوں۔

اور بدکاروں نے ساتھ چھوڑا

سلام ہو آپؑ پر اے ابو عبد اللہ سلام ہو آپؑ پر اے رسُولِؐ خُدا کے فرزند سلام ہو آپؑ پر اے

فرزند امیر المومنینؑ میں گواہی دیتا ہوں یقین کے ساتھ آپؑ امانتدار ہیں اللہ کے اور فرزند ہیں اس کے امین کے۔ آپؑ کو مظلوم حالت میں قتل کیا گیا اور شہید ہو کر آپؑ دُنیا سے گزر گئے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپؑ کے خون کا بدلہ لے گا اور پورا کرے گا اپنا وعدہ جو آپ سے کیا ہے نصرت کا اور مدد کا ہلاک کرنے کے لئے آپؑ کے دشمنوں کو اور آپؑ کی دعوت کے غالب ہونے کا میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ نے اللہ سے کیا ہوا عہد پورا کیا اور آپؑ نے جہاد کیا راہِ خُدا میں اور خلوص کے ساتھ اللہ کی عبادت کی یہاں تک کہ آپؑ کو موت آگئی جو یقینی ہے خدا کی لعنت اس گروہ پر جس نے آپ کو قتل کیا خدا لعنت کرے اس گروہ پر جس نے آپ پر گھیرا ڈالا اور میں بیزاری کا اظہار کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے سامنے جنہوں نے آپؑ کو جھٹلایا آپ کے حق کی پرواہ نہ کی اور آپ کا خون بہایا میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ہوں اے ابو عبداللہ خدا کی لعنت ہو آپ کے قاتل پر خدا لعنت کرے آپکو چھوڑ جانے والے پر اور خدا لعنت کرے اس پر جس نے آپ کی صَدائے استغاثہ سُنا اور لبیک نہیں کہا اور آپؑ کی مَدد نہیں کی اور خدا کی لعنت ہو اس پر جس نے آپکی عورتوں کو اسیر کیا میں اللہ کے سامنے ان لوگوں سے بیزار ہوں اور اُن سے بھی بیزار ہوں جو ان ظالموں کے دوست ان کے ساتھی اور ان کے مددگار ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اور وہ سب امام جو آپ کے اولاد میں سے ہیں سب کلمۂ تقویٰ بابِ ہدایت پائیدار سِلسلہ اور دُنیا والوں پر خدا کی حجت ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں آپؑ پر ایمان رکھتا ہوں اور آپؑ کے مرتبہ پر یقین رکھتا ہوں اور آپؑ کے تابع ہوں اپنے نفس کی ذات کیساتھ اور اپنے دین کی شریعت کے سَاتھ اور اپنے خاتمہ عمل کے ساتھ اور دُنیا و آخرت میں انجام کار کے ساتھ

## ﴿امام زین العابدین علیہ السلام پر صلوات﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ سَیِّدِالْعَابِدِیْنَ الَّذِی اسْتَخْلَصْتَہٗ لِنَفْسِکَ وَجَعَلْتَ مِنْہُ اَئِمَّۃَ الْھُدَی الَّذِیْنَ یَھْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِہٖ یَعْدِلُوْنَ اخْتَرْتَہٗ لِنَفْسِکَ وَطَھَّرْتَہٗ مِنَ الرِّجْسِ وَاصْطَفَیْتَہٗ وَجَعَلْتَہٗ ھَادِیًا مَّھْدِیًّا اَللّٰھُمَّ فَصَلِّ عَلَیْہِ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ ذُرِّیَّۃِ اَنْبِیَائِکَ حَتّٰی تَبْلُغَ بِہٖ مَا تَقَرُّبِہٖ عَیْنُہٗ فِی الدُّنْیَاوَالْاٰخِرَۃِ

اِنَّکَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ

ترجمہ:۔ اے معبود ! دُرود بھیج علیؑ ابن الحُسینؑ پر جو عبادت گزاروں کے سردار ہیں جنہیں تونے خاص کیا ہے اپنے لئے اور جن کے ذریت میں تونے ہدایت کے امام قرار دیئے ہیں جو حق کی ہدایت کرتے ہیں اور عدل سے فیصلے کرتے ہیں تونے ان کو اپنے لئے چُنا اور ان کو آلودگی سے پاک رکھا اور ان کو منتخب کیا اور ان کو ہدایت یافتہ رہبر بنادیا۔

پس اے معبود ! دُرود بھیج ان پر وہ بہترین دُرود جو تونے اپنے نبیوں میں سے کسی کی ذریت پر بھیجا ہے تاکہ اس دُرود سے دُنیا و آخرت میں ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوجائیں۔

بیشک تو غالب حکمت والا ہے۔

## ﴿امام مُحمّدباقر علیہ السلام پر صلوات﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ بَاقِرِ الْعِلْمِ وَ اِمَامِ الْھُدٰی وَقَائِدِ اَھْلِ التَّقْوٰی وَالْمُنْتَجَبِ مِنْ عِبَادِکَ

اَللّٰهُمَّ وَكَمَا جَعَلْتَهُ عَلَمًا لِّعِبَادِكَ وَمَنَارًا لِّبِلَادِكَ وَمُسْتَوْدَعًا لِّحِكْمَتِكَ وَمُتَرْجِمًا لِوَحْيِكَ وَاَمَرْتَ بِطَاعَتِهٖ وَحَذَّرْتَ مِنْ مَّعْصِيَتِهٖ فَصَلِّ عَلَيْهِ يَارَبِّ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰىٓ اَحَدٍ مِّنْ ذُرِّيَّةِ اَنْبِيَآئِكَ وَاَصْفِيَآئِكَ وَرُسُلِكَ وَاُمَنَآئِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

ترجمہ:۔ اے معبُود! دُرود بھیج محمدؑ بن علیؑ پر جو علم کے پھیلانے والے اور امامِ ہدایت ہیں اور پرہیز گاروں کے رہنما اور تیرے بندوں میں سے منتخب ہیں

اے معبُود! جس طرح تو نے انہیں قرار دیا نشانِ ہدایت اپنے بندوں کے لئے اور روشن منار بنایا اپنے شہروں کے لئے اور امانتدار بنایا اپنے حکمت کے لئے اور اپنے ولی کا ترجمان بنایا اور تو نے ان کی اطاعت کا حُکم دیا ہے اور ان کی نافرمانی سے منع کیا ہے

پس تو دُرود بھیج اے پروردگار بہترین دُرود جو تو نے اپنے نبیوں میں سے کسی ایک کی ذریت پر بھیجا ہو اور اپنے منتخب اور اپنے رسُولوںؑ اور اپنے امانتداروں کی ذریت میں سے کسی ایک پر اے پروردگار جہانوں کے۔

## ﴿امام جعفر صادق علیہ السلام پر صلوات﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَعْفَرِبْنِ مُحَمَّدِ نِ الصَّادِقِ خَازِنِ الْعِلْمِ الدَّاعِیْٓ اِلَيْكَ بِالْحَقِّ النُّوْرِ الْمُبِيْنِ اَللّٰهُمَّ وَكَمَا جَعَلْتَهٗ مَعْدِنَ كَلَامِكَ وَوَحْيِكَ وَخَازِنَ عِلْمِكَ وَ لِسَانَ تَوْحِيْدِكَ وَ وَلِیِّ اَمْرِكَ وَمُسْتَحْفِظَ دِيْنِكَ فَصَلِّ عَلَيْهِ اَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ عَلٰىٓ اَحَدٍ مِّنْ اَصْفِيَآئِكَ وَحُجَجِكَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

ترجمہ:۔ اے معبُود! دُرود بھیج جعفرؑ بن محمدؐ پر جو بہت سچے ہیں اور علم کے خزینہ دار ہیں تیری طرف حق کے ساتھ بلانے والے ہیں اور نورِ مبین کے ساتھ۔

اے معبُود! جس طرح تو نے ان کو قرار دیا اپنے کلام اور وحی کا سنبھالنے والا اپنے علم کا خزینہ دار اپنی توحید کا ترجمان اور اپنے امر کا وَلی اور اپنے دین کا مُحافظ بنایا ہے تو ان پر دُرود بھیج بہترین دُرود جو تو نے اپنے برگزیدہ بندوں میں سے اور اپنی حجتوں میں سے کسی ایک پر بھیجا ہے بیشک تو لائق تعریف صاحبِ بزرگی وَالا ہے۔

## ﴿امام موسیٰ کاظم علیه السلام پرصلوات﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْاَمِيْنِ الْمُؤْتَمَنِ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرِ نِ الْبَرِّ الْوَفِيِّ الطَّاهِرِ الذَّكِيِّ النُّوْرِ الْمُبِيْنِ الْمُجْتَهِدِ الْمُحْتَسِبِ الصَّابِرِ عَلَى الْاَذٰى فِيْكَ اَللّٰهُمَّ وَكَمَا بَلَّغَ عَنْ اٰبَآئِهِ مَا اسْتَوْدِ عَ مِنْ اَمْرِكَ وَنَهْيِكَ وَ حَمَلَ عَلَى الْمَحَجَّةِ وَكَابَدَ اَهْلَ الْعِزَّةِ وَالشِّدَّةِ فِيْمَا كَانَ يَلْقٰى مِنْ جُهَّالِ قَوْمِهِ رَبِّ فَصَلِّ عَلَيْهِ اَفْضَلَ وَ اَكْمَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِّمَّنْ اَطَاعَكَ وَنَصَحَ لِعِبَادِكَ اِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

ترجمہ:۔اے معبُود! دُرود بھیج امین اور امانتدار بنا گئے موسیٰؑ بن جعفرؑ پر جو نیک وفا شعار پاکیزہ مہذب نورِ مبین ہیں
کوشش کرنے والے تیرے حساب میں اور تیری راہ میں تکلیفوں پر صبر کرنے والے ہیں۔

اے معبُود! اور جس طرح انہوں نے اپنے بزرگان کی طرف سے سپرد شدہ تیرے امرو نہی

کو بیان کیا اور تیرے راہ میں تیرے بندوں کو آمادہ کیا اور بَرداشت کیں وہ مصیبتیں جو انہیں پہنچیں حاکموں سے جو صاحبان اقتدار اور سخت گیر تھے نیز اس میں وہ بھی شامل تھے جو ان کی قوم کے جاہل تھے۔ پروردگار! پس دُرود بھیج ان پر بہترین کامل ترین دُرود جو تونے اپنے کِسی بندہ پر بھیجا ہو۔ جِس نے تیری اطاعت کی اور نصیحت کی تیرے بندوں کو بیشک تو معاف فرمانے والا مہربان ہے۔

## ﴿امام علی رضا علیہ السلام پر صلوات﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ مُوْسَی الَّذِی ارْتَضَیْتَہٗ وَرَضَّیْتَ بِہٖ مَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِکَ اَللّٰھُمَّ وَکَمَا جَعَلْتَہٗ حُجَّۃً عَلٰی خَلْقِکَ وَقَائِمًا بِاَمْرِکَ وَنَاصِرًا لِّدِیْنِکَ وَشَھِدًا عَلٰی عِبَادِکَ وَ کَمَا نَصَحَ لَھُمْ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃِ وَدَعَااِلٰی سَبِیْلِکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسنَۃ فَصَلِّ عَلَیْہِ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰیٓ اَحَدٍ مِّنْ اَوْلِیَآئِکَ وَخِیَرَ تِکَ مِنْ خَلْقِکَ اِنَّکَ جَوَادٌ کَرِیْمٌ.

ترجمہ:۔اے معبُود! دُرود بھیج علیؑ بن موسیٰؑ پر جن کو تو نے پسند کیا۔ تو اپنے مخلوق میں سے جِس کو چاہے پسند کر لیتا ہے۔

اے معبُود! جِس طرح تونے ان کو اپنی مخلوق پر حجت قرار دیا ہے۔ اور قائم کیا اپنے اَمر پر اور اپنے دین کا مددگار اور اپنے بندوں پر گواہ بنایا اور جِس طرح کہ انہوں نے اپنے بندوں کو نصیحت کی ظاہر و باطن میں دعوت دی تیری راہ کی طرف حکمت، اور موعظہ حسنہ کے ذریعہ پس دُرود بھیج ان پر بہترین دُرود تونے اپنے دوستوں اور اپنے نیک بندوں میں سے کِسی ایک پر بھیجا ہو۔ بے شک تو بڑا سخی اور کرم کرنے وَالا ہے۔

## امام مُحَمّد تقی علیه السّلام پرصلوٰت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی عَلَمِ التُّقٰی وَ نُوْرِ الْھُدٰی وَمَعْدِنِ الْوَفَآءِ وَفَرْعِ الْاَزْکِیَآءِ وَخَلِیْفَةِ الْاَوْصِیَآءِ وَاَمِیْنِکَ عَلٰی وَحْیِکَ اَللّٰھُمَّ فَکَمَا ھَدَیْتَ بِہٖ مِنَ الضَّلَالَةِ وَاسْتَنْقَذْتَ بِہٖ مِنَ الْحَیْرَةِ وَ اَرْشَدْتَّ بِہٖ مَنِ اھْتَدٰی وَزَکَّیْتَ بِہٖ مَنْ تَزَکّٰی فَصَلِّ عَلَیْہِ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْ اَوْلِیَآئِکَ وَبَقِیَّةِ اَوْصِیَآئِکَ اِنَّکَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ

ترجمہ:۔ اے معبُود! دُرود بھیج محمدؑ بن علیؑ بن موسیٰؑ پر جوتقویٰ کی نشانی اور ہدایت کا نور وفا کے مرکز ومحور پاکیزہ لوگوں کی شاخ اوراوصیاء پیغمبر کے جانشین اور تیرے وحی کے امین ہیں۔ اے معبُود! پس جس طرح تونے انکے ذریعہ گمراہی سے نِکال کر ہدایت دی اوران کے ذریعہ تونے نجات دی حیرانی سے۔اور ہدایت کی تونے ان کے سبب سے اس کی جس نے ہدایت چاہی اوراسکو پاک کیا انکے سبب سے جس کولائق تزکیہ پایا۔

پس دُرود بھیج ان پر سب سے بہترین دُرود جوتونے اپنے اولیاء میں سے اور تیرے بقیہ اوصیاء میں سے کسی ایک پر بھیجاہو۔

بیشک توہی زبردست حکمت والا ہے۔

## امام علی نقی علیه السّلام پرصلوٰت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّصِیِّ الْاَوْصِیَآءِ وَاِمَامِ الْاَتْقِیَآءِ وَخَلَفِ اَئِمَّةِ الدِّیْنِ وَالْحُجَّةِ عَلَی الْخَلَائِقِ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰھُمَّ کَمَا جَعَلْتَهٗ نُوْرًا

يَّسْتَضِيُّ بِهِ الْمُؤْمِنُوْنَ فَبَشَّرَ بِالْجَزِيْلِ مِنْ ثَوَابِكَ وَاَنْذَرَ بِالْاَلِيْمِ مِنْ عِقَابِكَ وَحَذَّرَ بَاْسَكَ وَذَكَّرَ بِاٰيَاتِكَ وَاَحَلَّ حَلَالَكَ وَحَرَّمَ حَرَامَكَ وَبَيَّنَ شَرَائِعَكَ وَفَرَايِضَكَ وَحَضَّ عَلٰى عِبَادَتِكَ وَاَمَرَ بِطَاعَتِكَ وَنَهٰى عَنْ مَّعْصِيَتِكَ فَصَلِّ عَلَيْهِ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْ اَوْلِيَآئِكَ وَذُرِّيَّهِ اَنْبِيَائِكَ يَآ اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ.

ترجمہ:۔اے معبُود! دُرود بھیج علیؑ بن محمدؑ پر جو جانشینِ اوصیاء ہیں اور امام ہیں متقیوں کے اور آئمہ دین کے قائم مقام اور ساری مخلوقات پر تیرے حجت ہیں۔

اے معبُود! جس طرح تو نے ان کو نور بنایا جس سے مومنین نور حاصل کرتے ہیں اور انہوں نے بشارت دی لوگوں کو عظیم ثواب کی اور ڈرایا تیرے سخت ترین عذاب سے

اور خوف دلایا تیری سزا سے اور تیرے آیتوں کے ذریعہ نصیحت کی اور تیرے حلال کو حلال اور تیرے حرام کو حرام رکھا۔اور بیان کیا تیرے شریعت کے احکام اور تیرے عائد کردہ فرائض کو اور تیری عبادات پر ابھارا اور تیری اطاعت کا حکم دیا اور تیری نافرمانی سے منع کیا۔

پس دُرود بھیج سب سے بہترین دُرود جو تو نے بھیجا ہے اپنے اولیاء میں سے کسی پر اور اپنے نبیوں کی اولاد میں سے کسی ایک پر اے جہانوں کے معبُود

## امام حَسَنُ عسکری علیه السّلام پر صلوات

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ نِ الْبَرِّ التَّقِيِّ الصَّادِقِ الْوَفِيِّ النُّوْرِ الْمُضِيِّ خَازِنِ عِلْمِكَ وَالْمُذَكِّرِ بِتَوْحِيْدِكَ وَوَلِيِّ اَمْرِكَ

وَخَلَفِ اَئِمَّةِ الدِّیْنِ الْهُدَاةِ الرَّاشِدِیْنَ وَالْحُجَّةِ عَلٰۤی اَهْلِ الدُّنْیَا فَصَلِّ عَلَیْهِ یَارَبِّ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰۤی اَحَدٍ مِّنْ اَصْفِیَآئِکَ وَحُجَجِکَ وَاَوْلَادِ رُسُلِکَ یَا اِلٰهَ الْعَالَمِیْنَ .

ترجمہ:۔اے معبُود! دُرود بھیج حسنؑ بن علیؑ بن محمدؑ پر جو نیک پرہیز گار بہت سچّے وفادار چمکتا ہوا نُور اور تیرے علوم کے خزینہ دار ہیں۔

اور تیرے توحید کے یاددلانے والے اور تیرے ولی امر اور تیرے جانشین ہیں آئمہ دین کے صاحبانِ ہدایت صاحبانِ رشد ہیں۔

اور دُنیا والوں پر تیری حُجت ہیں پس دُرود بھیج ان پر اے پروردگار بہترین دُرود جو تو نے بھیجا ہے اپنے منتخب بندوں میں سے۔

اور حجّتوں میں سے اور اپنے رسُولؐ کی اولاد میں سے کسی ایک پر اے معبُود جہانوں کے۔

## ﴿امام العصر مهدی هادی علیه السّلام پر صلوات﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی وَلِیِّکَ وَابْنِ اَوْلِیَآئِکَ الَّذِیْنَ فَرَضْتَ طَاعَتَهُمْ وَاَوْجَبْتَ حَقَّهُمْ وَ اَذْهَبْتَ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرْتَهُمْ تَطْهِیْرًا اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُ وَانْتَصِرْبِهٖ لِدِیْنِکَ وَانْصُرْبِهٖ اَوْلِیَآئَکَ وَاَوْلِیَآئَهٗ وَشِیْعَتَهٗ وَاَنْصَارَهٗ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ شَرِّ کُلِّ بَاغٍ وَّطَاغٍ وَّ مِنْ شَرِّ جَمِیْعِ خَلْقِکَ وَاحْفَظْهُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ یَّمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَاحْرُسْهُ وَامْنَعْهُ اَنْ یُّوصَلَ اِلَیْهِ بِسُوْءٍ وَّ احْفَظْ فِیْهِ رَسُوْلَکَ وَاٰلَ

رَسُولِکَ وَاظْھِرْ بِهِ الْعَدْلَ وَاَیِّدْهُ بِالنَّصْرِ وَالنصُرْ نَاصِرِیْهِ وَاخْذُ لْ خَاذِلِیْهِ وَاقْصِمْ بِهٖ

جَبَابِرَةَ الْکُفْرِ وَاقْتُلْ بِهِ الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ وَجَمِیْعَ الْمُلْحِدِیْنَ حَیْثُ کَانُوْا مِنْ مَّشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَامْلَأْبِهِ الْاَرْضَ عَدْلًا وَّ اَظْهِرْ بِهٖ دِیْنَ نَبِیِّکَ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ وَاجْعَلْنِی اللّٰھُمَّ مِنْ اَنْصَارِهٖ وَاَعْوَانِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَشِیْعَتِهٖ وَاَرِنِیْ فِیْ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَّا یَاْ مُلُوْنَ وَفِیْ عَدُوِّ هِمْ مَا یَحْذَ رُوْنَ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِیْنَ.

ترجمہ:۔اے معبُود! دُرود بھیج اپنے وَلی پر اور اولیاء کے فرزند پر جن کی اطاعت تو نے لازم قرار دیا ہے اور جن کے حق کو واجب کیا۔

اور جن سے ناپاکی کو دُور رکھا ہے اور جن کو پاک رکھا ہے جو پاک رکھنے کا حق ہے۔

اے معبُود! ان کی مدد کر اور ان کے ذریعہ اپنے دین کی مدد کر اور ان کے ذریعہ اپنے اور ان کے دوستوں ۔انکے شیعوں اور ناصروں کی مدد کر اور ہم کو انہی میں سے قرار دے۔اے معبُود! اپنی پناہ میں ہر ستمگار اور سرکش کے شر سے اور اپنے مخلوق کے شر سے اور ان کو محفُوظ رکھ ان کے سامنے اور ان کے پیچھے اور ان کے داہنے اور ان کے بائیں سے اور حفاظت کر ان کی اور نگہبانی کر ان کی تا کہ نہ پہنچ سکے کوئی بُرائی ان تک اور ان کے ذریعہ اپنے رسُولؐ کے حق کو محفوظ فرمَا اور ظاہر کر دے ان کے سبب سے عدل کو اور ان کی مدد فرما اپنے نصرت سے اور مدد فرمَا ان کے مدد گاروں کی اور ذلیل کر ان لوگوں کو جو انکا ساتھ نہ دے اور کمر توڑ دے انکے سبب سے سرکشوں کے کفر کی۔اور ان کے ذریعہ کافروں مُنافقوں اور تمام منکروں

کو قتل کر دے چاہے جہاں بھی ہوں زمین کے مشرق میں یا مغرب میں خشکی میں یا تری میں اوران کے ذریعہ زمین کو عدل سے بھردے

اوران کے ذریعہ سے اپنے نبیؐ کے دین کو غالب فرما ان پر اوران کی آل پر سلام ہو۔اے معبُود! مُجھ کو انکے ناصروں اور مدد گاروں اور تابعین اور شیعوں میں قرار دے اور مُجھ کو دکھادے آلِ محمدؐ کے بارے میں وہ چیز جس کی اُنہیں اُمید ہے اوراُن کے دشمنوں کے اندر اس حالت کو دکھادے جس سے وہ بچنا چاہتے ہیں۔ اے خدائے برحق ایسا ہی ہو۔

## صلوات اور دیدارِ امام زمانہ علیہ السلام

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔جو شخص نمازِ صبح ونمازِ ظہر کے بعد کہتا ہے ''**اللھمّ صَلّ علیٰ محمدٍ و آلِ محمدٍ و عجِّل فرجَھُم**'' تو وہ اس وقت تک نہیں مرسکتا۔جب تک کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا دیدار اور ملاقات نہ کرلے۔ اوراس دُرود کا ثواب ۷۲ رکعات نمازوں کے برابر ہے (فضائل صلوات صہ۴۴، سفینۃ البحار)

## ایک مرتبہ صلواۃ بھیجنا

## بیس ہزار سال کی اطاعت گذاری سے بہتر

اللشرح فضائل صلواۃ صہ ۹۶ پر تحریر ہے کہ ایک مرتبہ صلواۃ بھیجنا بیس ہزار سال کی اطاعت گذاری سے بہتر ہے۔بعض کتابوں میں آیا ہے کہ شبِ معراج جب رسولِ خُدا صلیّ اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم آسمانِ چہارم پر پہنچے تو آپؐ نے ایک فرشتے کو دیکھا جس کے سامنے

ایک تختی رکھی ہوئی ہے اور وہ اس تختی کو دیکھ رہا ہے اس کے دیکھنے سے آنکھیں چکا چوند ہو رہی ہیں۔ آنکھوں میں چمک سے آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں اس وجہ سے وہ آنحضرتؐ کی تعظیم کے لیئے نہ اُٹھ سکا۔ جبرائیلؑ نے اپنے پر پھڑ پھڑائے تو وہ ملک آیا اور اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی رکاب کا بوسہ دیا اور عرض کی یا حضرتؐ مجھے معاف فرمائیں کہ میں آپؐ کی تعظیم کو نہ اُٹھ سکا۔ اس لیئے کہ اس تختی سے اس قدر نور ساطع تھا کہ میں آپؐ کو نہ دیکھ سکا۔

آنحضرتؐ نے پوچھا لوح پہ کیا لکھا ہوا ہے۔؟ اس فرشتے نے جواب دیا سرکارؐ اس تختی پر تحریر ہے!

**" لا الٰہ الا اللہ محمّدؐ رسول اللہ علی ولی اللہ "**

پھر اس ملک نے کہا یا حضرتؐ میں نے دو رکعت نماز ادا کی ہے جس کی کیفیت یہ ہے کہ میں نے یہ نماز امرِ خُدا سے بیس ہزار سال میں ادا کیاہ۔ پانچ ہزار سال تک اس نماز کے قیام میں رہا۔ پھر پانچ ہزار سال تک رکوع میں رہا۔ پھر پانچ ہزار سال تک سجدہ میں رہا۔ بقیہ پانچ ہزار سال میں تشہد ادا کیئے۔

میں نے اس طولانی نماز کا ثواب آپؐ کو عطا فرمایا۔ آپ اس کے عوض میری گستاخی (تعظیم کے لیئے نہ اُٹھنا) معاف فرمادیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا مجھے تیری اطاعت کی ضرورت نہیں۔ اس ملک نے فرمایا میں نے اس کا ثواب آپکی اُمّت کو بخشا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا میرا خیال ہے میری اُمّت کو بھی اس کی ضرورت نہیں۔ خُدا کی قسم میری اُمّت کے بندۂ عاصی کا بھی ایک مرتبہ مجھ پر صلوات پڑھنے کا ثواب تیری بیس ہزار سال کی اطاعت سے بہتر ہے۔ (شرح فضائل صلوات)

## جو دس مرتبہ درود بھیجے

## اللہ تعالےٰ ہزار مرتبہ رحمت نازل کرتا ہے

اسحاق بن فروخ مولاؔ آلِ طلحہ کہتے ہیں کہ امام جعفرِ صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اے اسحاق ابن فروخ! جو شخص محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پر دس ۱۰/ مرتبہ درود بھیجے تو خُدا اس پر ایک ہزار مرتبہ رحمت نازل کرتا ہے۔ اور ملائکہ اس کے لیئے ایک ہزار دفعہ استغفار پڑھتے ہیں کیا تم نے نہیں سُنا کہ خُدائے تعالےٰ فرماتا ہے هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَ مَلٰئِکَتُهٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ط وَ کَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْماً ۵

## سو (۱۰۰) صلوات بھیجنے کا ثواب

کتاب ثواب الاعمال صہ ۱۷۱ شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے (بحذف اسناد) ابو عبداللہ امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا ''کیا میں تمہیں ایسی چیز کی تعلیم نہ دوں کہ جس کی وجہ سے اللہ تعالےٰ تمہارے چہرے کو جہنّم کی حرارت سے بچائے۔؟ راوی کہتا ہے : میں نے کہا ضرور بتائیے۔ امامؑ نے فرمایا '' نماز فجر کے بعد سو دفعہ کہو : اللھم صلی علیٰ محمّدؐ وٰالِ محمّدؐ (پروردگار رحمت نازل فرما محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پر) تو اللہ تعالےٰ تمہارے چہرے کو جہنّم کی آگ سے بچائے گا (ثواب الاعمال صہ ۱۷۱)

راوندی کتاب نوادر میں رسولؐ خُدا سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔

''جو کوئی مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے خُدا اس کی سو حاجتوں کو پورا کرے گا۔''

# وہ صلوات جو دس ہزار صلوات کے برابر ہے

''اللھم صلِّ علیٰ سیدنا نبینا محمد و آلہٖ ما اختلِفُ الملوان و تعاقُب العصران وَکرّ الجَدیدان و استقبَلَ الفرقدان و بلّغ روحة و اروح اھل بیةِ مِنی التحّیة وَ السلام ''۔ (امانی طوسی علیہ الرحمہ)

ایک شخص محمود سبکتگین کے پاس گیا اور اس نے کہا ''کافی عرصہ سے چاہتا تھا کہ خواب میں آنحضرتؐ کی زیارت کا شرف حاصل کروں اور اپنا دردِ دل بیان کروں تاکہ سرکارؐ کرم فرمائیں۔ گذشتہ شب مجھے یہ سعادت حاصل ہوئی اور میں نے آنحضرتؐ کے دیدارِ مبارک کا شرف حاصل کیا اور عرض کیا۔! یارسولؐ اللہ ایک ہزار درہم کا مقروض ہوں اور ادا نہیں کر پا رہا ہوں مجھے ڈر ہے کہ کہیں موت آجائے اور یہ قرض میری گردن پر باقی رہے، آنحضرتؐ نے فرمایا۔! محمود سبکتگین کے پاس جا کر اس سے اپنی رقم لے لو۔ میں نے عرض کیا! ہوسکتا ہے کہ انہیں میری بات پر یقین نہ آئے اور وہ مجھ سے نشانی پوچھیں۔ فرمایا۔! ان سے کہنا نشانی یہ ہے کہ وہ مجھ پر شب کے شروع میں (۳۰) تیس ہزار مرتبہ اور شب آخر میں (۳۰) تیس ہزار مرتبہ صلوات بھیجتے ہیں۔

محمود بادشاہ یہ خواب سُنکر رونے لگے اور انہوں نے تصدیق کی اور قرض ادا کردیا اور مزید ایک ہزار درہم دیئے۔ بادشاہ کے اطراف بیٹھنے والے افراد تعجب کرنے لگے اور انہوں نے کہا۔ اےئ بادشاہ سلامت! آپ اس کی باتوں کی کس طرح تصدیق کرتے ہیں حالانکہ ہم شب کے شروع اور آخر میں آپ کے ساتھ رہتے ہیں مگر ہم نے آپ کو صلواۃ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور اگر کوئی شخص رات دن صلوات پڑھنے میں مشغول ہو تب بھی ساٹھ (۶۰) ہزار مرتبہ صلوات نہیں پڑھ سکتا۔

محمود بادشاہ نے کہا۔ میں نے علماء سے سُنا ہے کہ جو شخص اس صلوات کو پڑھے گا تو اسطرح ہے کہ جیسے اس نے دس (۱۰) ہزار مرتبہ صلوات پڑھی ہو اور میں تین مرتبہ شب کے شروع میں اور تین مرتبہ شب کے آخر میں صلوات پڑھتا ہوں اور یہ شخص جو آنحضرتؐ کا پیغام لیکر آیا ہے یہ سچ کہہ رہا ہے اور یہ میرے آنسو خوشی میں ہیں۔ (امالی شیخ طوسی علیہ الرحمہ)

## دُرود رات کے وقت

(قطرہ فی البحار) مناقبِ اہلبیتؑ صہ ۷۰ ا پر تحریر ہے کہ محدث نوری کتاب شفاء الاسقام سے محمد بن سعید کی روایت نقل کرتے ہیں کہ میں اپنے آپ سے وعدہ کیا ہوا تھا کہ ہر روز سونے سے پہلے معیّن مقدار میں محمّدؐ وآلِ محمّدؐ علیہم السلام پر دُرود بھیجا کروں گا۔ ایک رات میں نے عالمِ رویا میں رسولِ خُداؐ کو دیکھا کہ ہمارے کمرے میں تشریف لائے ہیں حضرتؐ کے نورِ اقدس سے تمام گھر منور ہوگیا۔ حضورؐ نے فرمایا تم مجھ پر اور میری آلؑ پر دُرود بھیجتے ہو آنحضرتؐ نے میرے چہرے کو بوسہ دیا۔ میں نے خوشی کے عالم میں بیدار ہوا اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کیا۔ گھر کے تمام کمرے اسی طرح خوشبودار ہو چکے تھے گویا وہاں پر مشک وعنبر کی خوشبو چھڑکی گئی ہو۔ اور یہ خوشبو آٹھ دنوں تک میرے چہرے سے آتی رہی' اور ہر کوئی اس سے بہرہ مند ہوتا تھا۔ (دارالسلام: ۱۸۸/۲)

## حضرت ابراہیم علیہ السلام اور دُرود

آیت اللہ سید احمد مستنبط قدس سرہ نے مناقبِ اہلبیتؑ (قطرہ فی البحار) میں شیخ صدوق علیہ الرحمہ "علل الشرائع" میں امام ہادی علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ خُدائے تعالےٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا کیونکہ ابراہیم علیہ السلام محمّدؐ و آلِ محمّدؐ علیہم السلام پر بہت زیادہ دُرود بھیجا کرتے تھے۔

# اپنی مُرادوں کے عقدہ ہونے کیلئے آزمودہ صلوات

## (۱) ذاتی گھر کے حصول کے لئیے

اگر کوئی اپنا ذاتی گھر چاہتا ہو تو اس دُرودِ شریف کو جمعہ کے دِن بعد نماز عصر ایک ہزار مرتبہ پڑھکر اللہ سے دُعا کرے تو وہ اپنے لطف و کرم سے ذاتی گھر کا انتظام کردے گا۔ اور رہائیش کے سلسلے میں کبھی بھی وہ محتاج نہیں ہوگا۔ نیز بے شمار روحانی فوائید اس دُرودِ شریف میں پنہاں ہیں۔ لہٰذا روزآنہ ہر نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ ورد جاری رکھے انشاء اللہ انعاماتِ الٰہی ضرور میسّر ہوں گے۔صلوات یہ ہے ۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدِ ن الِنَبِیِّ الاُمِّیِ وَعَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ".

(۲) ایک اور بہت زیادہ تجربہ شدہ ورد حضرت ابوالفضل العباس علیہ السلام کی مادرِ گرامی حضرت اُمّ البنین علیہا السلام سے توسل کرنا ہے کہ جو کہ (۴۰) دن تک رہے اس طرح کہ ہر روز (۱۳۵) مرتبہ صلوات پڑھ کر ان کی روحِ پاک کو ہدیہ کرے

(۳) ایک بہت زیادہ قابلِ توجہ ورد حضرت مسلمؑ بن عقیلؑ سے توسل کرنا ہے اسطرح کہ (۴۰) دن پوری توجہ کے ساتھ (۱۷۰) مرتبہ صلوات پڑھکر ان کی روحِ پاک کو ہدیہ کرے۔

(۴) ایسے حوادث و واقعات کے رونما ہونے کے وقت جو کہ آپ کو غم و اندوہ میں مبتلا کردیں۔ حضرت رسولِؐ خُدا سے توسل کرنا بہترین پناہ گاہ ہے۔ آنحضرتؐ سے توسل کیلئے (۴۰) دن ہر روز (۹۲) مرتبہ یا (۱۳۲) مرتبہ اسطرح درود پڑھے۔

بہت مجرب ہے ۔

"اللھم صل عَلَی النبیّ الرحمۃِ و شفیع الامۃِ و کاشِفِ الغمّۃِ محمد و آلہٖ اجمعین"۔

(۵) حضرت رسولِ خُداؐ فرماتے ہیں۔! جوشخص نمازِ ظہر کے بعد سو مرتبہ صلوات پڑھے گا خداوندعالم اسے تین جزا دے گا۔ پہلی یہ کہ وہ مقروض نہیں ہوگا اور مقروض ہوگا تو خداوندعالم اس کا قرض ادا کرے گا۔ دوسری یہ کہ اللہ اس کے ایمان کو محفوظ رکھے گا کہ یہ سب سے بڑی بخشش ہے۔ تیسری یہ کہ قیامت کے دن دی گئی نعمتوں کے بارے میں اس سے سوال نہیں کرے گا۔

(۶) چالیس (۴۰) دن معصومینؑ میں سے کسی ایک نام کے عدد کے برابر صلوات بھیجے اور اس کا ثواب آنجناب کی رُوحِ پاک کو ہدیہ کرے انشاءاللہ مقصد پورا ہوگا

(۷) مومنینِ کرام پریشانی کے وقت (۶۹) انہتر مرتبہ صلوات پڑھکر اس کا ثواب حضرت شہزادی زینبؑ سلام اللہ علیہا کی رُوحِ پاک کو ہدیہ کرے اور تقریباً ساڑھے تین روپے صدقہ دے

(۸) حاجات کی برآوری کیلئے (۱۳۳۳) مرتبہ صلوات پڑھکر اس کا ثواب اگر حضرت عباسؑ ابنِ علی علیہ السلام کی رُوحِ پاک کو ہدیہ کرے یہ مسلسل کم از کم (۲۱) دن کرے

(۹) آنحضرتؐ فرماتے ہیں! جوشخص شبِ جمعہ دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور سلام کے بعد کہے۔

"اللھم صل علی النبی العربی و آلہٖ"۔

تو اس کا حزن وملال دُور ہوگا۔

(۱۰) آنحضرتؐ فرماتے ہیں: جوشخص مجھ پر ہر روز صبح وشام دس دس مرتبہ صلوات پڑھتا ہے تو میں اسے وہ چیز دیتا ہوں جس کی اسکو ضرورت ہوتی ہے۔ (شرح فضائل صلوات ص ۱۲۷)

# یہودی ماقبلِ اسلام

" وَإِذْ نَجَّيْنَاكُم مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ وَفِي ذَٰلِكُم بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ " (سورہ بقرہ آیت ۴۹)

''اس وقت کو یاد کرو جبکہ ہم نے تم کو آلِ فرعون کے ہاتھوں سے نجات دی جو کہ تم کو سخت عذاب (تکلیف) پہنچاتے تھے کہ تمہارے بیٹیوں کو ذبح کر ڈالتے تھے اور عورتوں کو زندہ رکھتے تھے۔ اور اس امر میں تمہارے پروردگار کی طرف سے بڑی آزمائش تھی۔''

امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل تم اس وقت کو یاد کرو جبکہ ہم نے تم کو یعنی تمہارے اسلاف کو قومِ فرعون کے ہاتھوں سے چھڑایا اور (آلِ فرعون وہ لوگ تھے جو فرعون کے مذہب اور دین کی قرابت کے سبب اس سے منسوب تھے) کہ وہ تم کو سخت عذابوں میں مبتلا کرتے تھے اور بڑی بڑی تکلیفیں پہنچاتے تھے۔ منجملہ ان عذابہائے شدیدہ کے جو فرعون کے ہاتھ سے بنی اسرائیل کو پہنچتے تھے۔ یہ تھے کہ ان کو عمارتوں کے بنانے اور مٹی گارے کے کاروبار کی تکلیف دیتا تھا اور بھاگنے کے خوف سے پاؤں میں بیڑیاں ڈالنے کا حکم دیا تھا۔ اسی حال میں سیڑھیوں کی راہ کوٹھیوں پر گارا لے کر چڑھا کریں۔ بعض وقت کوئی سیڑھیوں پر سے گر پڑتا تھا یا تو فوراً مرتا تھا یا اس کو سخت چوٹ آتی اور وہ لوگ ان کے گرنے اور مرنے کی کچھ پرواہ نا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ پر یہ وحی نازل کی کہ اے موسیٰؑ ان سے کہدو کہ وہ محمّدؐ و آلِ محمّدؐ پر دُرود بھیجے بغیر کسی کام کو شروع نہ کیا کریں تا کہ یہ کام ان پر سھل معلوم ہو اور جو کوئی دُرود بھیجنا بھول جائے اور گر کر مجروح ہو جائے اس کے لیئے حُکم دیا تھا کہ اگر اس کو ممکن ہو تو خود دُرود بر محمّدؐ و آلِ محمّدؐ اپنے اوپر پڑھے اگر اس سے نہ ہو سکے

تو کوئی دوسرا اُس پر پڑھے۔ جب ایسا کیا جائے گا تو وہ فوراً تندرُست ہو جائیگا اور اسکو گرنے سے کچھ ضرر نہ پہنچے گا۔ الغرض وہ ایسے ہی کرتے تھے اور صحیح و سالم رہتے تھے۔

"یُذَبِّحُونَ اَبْنَاءَ کُمْ" "تمہارے بیٹیوں کو ذبح کرتے تھے"

امام حَسن عسکری علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس کا باعث یہ تھا کہ فرعون کو جتلایا گیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ تیری ہلاکت اور تیری سلطنت کا زوال اس کے ہاتھ سے وقوع میں آئیگا اس لئیے اس نے حُکم دیا تھا کہ بنی اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہو قتل کیا جائے۔ یہ حال دیکھکر عورتیں دائیوں کو رشوت دیتی تھیں تا کہ انکی وہ چُغلی نہ کھائیں اور ان کے حمل کے ایّام پورے ہو جائیں۔

جب بچّہ پیدا ہوتا تھا تو اُس کو جنگل میں یا کسی پہاڑ کے غار یا کسی اور پوشیدہ مقام میں ڈال دیا کرتی تھیں اور اس پر دس ۱۰/ بار دُرود بر محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پڑھکر دم کیا کرتی تھیں۔ اسکی برکت سے پروردگارِ عالم ایک فرشتے کو اس لڑکے کی پرورش کے لئیے مقرّر فرماتا تھا اور اسکی ایک انگلی سے دودھ پیدا ہوتا تھا جس کو وہ چوستا تھا اور دوسری انگلی سے نرم کھانا نکلتا تھا جو اسکی غذا بنتا تھا۔ یہاں تک کہ اسی طرح بنی اسرائیل نے پرورش پائی اور اس ترکیب سے جن بچّوں نے پرورش پائی اور سلامت رہے ان کی تعداد قتل شدہ بچّوں کی تعداد سے بہت زیادہ تھی۔

وَیَسْتَحْیُونَ نِسَاءَ کُمْ اور تمہاری عورتوں (یعنی لڑکیوں) کو زندہ رکھتے تھے۔ یعنی اُن کو نہ مارتے تھے بلکہ اپنی لونڈیاں بناتے تھے۔ تب بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جا کر فریاد کی کہ وہ ہماری بیٹیوں اور بہنوں کو اپنی بیویاں بناتے ہیں اس وقت اللہ تعالیٰ نے ان لڑکیوں کو حُکم دیا کہ جب ان کی نسبت اس قسم کا اِرادہ کیا جائے تو وہ محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پر دُرود بھیجا کریں۔ القصّہ خُدا ان عورتوں سے فرعونیوں کے شر کو دور کرتا تھا کہ یا تو ان کو کسی شغل میں مشغول کر دیتا یا کسی بیماری حادثے میں گرفتار کرتا یا

اُس پر کوئی خاص لُطف فرماتا پس کوئی عورت بنی اسرائیل سے انکی زوجیت میں نہ آئی بلکہ حق تعالیٰ نے محمّدؐ و آلِ محمّدؐ پر دُرود بھیجنے کی برکت سے ان عورتوں سے اس فعلِ بد کو دُور کیا۔ پھر خُدا فرماتا ہے اور تم کو اس بلا سے نجات دینے میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے لیئے بڑی بھاری نعمت تھی۔

خلاصہ کلام یہ کہ اللہ تعالیٰ اولادِ یعقوبؑ سے فرماتا ہے کہ جب تمہارے باپ دادا پر سے محمّدؐ و آلِ محمّدؐ پر دُرود بھیجنے سے بلائیں رَد اور خفیف ہو جاتی تھیں تو کیا اِتنا نہیں سمجھتے کہ اب جب تم ان کو مشاہدہ کرو اور اُن پر ایمان لاؤ تو خُدا کی نعمتیں تم پر زیادہ ہوں گی اور اس کا فضل بوجہ اتم تمہارے شاملِ حال ہوگا۔ (تفسیرِ امام حَسن عسکریؑ صہ ۱۱۴)

## دُرود پڑھ کر نومولود کو بچاتے تھے

آیت کے اس حصّہ کی تفسیر ''یُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَ كُمْ'' (سورۂ بقرہ آیت ۴۹) ''تمہارے بیٹیوں کو قتل کرتے تھے'' کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ اُن کی عورتوں میں سے جو کوئی بھی حاملہ ہوتی تو دائی کو رشوت دیتے تھے تاکہ کسی کو نہ بتلائے' یوں مدتِ حمل مکمّل ہو جاتی تھی' جب بچّہ پیدا ہوتا تو اسے صحرا میں' یا کسی پہاڑ کے سوراخ میں' یا کسی اور مقام پر چھوڑ آیا کرتے تھے اور دس مرتبہ محمّدؐ و آلِ محمّدؑ علیہم السلام پر درود بھیجتے تھے۔ جس کے سبب خُدائے تعالےٰ ایک فرشتے کو اس بچّے پر مامور کرتا تھا کہ اس ک تربیت کرے۔ وہ بچّہ ایک انگلی سے دودھ پیتا تھا اور دوسری انگلی سے نرم غذاء کھاتا تھا۔ اس طرح سے بنی اسرائیل کی قوم بڑھتی رہی۔ جتنی تعداد ان کی بچی وہ اس تعداد سے کہیں زیادہ تھی جو قتل ہوئی۔

## بنی اسرائیل دُرود پڑھکر اپنی عورتوں کو بچاتے تھے

تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام میں اس آیت کی " وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَ كُمْ "
(سورۂ بقرہ آیت ۴۹) " تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے تھے۔" کے ذیل میں فرماتے ہیں عورتوں کو باقی رکھتے تھے اور اپنی کنیزیں بنالیتے تھے' یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور گریہ و نالہ کرنے لگے ' اور کہا کہ ہماری بہنوں اور بیٹیوں کو کام پر لگائے رکھتے ہیں اور ان سے خدمت کرواتے ہیں لہٰذا مدد فرمایئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ محمدؐ و آلِ محمدؐ علیہم السلام پر درود بھیجا کرو تا کہ اس مصیبت سے نجات حاصل کرو۔

## دریائے نیل کا شگافتہ ہونا

امام حسن عسکری علیہ السلام اس آیت کی تفسیر" وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنجَيْنَاكُمْ " (سورۂ بقرہ آیت ۵۰) "جب ہم نے دریا کو چیرا اور تمہیں نجات دی" کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰؑ دریا کے کنارے پہنچے تو خُدائے تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اپنی قوم سے کہو۔ میری توحید کی تجدید کریں۔ اپنے دلوں کے ساتھ مخلوق کے سردار محمدؐ کی نبوت کا اقرار کریں۔ اور ان سے کہو یہ کہیں کہ خُدایا ہمیں یہ دریا عبور کرنے کی ہمّت عطا فرما۔ اور محمدؐ و آلِ محمدؐ علیہم السلام پر دُرود پڑھیں اگر ایسا کرو گے تو دریا کا پانی زمین کی طرح ہو جائے گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو یہ دستور دیا تو انہوں نے جواب میں کہا ہمیں جو اچھا نہیں لگتا اسے بجالانے کا حُکم دیتے ہو۔ آیا موت کے علاوہ اور کوئی ڈر تھا کہ ہمیں فرعون سے بھگا کر لائے ہو۔ ؟ اب آپ ہمیں موجیں مارتے ہوئے دریا کے سامنے یہ کلمات

پڑھنے کا حُکم دیتے ہو۔ معلوم نہیں ہمارے سر پر اب کون سی مصیبت آئے گی۔ کالبؑ بن یوحنا جو گھوڑے پر سوار تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ کوئی بڑی بات نہیں کہ یہ دریائی خلیج چار فرسخ لمبی ہو۔ کیا خُدا نے آپ کو یہ حُکم فرمایا ہے کہ ان کلمات کو پڑھکر اس میں داخل ہو جائیں۔

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں! اس نے عرض کیا! آپ بھی ہمیں یہی حُکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا: ہاں ! اس وقت وہ کھڑا ہوا۔ اوراس نے خُدا کی توحید، محمدؐ کی نبوت اور امیر المومنین علیہ السلام اوران کی آلِ اطہار علیہم السلام کی ولایت کا اقرار کیا اوران کے ساتھ اپنے عہد کی تجدید کی پھر یہ عرض کیا۔

”اللھم بجاھھم جوزنی علی متن ھذا الماء “

”اے خُدا تجھے ان عظیم ہستیوں کا واسطہ دیتا ہوں مجھے اس پانی کے اوپر سے گزار دے“

اس کے بعد اپنے گھوڑے کو پانی کے اندر لے گیا اور پانی کے اوپر چلنے لگا پانی ایسے ہو گیا جیسے نرم اور ہموار مٹی ہو، یہاں تک کہ سمندر کے کنارے تک چلا گیا۔ پھر جلدی سے واپس آیا اور بنی اسرائیل سے کہنے لگا۔

اے گروہِ بنی اسرائیل ! پیغمبرؐ موسیٰ علیہ السلام کی اطاعت کرو۔

”فما ھذا الدعا الا مفتاح ابواب الجنان مغالیق ابواب النیران و متنزل الا رزاق والجالب علی عباد اللّٰہ و امائہ رضاء الرحمان المھیمن الخلاق “

”یہ وہ دُعا جس کی نہیں تعلیم دی گئی ہے یہ جنّت کے دروازوں کی چابی، جہنّم کے دروازوں کا تالا رزق کو نازل کرنے والی اور خُدائے مہربان کی خوشنودی کو جلب کرنے والی ہے“

بنی اسرائیل نے انکار کیا اور کہنے لگے کہ ہم سوائے زمین پر چلنے کے کسی طرح بھی

نہ جائیں گے۔خُدائے تعالےٰ نے موسیٰؑ سے فرمایا۔ " اِن اضرِب بِعَصاکَ البَھرَ "
اپنے عصا کو دریا پر مارو اور کہو "اللھم صل علیٰ محمّدؐ و آله لما فلقته " اے خُدا محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پر درود بھیج اور اس دریا کو ہمارے لیئے چیر دے۔ پس یہ پڑھنا تھا کہ دریا اور دریا کی تہہ تک زمین نظر آنے لگی۔حضرت موسیٰؑ نے فرمایا: اب اس میں داخل ہو جاؤ۔وہ کہنے لگے۔ ابھی اس کی زمین تر ہے اور پھسلا دینے والی ہے ہمیں ڈر ہے کہ کہیں اس میں دھنس نہ جائیں۔
خُدائے تعالےٰ نے موسیٰؑ
سے فرمایا : اے موسیٰؑ ! کہو۔

" اللھم بحق محمّدؐ و آله الطیّبین جففها " تفسیر امام صہ ۲۱۷

اے معبود محمّدؐ وآلِ محمّد علیہم السلام کے صدقے میں اس زمین کو خشک کر دے

جب موسیٰ علیہ السلام نے یہ کہا تو خُدا نے بادِ صبا کو اس کی طرف بھیجا اور وہ زمین خشک ہو گئی۔ پھر موسیٰؑ نے فرمایا۔اب داخل ہو جاؤ۔انہوں نے کہا! اے پیغمبرِؐ خُدا۔! ہم بارہ قبیلے ہیں۔جب ہم دریا میں داخل ہوں گے تو ہر قبیلہ کی یہ کوشش ہو گی کہ ہم دوسرے سے آگے جائیں۔ہوسکتا ہے کہ کوئی حادثہ رونما ہو جائے۔اگر ہر قبیلے کے لیئے علٰحیدہ راستہ بن جائے تو اس چیز کا قطرہ نہ ہوگا۔ خدائے تعالےٰ نے حضرت موسیٰؑ سے فرمایا کہ اپنے عصا کو ان کی تعداد کے مطابق بارہ مرتبہ زمین پر مارو اور یہ کہو:

"اللھم بجاه محمّدؐ و آله الطیّبین بین لنا الارض وامط الماء عنا"

"اے خُدا۔! محمّدؐ اور ان کی پاک آلؑ کی آبرو کی قسم زمین کو ہمارے لیئے ظاہر فرما اور پانی کو دور کر دے پس ایسا کرنا تھا کہ بارہ راستے بن گئے"

اور اوپر سے زمین بادِ صبا کے چلنے سے خشک ہو گئی۔اس کے بعد حضرت موسیٰؑ نے

اپنی قوم سے فرمایا اب داخل ہو جاؤ۔ انہوں نے کہا جب ہم میں سے ہر گروہ اپنے اپنے راستے پر چل نکلے گا تو دوسرے گروہ کو معلوم نہ ہوگا کہ ان پر کیا گزری۔

خُدائے تعالیٰ نے فرمایا۔! ان راستوں کے درمیان اپنے عصاء سے مارتے جاؤ اور یہ کہتے جاؤ۔''

''اللھم بجاہ محمدؐ و آلہ الطیبین لما جعلت فی ھذا الما طیقانا واسعة یری بعضھم بعضا''

''اے خُدا تجھے محمدؐ اور ان کی پاک آلؑ کا واسطہ' اس پانی کے درمیان بڑے بڑے روشندان بنادے تاکہ یہ گروہ ایک دوسرے کو دیکھ سکیں' اس کے بعد بنی اسرائیل داخل ہو گئے۔

# بعثت سے قبل یہودی دُرود پڑھکر خُدا سے مدد طلب کرتے تھے

''وَكَانُواْ مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُواْ فَلَمَّا جَاءَهُم مَّا عَرَفُواْ كَفَرُواْ بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّه عَلَى الْكَافِرِينَ'' (سورۂ بقرہ آیت ۸۹)

''بعثت سے قبل آنحضرتؐ کے نام کے ذریعے کافروں پر فتح ونصرت طلب کرتے تھے اور جب وہ آیا اور اسے پہچان لیا تو اس کا انکار کر دیا۔ پس کافروں پر خُدا کی لعنت ہے''

امام حَسن عسکری علیہ السلام اپنی تفسیر میں اس آیت کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ خُدا نے پیغمبرؐ کو بعثت سے پہلے یہودیوں کے ایمان کے بارے میں مطلع کیا ہے کہ یہودی پیغمبرؐ کا نام لے کر اور اُن کے اور اُن کے اہلبیتؑ پر صلوات بھیجنے کے ذریعے سے دشمنوں پر فتح ونصرت طلب کرتے تھے۔ (تفسیرِ امام حَسن عسکریؑ:۳۹۳)

## موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ
## جب بھی مشکل میں پڑیں دُرود بھیجا کریں

امامؑ فرماتے ہیں کہ خُداوند تبارک وتعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ اوران کے بعد والے زمانے کے یہودیوں کوحُکم فرمایا تھا کہ وہ جب بھی کسی مشکل میں پڑیں اور یا کسی مصیبت میں مبتلا ہوجائیں تو خُدا کو محمّدؐ وآلِ محمّد علیہم السلام کا واسطہ دے کر پُکاریں اوران کے وسیلے سے مدد طلب کریں۔

یہودی اس حُکم پرعمل کرتے تھے یہاں تک کہ مدینہ کے یہودی بعثتِ پیغمبرؐ سے قبل سالہا سال تک ایسا کرتے اور بلاؤں' مصیبتوں اور مشکلات پر غلبہ حاصل کرتے تھے۔

رسولِ اکرمؐ کی بعثت سے دس سال قبل دو قبیلے اسد اور غطفان اور کچھ مشرکین یہودیوں کے ساتھ دشمنی کرنے اوران کو اذیّت وتکلیف دینے کا اِرادہ رکھتے تھے۔ یہودیوں نے خُداوندِ تعالیٰ کو محمّدؐ و آلِ محمّد علیہم السلام کا واسطہ دے کر درخواست کی تواس تقرب سے انہوں نے مشکلات پر قابو پالیا۔

## دُرود کی برکت سے گائے
## دیڑھ لاکھ اشرفیوں میں فروخت ہوئی

”وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً ۵“ (سورۂ بقرہ آیت ۶۷)

”جبکہ موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ خُدا تم کو حُکم دیتا ہے کہ گائے کو ذبح کرو اوراس کا ایک ٹکڑا لے کراس مقتول کے بدن کو لگاؤ جو کہ تمہارے محلّے میں پڑا ہوا ہے تا کہ حُکمِ خُدا سے زندہ ہوکر کھڑا ہوجائے اور تم کو اپنے قاتل کے نام سے خبردار کرے۔

امام حَسن عسکری علیہ السلام کی تفسیر صہ ۲۴۳ پر اس قتل کا قصّہ اس طرح پر ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عورت تھی جو اپنے حُسن و جمال اور شرافتِ حسب ونسب اور پردہ نشینی اور پارسائی میں شہرۂ آفاق تھی اور بہت سے شخص اس سے نکاح کرنے کے خواستگار تھے اور اُس کے تین چچیرے بھائی تھے وہ ان میں سے ایک کے ساتھ نکاح کرنے پر راضی ہوگئی جو علم اور پارسائی میں اور بھائیوں پر فوقیت رکھتا تھا باقی دونوں بھائیوں کو یہ امر نہایت شاق اور ناگوار گزرا اور شدّتِ رشک وحَسد کے باعث اُس کے قتل کے درپے ہوئے۔ آخر کار ایک روز رات کے وقت ضیافت کے بہانے اپنے گھر بُلا کر اُس کو قتل کر ڈالا اور اُسکی لاش کو اُٹھا کر اپنی قوم کے سب سے بڑے قبیلے کے محلّے میں ڈال آئے جب صُبح ہوئی اور لوگوں نے لاش دیکھی اُسکے چچیرے بھائی جو اُس کے قاتل گریبان چاک کیئے سروں پر خاک ڈالے وہاں آئے اور اہلِ قبیلہ پر اس کے خون کا دعویٰ کیا۔

الغرض جب یہ مقدمہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو حق تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوئی اے موسیٰؑ ان کی درخواست کو قبول کرو مجھ سے اس کے قاتل کے ظاہر کرنے کی دُعا کرو تا کہ وہ قتل کیا جائے اور لوگ تہمت اور جرمانہ سے نجات پائیں۔ کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ ان لوگوں کی درخواست کی قبولیت کے ضمن میں تیری اُمّت کے نیکیوں میں سے ایک شخص کی (جس کا دین محمّدؐ اور اسکی آلِؑ اطہار پر دُرود بھیجنا اور محمّدؐ اور اس کے بعد علیؑ کو جمیع مخلوق پر فضیلت دیتا ہے) روزی فراخ کروں اور اس قضیہ میں اسکو دنیا میں مالدار اور غنی کر دوں تا کہ محمّدؐ اور اسکی آلِؑ اطہار کو اوروں پر فضیلت دینے کا کچھ ثواب اس کو مل جائے۔

تب موسیٰؑ نے عرض کی اے پروردگار۔! اس مقتول کے قاتل کو ہم پر ظاہر کر اس وقت جانبِ ربُ العزّت سے وحی ہوئی کہ اے موسیٰؑ بنی اسرائیل سے کہہ دو کہ اللہ تعالےٰ اس

کے قاتل کو تم پر ظاہر کریگا مگر تم یہ کرو کہ گائے کو ذبح کر کے اس کے گوشت کا ایک ٹکڑا اس مقتول کے بدن پر مارو تا کہ میں اسے زندہ کروں۔ الغرض ان آیات کا بھی مطلب ہے۔ اللہ تعالےٰ نے جس قسم کی گائے ذبح کرنے کا حکم دیا وہ گائے اُسی نوجوان کے پاس تھی جو کثرت سے دُرود پڑھتا تھا اُس نے عالمِ رویا میں محمّدؐ وآلِ محمّدؐ علیہم السلام کی زیارت کی اُن حضراتؑ نے اس سے فرمایا تھا چونکہ تو ہمارا دوست ہے اور ہم کو اوروں پر فضیلت دیتا ہے اس لیئے ہم چاہتے ہیں کہ تم کو اس عمل کا کچھ عوض دُنیا میں بھی دیں۔ جب لوگ تیری گائے میں وہ تمام صفات پا کر خریداری کیلیئے آئیں تو اپنی ماں کی بے اجازت فروخت نہ کرنا۔ بالآخر جب صُبح ہوئی بنی اسرائیل اس گائے کی خریداری کو آئے اُس کی قیمت دو/۲ اشرفیوں سے بڑھکر ایک بیل کی کھال بھر کر اشرفیاں قرار پائی۔ جو ڈیڑھ لاکھ اشرفی تھے۔

قیمت ادا کرنے کے بعد جب ذبح کر کے اس گائے کے گوشت کا ٹکڑا اس مردے کے جسم پر مارا اور دُعا کی ائے خُدا محمّدؐ اور انکی آلِ اطہار کے جاہ ومراتب کا واسطہ اس مردہ کو زندہ کر اور بولنے کی طاقت عطا فرما۔

القصہ وہ جوان صحیح وسالم ہو کر سیدھا اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور عرض کی ائے پیغمبرِ خُدا میرے ان دو چچرے بھائیوں نے میری چچری بہن کے بارے میں مجھ سے حسد کر کے مجھ کو قتل کر ڈالا اور مار کر اس قبیلہ کے محلّے میں ڈال گئے تا کہ میرا خون بہا ان سے وصول کریں۔ پس موسیٰ علیہ السلام نے ان دونوں قاتلوں کو گرفتار کر کے قتل کر دیا۔

بعدازاں اس نوجوان نے (جسے کثیر مال حاصل ہوا تھا) حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کی یا نبیؑ اللہ میں ان مالونکی کیونکر حفاظت کروں اور حاسدوں کے حسد اور دشمنوں کی دشمنی سے کس طرح محفوظ رہوں۔ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا ائے جوان اس مال پر درست اعتقاد

سے محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پر دُرود پڑھا کر جیسا اسکے حاصل ہونے سے بیشتر پڑھا کرتا تھا۔ پس جس خُدا نے اس قول کی برکت سے تجھ کو یہ مال عطا فرمایا ہے وہی اسکی حفاظت بھی کریگا

جب موسیٰؑ نے اس جوان صالح سے یہ باتیں کیں اور اللہ تعالیٰ اس کے کلام (دُرود) کے سبب اس کا محافظ ہوا تو اس وقت اس جوان نے جو زندہ ہوا تھا کہا کہ میں اس جوان کی طرح محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پر دُرود بھیجکر اوران کے انوارِ مقدّسہ سے متوسّل ہو کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھ کو دُنیا میں زندہ رکھکر میرے چچا کی لڑکی سے بہرہ مند کر اور مجھ کو اس کے سبب خیرِ کثیر عطا فرما۔ اسوقت وحی ہوئی کہ اے موسیٰؑ اس زندہ جوان کی عُمر قتل ہونے کے بعد ساٹھ برس باقی رہی تھی اب چونکہ اس نے محمّدؐ اور انکی آلِ اطہار سے متوسّل ہو کر مجھ سے درخواست کی ہے اس لیئے ستّر برس ہم نے اسکی عُمر میں اور زیادہ کیئے اور ایک سو برس اسکی عُمر کردی کہ اس عرصے میں وہ صحیح وسالم رہیگا اور اسکے

حواس میں کچھ فرق نہ آئے گا اور اسکے قویٰ میں ذرا بھر ضُعف نہ ہوگا اور اسکی قوّت شہوانی قوی رہے گی اور اس دُنیا کے حلال سے بہرور ہوگا اور چین سے زندگی بسر کرے گا اور مرتے دم تک دونوں میں جُدائی نہ ہوگی اور دونوں ایک ہی وقت مریں گے اور پھر جنّت میں جا کر اکٹے رہیں گے۔ (تفسیرِ امام حَسن عسکریؑ صہ ۲۴۲)

## زمانۂ سابق میں محمّدؐ وآلِ محمّدؐ کا واسطہ دیکر دُعا کیجاتی تھی

تفسیرِ امام حَسن عسکری علیہ السلام میں صہ ۳۴۹ پر تحریر ہے کہ امیر المومنین علیؑ ابنِ ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ زمانۂ سلف میں یہ بات مشہور ومعروف تھی کہ جب محمّدؐ اور علیؑ اور انکی آلِ اطہار کا واسطہ دے کر اسے سوال کیا جائے تو دُعا قبول ہوجاتی ہے اور سب حاجتیں

پوری ہوجاتی ہیں یہانتک کہ جب کسی شخص کی مصیبتوں کو طول ہوجاتا تھا تو کہا کرتے تھے کہ یہ طول اس وجہہ سے ہے کہ محمدؐ اور ان کی آلِؑ اطہار کا واسطہ دے کر خُدا سے دُعا کرنا اس کو فراموش ہوگیا ہے۔

# روزِ جمعہ کے اعمال

## جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ صلوات پڑھنے کا اثر

آنخضرت صلیّ اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا! جو شخص بھی جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ مجھ پر صلوات بھیجے گا۔ اس کے ۸۰ سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے

## جمعہ کے دن بہترین عمل

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں شبِ جمعہ کے دن محمدؐ وآلِ محمدؐ پر صلوات بھیجنے سے بہتر کوئی عمل نہیں۔ (فضائل صلوات صہ ۴۹)

## (بارہ مرتبہ قرآنِ مجید ختم کرنے کا ثواب)

حضرت رسولِ خُدا صلیّ اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے ہیں۔ جو شخص شبِ جمعہ دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں (۵۰) مرتبہ سورۂ اخلاص (قل ھو اللّٰہ) پڑھے اور نماز کے بعد کہے۔

" اللھم صل عَلیَ النبی العَربِی و آله "

تو خداوند عالم اس کے گذشتہ اور آئیندہ گناہوں کو بخش دیگا اور اسطرح ہوگا جیسے اس نے بارہ

مرتبہ قرآنِ مجید ختم کیا ہو اور خداوند عالم اسے قیامت میں بھوک اور پیاس سے محفوظ رکھے گا۔ اس کے تمام رنج وغم کو دُور کر دے گا اور اس کی شیطان اور اس کے لشکر کے شر سے حفاظت کریگا۔ اور اس کے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ نہیں لکھے گا۔ اور جان کنی کی تکلیف کو اس کے لئیے آسان کر دیگا۔ اور اگر وہ اس دن یا اس شب میں مر جائے تو شہید مرے گا خدا اس سے عذابِ قبر کو ہٹا دیگا۔ اور وہ خداوند عالم سے جو مانگے گا اسے عطا کریگا۔ اس کی نماز اور روزہ کو قبول کریگا۔ اور اسکی دُعاؤں کو مستجاب فرمائیگا۔ اور ملک الموت اس کی روح کو اس وقت تک قبض نہیں کریگا جب تک کہ رضوان جنت بہشت کی خوشبو اس کے پاس نہ لے آئے۔ (فضائل صلوات صہ ۱۷، آثار برکات صلوات صہ ۱۲۹)

# اعمالِ شبِ جمعہ و روزِ جمعہ

## اعمالِ شبِ جمعہ

(۱) ہر شبِ جمعہ کو دُعائے کمیل پڑھے کہ نہایت ثواب حاصل ہوگا۔

(۲) زیارتِ حضرت امام حُسین علیہ السلام کے پڑھنے کا بھی شبِ جمعہ کو ثوابِ عظیم ہے۔

(۳) شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ صلوات بے انتہا ہے کم از کم ۱۰۰ مرتبہ صلوات ضرور پڑھے۔

(۴) سورۂ یٰس، ص، واقعہ اور احقاف ورحمٰن ودخان شبِ جمعہ پڑھنے کا بیحد ثواب ہے۔

(۵) حدیث میں وارد ہُوا ہیکہ اس دُعا کو شبِ جمعہ میں پڑھنے کے نہایت طول وطویل ثواب لکھے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِنَ الْاَوَّلِ الدُّنْيَا اِلٰى فَنَائِهَا وَ مِنَ الْاٰخِرَةِ اِلٰى بَقَائِهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ نِعْمَةٍ وَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا

اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ

# اعمالِ روزِ جمعہ

منقول ہیکہ جو شخص بعد نماز عصر روزِ جمعہ کو یہ دُعا سات مرتبہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدِ نِ الۡاَوۡصِیَآءَ الۡمَرۡضِیِّیۡنَ بِاَفۡضَلِ صَلَوَاتِکَ وَبَارِکۡ عَلَیۡھِمۡ بِاَفۡضَلِ بَرَکَاتِکَ وَالسَّلَامُ عَلَیۡہِ وَ عَلَیۡھِمۡ وَ عَلیٰ اَرۡوَاحِھِمۡ وَ عَلیٰ اَجۡسَادِ ھِمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ حق تعالیٰ لاکھ حسنہ اسکے نامۂ اعمال میں لکھے گا اور لاکھ گُناہ اسکے مٹائیگا اور لاکھ حاجتیں اسکی برلائے گا اور لاکھ درجے اسکے بہشت میں بلند کرے گا

بسندِ معتبر امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو یہ صلوات پڑھے گا اپنے گناہوں سے پاک ہوگا مثل اس روز کے کہ شکمِ مادر سے پیدا ہُوا تھا۔

صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَ صَلَوَاتُ مَلَآئِکَتِہٖ وَ اَنۡبِیَآئِہٖ وَرُسُلِہٖ وَ جَمِیۡعِ خَلۡقِہٖ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَالسَّلَامُ عَلَیۡہِ وَ عَلَیۡھِمۡ وَ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

# صلوات روزِ جمعہ

ہر روز میں مستحب ہے کہ یہ صلوات ہر روز ماہِ مبارک میں اور ہر روز جمعہ کو تمام سال میں پڑھے

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلیٰ النَّبِیِّ یَا اَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا لَبَّیۡکَ یَا رَبِّ وَ سَعۡدَیۡکَ سُبۡحَانَکَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ

مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ کَمارَحِمتَ عَلیٰ اِبْرَاهِیمَ وَ الِ
اِبْرَاهِیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلیٰ مُحَمَّد وَ آلِ مُحَمَّد کَمَا
سَلَّمْتَ عَلیٰ نُوحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ امْنُنْ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
مَنَنْتَ عَلیٰ مُوسیٰ وَهَارُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
هَدَیْتَنَا بِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ کَمَا شَرَّفْتَنَا بِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ
وَ آلِ مُحَمَّد وَ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا یَغْبِطُهُ . بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ عَلیٰ
مُحَمَّد وَالِهٖ اَلسَّلَامُ کُلَّمَا طَلَعَتْ شَمْسٌ اَوْ غَرَبَتْ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ
اَلسَّلَامُ کُلَّمَا طَرَفَتْ عَیْنٌ اَوْبَرِقَتْ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ اَلسَّلَامُ کُلَّمَا
طَرَفَتْ عَیْنٌ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ اَلسَّلَامُ کُلَّمَا طَرَفَتْ عَیْنٌ اَوْ ذَرَفَتْ عَلیٰ
مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ اَلسَّلَامُ کُلَّمَا ذُکِرَ اَلسَّلَامُ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ اَلسَّلَامُ کُلَّمَا
سَبَّحَ اللّٰهُ مَلَکٌ اَوْ قَدَّسَهُ اَلسَّلَامُ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ فِی الْاَوَّلِیْنَ عَلیٰ
مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ فِی الْاٰخِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ
اَلسَّلَامُ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ
وَرَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ وَ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ اَبْلِغْ نَبِیَّکَ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ
عَنَّا السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَ مِنَ الْبَهَآءِ وَالسُّرُوْرِ وَالنَّضْرَةِ وَالْکَرَامَةِ
وَالْغِبْطَةِ وَالْوَسِیْلَةِ وَالْمَنْزِلَةِ وَالْمَقَامِ وَالشَّرَفِ وَالرِّفْعَةِ وَالشَّفَاعَةِ
عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَفْضَلَ مَا تُعْطِیْ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ وَاَعْطِ مُحَمَّدً

افوقَ مَا تُعطِیٰ الْخَلآئِقِ مِنْ الْخَیرِ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً لَا یُحْصِیْھَا غَیْرُکَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ اَطْیَبَ وَاَطْھَرَ وَ اَزْکیٰ وَاَنْھیٰ وَ
اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلیٰ اَحَدٍ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَعَلیٰ اَحَدٍ مِّنْ
خَلْقِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ عَلِیٍّ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ وَ الِ
مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَ اہُ وَ ضَاعِفِ الْعَذَابَ عَلیٰ مَنْ شَرِکَ فِیْ دَمِہٖ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ فَاطِمَۃَ بِنْتِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ السَّلَامُ . وَالْعَنْ
مَنْ اٰذیٰ نَبِیِّکَ فِیْھَا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ اِمَامِی
الْمُسْلِمِیْنَ وَ وَالِ مَنْ وَالَاھُمَا وَعَادِ مَنْ عَادَاھُمَا وَضَاعِفِ الْعَذَابَ مَنْ
شَرِکَ فِیْ دَمِھِمَا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ عَلِیِّ ابْنِ الْحُسَیْنِ اِمَامِ الْمُسْلِمِیْنَ
وَوَالِ مَنْ وَ الَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَضَاعِفِ الْعَذَابَ عَلیٰ مَنْ ظَلَمَہُ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِیِّ اِمَامِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ
عَادَاہُ وَضَاعِفِ الْعَذَابَ عَلیٰ مَنْ ظَلَمَہُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ
اِمَامِ الْمُسْلِمِیْنَ وَوَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَضَاعِفِ الْعَذَابَ عَلیٰ
مَنْ ظَلَمَہُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُوْسیٰ ابْنِ جَعْفَرٍ اِمَامِ الْمُسْلِمِیْنَ وَوَالِ مَنْ
وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَضَاعِفِ الْعَذَابَ عَلیٰ مَنْ ظَلَمَہُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ
عَلِیِّ ابْنِ مُوْسیٰ اِمَامِ الْمُسْلِمِیْنَ وَوَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ
وَضَاعِفِ الْعَذَابَ عَلیٰ مَنْ ظَلَمَہُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ اِمَامِ

الْـمُسْلِمِيْنَ وَوَالِ مَنْ وَالاهُ وَعَـادِ مَـنْ عَـادَاهُ وَضَاعِفِ الْعَذَابَ عَلىٰ مَنْ
ظَـلَـمَـهُ اَلـلّٰهُـمَّ صَلِّ عَلىٰ عَلِيِّ ابْنِ مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْمُسْلِمِيْنَ وَوَالِ مَنْ وَالاهُ
وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَضَاعِفِ الْعَذَابَ عَلىٰ مَنْ ظَلَمَهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ حَسَنِ بْنِ
عَلِيِّ مَامِ الْمُسْلِمِيْنَ وَوَالِ مَنْ وَالاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَضَاعِفِ الْعَذَابَ عَلىٰ
مَـنْ ظَـلَـمَـهُ اَلـلّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ الْخَلَفِ مِنْ بَعْدِهٖ اِمَامِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ وَالِ مَنْ
وَالاهُ وَعَـادِ مَـنْ عَادَاهُ وَ عَجِّلْ فَرَجَهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ الْقَاسِمِ وَالطَّاهِرِ اِبْنَىْ
نَبِيِّکَ اَلـلّٰهُـمَّ خَلَفُ نَبِيِّکَ فِىْ اَهْلِ بَيْتِهٖ اَللّٰهُمَّ مَكِّنْ لَهُمْ فِى الْاَرْضِ اَللّٰهُمَّ
اَجْـعَـلْنَا مِنْ عَدَدِهِمْ وَصَدَدِ هِمْ وَ اَنْصَارِهِمْ عَلىٰ الْحَقِّ فِى السِّتْرِ وَالْعَلَانِيَّةِ
اَللّٰهُمَّ اطْلُبْ بِرَحْلِهِمْ وَ رِتْرِهِمْ وَدِمَآئِهِمْ وَكُفَّ عَنَّا وَ عَنْهُمْ وَعَنْ كُلِّ مُؤْمِنٍ
وَمُؤْمِنَةٍ بَاسَ كُلِّ بَاغٍ وَطَاغٍ وَ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتُ اٰخِذٌ بِنَاصِيَّتِهَا اَنْتَ اَشَدُّ بَاْسًا
وَ اَشَدُّ تَنْكِيْلًا.

## ”جمعہ کے دِن نبیؐ پر سودفعہ صلوات بھیجنے کا ثواب“

شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے کتاب ثواب الاعمال میں انہوں نے ابوالحسنؑ امام علی رضا علیہ السلام سے اور آپؑ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا : جو شخص مجھ پر جمعہ کے دن سو دفعہ صلوات بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس کی ساٹھ (۶۰) حاجتوں کو پورا فرمائے

گا۔ جن میں سے تیس دُنیا کی اور تیس آخرت کی۔

۵) نمازِ صُبح اور نمازِ مغرب کے بعد اپنے پیروں کو حرکت دینے اور کسی سے بات کرنے سے پہلے " اِنّ اللّٰہَ و ملائکۃ یصلُّون عَلیٰ النّبی یا ایھاالذین اٰمنو صَلّو علیہ و سلمو ا تسلیماً ، اللھم صلِ علیٰ محمّد النبی و ذرتہٖ "

٦) (بحذف اسناد) امام ابوالحسن علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص نمازِ صُبح اور نمازِ مغرب کے بعد اپنے پیروں کو حرکت دینے اور کسی سے گفتگو کرنے سے پہلے کہے " اِنّ اللّٰہَ و ملائکۃ یصلُّون عَلیٰ النّبی یا ایھاالذین اٰمنو صَلّو علیہ و سلمو ا تسلیماً ، اللھم صلِ علیٰ محمّد النبی و ذرتہٖ " (بیشک اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر صلوات بھیجتے ہیں' اے ایمان والو تم بھی ان پر صلوات بھیجو اور سلام بھیجو جیسا سلام بھیجنے کا حق ہے، پروردگار رحمت نازل فرما نبی محمّدؐ اور آپ کی ذرّیت پر) تو اللہ تعالےٰ سو حاجتوں کو پورا فرمائے گا جن میں سے ستّر دُنیا میں اور تیس آخرت میں"

راوی کہتا ہے میں نے امامؑ سے عرض کیا، اللہ کا صلوات بھیجنا، فرشتوں کا صلوات بھیجنا، اور مومنین کا صلوات بھیجنا اس سے کیا مراد ہے۔؟ آپؑ نے فرمایا۔! "اللہ کا صلوات بھیجنا یعنی رحمت نازل کرنا، فرشتوں کا صلوات بھیجنا یعنی فرشتوں کی جانب سے آپؐ کے لئیے پاکیزگی کا اظہار کرنا اور مومنین کی جانب سے صلوات بھیجنا یعنی مومنین کا آپؐ کے حق میں دُعا کرنا ہے،

## (بابِ دوم)

# حدیثِ کساء

ترمذی میں باب مناقبِ اہلِ بیتؑ میں عمرا بن ابوسلمہ سے روایت ہے کہ جب آیۂ تطہیر''اِنّمَا یُرِیدُ اللّٰہ الخ نازل ہوئی۔ تو حضرتِ اُمِّ سلمہؓ کے گھر میں تھے۔ندعا النبی صلیّ الله ُعلیه و آلہٖ و سلّم علیاً و فاطمهً و حَسناً و حُسیناً فجالهم بکساء و علی خلف ظهرہٖ ثم قال اللهم هٰؤلاء اهل بیتی فاذهب عنم الرجس و طهرهم تطهیرا قالت ام سلمہؓ انا معمم یانبی اللّٰہ قال انت علی مکانک و انت علی الخیر (یعنی آپؐ نے علیؑ وفاطمہؑ حسنؑ وحُسینؑ کوبُلایا۔اوران پرایک کملی ڈالدی اورعلیؑ آنحضرتؐ کی پشت کی طرف تھے۔پھرآپؐ نے فرمایا۔!بارِالہا۔ یہ میرے اہلِ بیتؑ ہیں۔ان سے رِجس کودور رکھ۔اُمِّ سلمہؓ نے عرض کی۔یارسولؐ اللہ میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔فرمایا۔ !تم اپنی جگہ پر رہو۔اورتم خیر پر ہو۔''

یہ حدیث ام سلمہؓ، مفصلؓ بن بسار اورابوالحمراء اورانس بن مالک سے مروی ہے

امام احمد ابنِ حنبل نے مناقب میں اور نیز ابنِ جریرؒ اورطبرانی نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ آیۃِ تطہیر پانچ شخصیتوں محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم۔علی مرتضےٰ علیہ السلام۔فاطمۃ الزہرا صلواۃ اللہ۔وسلام اللہ علیہا۔حَسنِ مجتبےٰ علیہ السلام۔حُسین سید الشہد اعلیہم السلام کی شان میں نازل ہوئی۔

اورایک روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ اللّٰھُمَّ ھٰؤُ لاءِ آلِ محمدؐ فاجعل صلواتُکَ وبرکاتکَ علیٰ آلِ محمدؐ کما جعلتها علیٰ ابراهیم

و آلِ ابـراھیـم اِنَّکَ حـمیـد ٌمجید ۔ بارالٰہا۔! یہ آلِ محمدؐ ہیں۔پس اپنی برکت و رحمت ان کے لئیے قرار دے جیسا کہ تو نے ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیمؑ کے لئیے قرار دی ہے۔

''اِنَّ اللّٰہ وَ مَلاَئِکَتَہُ یُصَلُّوْنَ علی النَّبِیْ یاَیُّھا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ ا صَلُّوْ عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْ ا تسْلِیْمًا ۵ (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّد)

معانیؔ الاخبار میں ہے کہ کسی شخص نے جناب امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر پوچھی تو حضرتؑ نے فرمایا خُدا کی صلوٰۃ تو یہ ہے کہ وہ اپنے رسولؐ پر رحمت نازل کرتا ہے۔اور صلوٰۃ ملائکہ یہ ہے کہ وہ آنحضرتؐ کی پاکیزگی اور طہارت بیان کرتے ہیں۔اور آدمیوں کی صلوٰۃ یہ ہے کہ وہ آنحضرتؐ کے لئیے دُعا کرتے ہیں۔

اور سَلِّمُوْ ا تَسْلِیْماً سے یہ مراد ہے کہ جو کچھ جنابِ رسولِ خُدا صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا ہےاس کا قبول کرنا لازم ہے۔کسی صحابی نے عرض کی یا رسولؐ اللہ۔! یہ تو فرمایئے کہ ہم محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پر درود کس طرح بھیجیں۔؟ فرمایا کہو'صلـوات اللّٰـہِ و صلـواتُ مـلآئِـکتہٖ وَ انبیآئہٖ وَرُسُلِہٖ وَ جَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمّدٍ وَّ السَّلامُ عَلَیْـہِ وَعَـلَیْھِمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ''۔کسی نے عرض کی جو شخص اس طور سے محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پر درود بھیجے تو اُسے کتنا ثواب ملیگا۔؟ حضرتؑ نے فرمایا خُدا کی قسم وہ اپنے گناہوں سے اس طرح باہر آئیگا گویا ابھی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

العیونؔ میں ہے کہ جنابِ غریب الغربا امام علی رضا علیہ السلام نے دربارِ مامون میں ارشاد فرمایا۔ایّہا النّاس۔! یہ بات تو ہمارے دشمن بھی جانتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو اصحاب نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ۔! آپ پر سلام کرنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہے۔اب آپ پر درود کیونکر بھیجا جائے۔؟ حضرتؐ نے فرمایا۔! یوں کہا کرو۔''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی

مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کما صَلَّیتَ وَ بَارَکتَ عَلٰی اِبراھِیمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِیدُ مَجِیدُ ۔"

کیوں اے گروہِ مردم ۔! جو کچھ میں نے بیان کیا آیا تم میں سے کوئی شخص اس کے خلاف کہہ سکتا ہے ۔؟ سب نے جواب دیا نہیں ۔ (کس کو اختلاف نہیں ہے) مامون بولا ۔! جو کچھ آپ نے فرمایا اُس پر تمام اُمّت کا اتّفاق ہے کسی نے اِس کے خلاف نہیں کہا مگر آپ کسی اور آیتِ قرآنی سے جو اِس آیت سے واضح ہو اس بات پر دلیل لایئے کہ آلِ رسولؐ پر خُدا نے درود بھیجنے کا حُکم دیا ہے ۔اُن حضرتؑ نے فرمایا ۔! اے گروہِ علماء ۔! یہ تو بتاؤ کہ قولِ باریتعالےٰ " یٰسٓ ۵ وَالْقُرْآنِ الْحَکِیمِ ۵ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۵ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیمٍ ۵ " میں خُدا نے کسے مُراد لیا ہے ۔؟ اُن لوگوں نے عرض کیا بے شک وشبہٰ یٰسٓ جنابِ رسولِ خُدا کا نام ہے ۔حضرتؑ نے فرمایا اسی آیت سے خُدائے تعالےٰ نے محمّدؐ وآلِ محمّدؐ کو وہ فضیلت عطا فرمائی جس کی کنہ (حقیقت) وصف تک سوائے اُس شخص کے جو اس کو سمجھ چکا ہے اور کوئی پہنچا ہی نہیں ۔تفصیل اُسکی یہ ہے کہ خُداوندِ عالم نے اپنے انبیاء کے سواء کسی پر سلام نہیں بھیجا ۔پس فرمایا ۔! سَلَامُ عَلٰی نُوح فی العٰلمین اور فرمایا سَلَامُ عَلٰی ابراھیم اور فرمایا "سَلَامُ عَلٰی مُوسٰی وَ ھٰرُوْنَ " مگر ان نبیوں کی آل پر سلام نہیں بھیجا ۔یعنی یہ نہیں فرمایا ۔سلامُ عَلٰی اٰلِ نوحٍ اور یہ نہیں فرمایا ۔ سَلَامُ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیم اور یہ نہیں فرمایا سَلَامُ عَلٰی اٰلِ مُوسٰی وَ ھٰرُوْن ۔البتہ یہ فرمایا ہے "سَلَامُ عَلٰی اٰلِ یَاسِیْنَ" یعنی آلِ محمّدؐ ۔ یہ سُنکر مامون نے کہا مجھے یہ بات معلوم ہوگئی کہ معدنِ نبوت کے سواء اور کوئی شخص قرآن کی تفسیر اور مطالب کو بیان ہی نہیں کر سکتا ۔

مقدّمہ شرائع الدین میں انہی جناب نے یہ بھی تحریر فرمایا کہ جنابِ رسولِ خُدا صلےّ

اللہ ُعلیہ و آلہٖ وسلّم پر ہر مقام میں (جب کوئی آنحضرتؐ کا نام لے) اور چھینکنے کے بعد اور آندھیوں وغیرہ کے وقت درود بھیجنا واجب ہے۔

الخصال میں امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے بھی یہی حدیث منقول ہے کافی اور من لایحضر الفقیہہ میں ہے کہ جنابِ امام محمّد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب تم جنابِ رسولِ خُدا صلیؐ اللہ ُعلیہ وآلہٖ وسلّم کا نام لو یا کوئی دوسرا تمہارے سامنے نام لے یا اذان وغیرہ میں اُن جناب کا نامِ نامی سُنو تو آنحضرتؐ صلےؐ اللہ ُعلیہ وآلہٖ وسلّم پر درود بھیجو۔

جنابِ امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے جنابِ رسولِؐ خُدا صلیؐ اللہ ُعلیہ وآلہٖ وسلّم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ آیت دُرود خُداوندِ عالم نے اس غرض سے نازل فرمائی ہے کہ لوگ میرے انتقال کے بعد بھی مجھ پر برابر درود بھیجتے رہیں

اسی لیئے یہ جتلایا کہ اللہ اور اللہ کے فرشتے محمّدؐ و الِ محمّدؐ پر برابر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ایک حدیث میں مرقوم ہے کہ ایک مرتبہ جنابِ موسےٰ علیہ السلام نے اپنی مناجات میں جنابِ رسولِ خُدا صلیؐ اللہ ُعلیہ وآلہٖ وسلّم کا ذکر کیا: ارشاد باری ہوا ۔ اے فرزندِ عمرانؑ ۔! محمدؐ پر درود بھیجو کہ میں بھی ان پر درود بھیجتا ہوں اور میرے فرشتے بھی۔

# مُباہلہ فضیلتِ آلِ عباؑ پر سب سے قوی دلیل

قصۂّ مُباہلہ شیعہ اور سُنّی کے درمیان متواترات سے ہے تمام محدثوں، مفسروں اور مورخوں نے اسکو نقل کیا ہے اور گو اس کے بعد خصووصیات میں اختلاف ہے لیکن اس امر پر سب متفق ہیں کہ مباہلہ صرف آلِ عباؑ کے ساتھ تھا اور ان حضرات محمدؐ ۔ علیؑ ۔ فاطمہؑ ۔حسنؑ ۔ حُسینؑ کے سِوا کوئی دوسرا اسمیں شریک نہیں ہُوا۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ امیر المومنینؑ و فاطمہؑ

سلام اللہ علیہا اور حسنین علیہم السلام افضل واشرف خلقِ خُدا ہیں خُدا کے نزدیک۔

اہلبیت علیہ السلام کو مُباہلہ میں شامل کرنا دلالت کرتا ہے کہ انکے ساتھ مباہلہ کرنے میں آپ کو زیادہ وثوق واعتماد تھا بہ نسبت اسکے کہ تنہا مباہلہ کرتے پس اس لئے اپنے جگر کے ٹکڑوں کو اور سب سے زیادہ عزیزوں کو اور محبوں کو مقامِ حلاکت ونفرین میں لائے اور صرف اپنے اوپر کفالت نہ کی اور خاص زن وفرزند کو دیگر اعزاء کے درمیاں اختیار کیا کہ یہ سب سے زیادہ عزیز ومحبوب قلوب ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیتِ شریفہ " فَمَنْ حَآجَّکَ فِیْہِ مِن بَعْدِ مَا جَاءکَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْاْ نَدْعُ أَبْنَاءنَا وَأَبْنَاءكُمْ وَنِسَاءنَا وَنِسَاءكُمْ وَأَنفُسَنَا وأَنفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَہِلْ فَنَجْعَل لَّعْنَةَ اللّہِ عَلَى الْكَاذِبِیْن" (سورۂ آلِ عمران آیت ۶۱) بعض عُلماءِ اہلِ سنّت لفظِ" انفسنا و انفسکم " سے مباہلہ کرنے والوں کے نفس اور ذات مُراد لیتے ہیں نہ وہ شخص کہ جو بہ منزلہ اُن کے نفس وذات کے ہوں اس لئے امیر المومنینؑ کو وہ "ابنائنا" میں جانتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ ابنائنا میں داخل ہوں یا" انفسنا "میں امیر المومنین علیؑ ابنِ ابی طالب علیہ السلام ہی ہونگے کوئی غیر شریک نہیں ہوسکتا اور "ابنائنا" میں علیؑ کا داخل ہونا اور بھی اچھا ہے اس لئے کہ خود شخص کے "ابنائنا" نفس وذات سے بھی عزیز ہوتے ہیں چنانچہ صاحبِ کشاف نے اقرار کیا کہ یہی اک ایسی دلیل فضیلتِ اہلبیتؑ کی ہے کہ اس سے زیادہ قوی کوئی دلیل نہیں ہوسکتی۔

## آلِ مُحمّدؐ کی محبّت کے بغیر کوئی عمل قابلِ قبول نہیں ہے

امالیِ شیخ مفید علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب میں عبدالرحمٰن بن ابی یعلی سے انہوں نے مولا امام حُسین علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولِ خُدا نے فرمایا۔!

اہلِ بیتؑ کی مودّت کو اپنے لیئے لازم قرار دو، کیونکہ جو شخص خُدا کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اس حال میں کہ وہ ہم اہلِ بیتؑ سے محبّت رکھتا ہوگا وہ ہماری شفاعت کی وجہ سے جنّت میں ضرور داخل ہوگا۔ اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے ہماری معرفت کے بغیر کسی بندے کا عمل اس کو فائیدہ نہیں دے گا۔

"اِعلَمُوا أَنَّما غَنِمتُم مِّن شَیءٍ فَأَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِی الْقُرْبَی وَالْیَتَامَی وَالْمَسَاکِینِ وَابنِ السَّبِیلِ" (انفال آیۃ ۴۱) یقین رکھو! جب کبھی تم تجارت کسب یا جنگ سے مال ہاتھ آئے تو اس کا ۱/۵ اللہ۔ اس کے رسولؐ، ذی القربیٰ۔ یتامیٰ، مساکین، اور مسافروں کا حصّہ ہوگا۔ شواہد التنزیل ج ا صہ ۲۱۸ میں حسکانی نے ابوعبداللہ شیرازی کے ذریعے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ یہ یہ آیت صرف اور صرف آلِ محمدؐ کے حق میں ہے چونکہ اللہ نے ہمیں صدقہ جو مال کا میل کچیل ہوتا ہے سے محفوظ رکھا ہے اس لیئے اس کے عوض خمس ہمارا حصّہ مقرر فرماتا ہے۔

۲) تفسیرِ قاسمی ج ۸ صہ ۳۰۰۱ پر علامہ جمال الدین قاسمی نے مذکورہ آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ تمام علمائے اُمّت کا اس بات پر اجماع ہے کہ ذی القربیٰ سے مراد آلِ محمدؐ ہیں۔ (علی فی القران صہ ۱۶۹)

## (درود میں کون کون شامل ہیں)

جب آیۂ کریمہ "اِنَّ اللّٰہ و ملآئکۃُ یُصَلُّونَ عَلَی النَّبِیُّ"

"اللہ اور اس کے فرشتے پیغمبرؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ تم بھی اے ایمان والوان پر درود وسلام بھیجو"

جب یہ آیت نازل ہوئی تو اصحاب نے دریافت کیا۔ یارسولؐ اللہ ہم آپ پر کیوں کر صلواۃ وسلام بھیجیں؟ فرمایا۔ تم کہو ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّد'' (اۓ خدا تو محمدؐ وآلِ محمدؐ پر رحمت نازل فرما) اصحاب نے عرض کی کہ آل سے کون لوگ مراد ہیں۔؟ فرمایا۔! علیؑ ۔ فاطمہؑ ۔ حسنؑ ۔ حُسینؑ علیہم السلام مراد ہیں۔ جب یقینی طور پر یہ بات معلوم ہوچکی کہ آسمان اور زمین کے تمام فرشتے محمدؐ اور علیؑ اور ان کی آلِ پاک پر درود وسلام بھیجتے ہیں تو ہم نے اگر محمدؐ اور علیؑ کو اپنی تسبیح بنایا تو اہلِ ایمان اور صاحبانِ ایقان کیلئے کسی طرح شک وشبہ کا مقام نہیں ہوسکتا کیونکہ آنخضرتؐ نے فرمایا کہ بہشت کے دروازے پر ایک حلقہ یاقوتِ سُرخ کا ہے۔ جب اس کو ہلائیں تو وہ یاعلیؑ ۔ یاعلیؑ کی آواز دیتا ہے۔

## ''آلِ محمّدؐ کون ہیں ؟

معانی الاخبار شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے (حدف اسناد کیساتھ) ابوبصیر سے انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے عرض کیا: آلِ محمدؐ کون ہیں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا۔: ''آپ کی ذریّت ۔'' پس میں نے عرض کیا۔ اہلِ بیتؑ کون ہیں۔؟ آپؑ نے فرمایا ''آئمہؑ جو کہ اوصیاء ہیں'' پھر میں نے عرض کیا ''عترت سے کون مراد ہیں؟'' آپؑ نے فرمایا :

''اصحابِ عبا'' (پنجتنِ پاک اصحابِ کساء) میں نے عرض کیا: اُمّت سے مراد کون ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: وہ مومنین کہ جنہوں نے ان چیزوں کی تصدیق کی۔ جو اللہ عزّ وجل کی طرف سے آئی ہیں۔ جو اس ثقلین سے تمسّک رکھنے والے ہیں کہ جس سے تمسّک رکھنے کا حُکم دیا گیا ہے۔ اللہ عزّ وجل کی کتاب آپؑ کی عترت آپ کے وہ اہلِ بیتؑ کہ جن سے ہر رجس کو اللہ

دور رکھا ہے اور ان کو اس طرح پاک و پاکیزہ رکھا ہے جیسا کہ پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔اور وہ دونوں رسولؐ کے بعد اُمّت پر خلیفہ ہیں۔

عبداللہ ابن جعفر ابنِ ابیطالبؑ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ جب جنابِ رسولِ خُدا صلیؐ اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم نے وحی کے نازل ہونیکے آثار محسوس فرمائے تو فرمایا کہ میرے پاس بُلاؤ۔ میرے پاس بُلاؤ اُمّ المومنین صفیہ نے کہا کہ اے رسولِ خُداؐ کس کو بُلائیں۔آپ نے فرمایا میرے اہلبیتؑ علیؑ وفاطمہؑ وحسنؑ وحُسینؑ کو بُلاؤ۔پس وہ چاروں صاحبان تشریف لائے تو جنابِ رسولِ خُداؐ نے انکے اوپر ایک چادر ڈالی اور پھر آسمان کی طرف ہاتھ بلند کر کے فرمایا۔ خداوند ! یہ میری آل ہیں۔صلواۃ بھیج محمدؐ وآلِ محمدؐ پر اس وقت خداوند تعالےٰ نے آیہ تطہیر نازل فرمائی

(جناب رسولِ خداؐ نے اہلبیتؑ پر اسطرح صلواۃ بھیجنے کو فرمایا ہے جس طرح آل پر( گویا اہلبیتؑ اور آل ایک ہی ہوئے) (البلاغ المبین ص ۴۶۶)

# ”علی نفس اللہ“

” ومن الناس من یشری نفسه‘ ابتغاء مرضات اللّٰه و اللّٰهُ رئوف بالعباد “

ترجمہ: اور بعض لوگوں میں سے وہ ہے جو بیچتا ہے اپنی جان کو رضامندی خدا کیلئے اور خدا بندوں پر شفقت کرنے والا ہے۔

امام غزاؔلی احیاء العلوم میں لکھتے ہیں جب ہجرت میں جنابِ امیر المومنینؑ آنحضرتؐ کے بسترِ مبارک پر سو رہے تھے تو خدا نے جبرئیلؑ اور میکائیلؑ کی جانب وحی کی۔

میں نے تم دونوں کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا ہے۔ اور تم دونوں سے ایک کی عمر دوسرے سے زیادہ بنائی ہے۔ تم دونوں میں سے ہے کوئی جو اپنی عمر کا حصّہ اپنے دوسرے بھائی کو دیدے۔ دونوں نے اپنی عمر کی کمی کو گوارا نہ کیا۔ خدا کا حکم ہوا کہ تم دونوں علیؑ کے مثل ہرگز نہیں ہو سکتے۔ اس کو اپنے حبیب محمدؐ کا بھائی بنایا ہے۔ دیکھو وہ اپنے بھائی کے بستر پر سو رہا ہے اور اپنی جان کو میرے رسولؐ پر قربان کر رہا ہے۔ اور اپنی زندگی کو ان پر فدا کر رہا ہے۔ تم دونوں جا کر اس کو اس کے دشمنوں سے بچاؤ۔

جبرئیلؑ جنابِ امیرؑ کے سرِ مبارک کی طرف اور میکائیلؑ پاؤں کی طرف اُترے اور تمام رات ان کی حفاظت کرتے رہے اور پکارتے رہے شاباش، شاباش اے پسرِ ابوطالبؑ خدا اور اسکے فرشتے تیرے ساتھ فخر کرتے ہیں۔ پس خدا نے آنحضرتؐ پر یہ آیت نازل فرمائی۔ (ارجح المطالب۔ص ۸۸)

## "علیؑ نفسِ رسولؐ"

" فَمَنْ حَآجَّکَ فِیْهِ مِن بَعْدِ مَا جَاءَکَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْاْ نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَکُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَکُمْ وَأَنفُسَنَا وَأَنفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل لَّعْنَةَ اللّهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ" (سورۂ آلِ عمران آیت ۶۱)

ترجمہ: (اے محمدؐ حجّت کرنیوالوں سے) کہہ دو کہ ہم اپنے بیٹوں کو بُلالیں اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو بلالیں اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنے نفسوں (جانوں) کو بلالیں تم اپنے نفسوں (جانوں) کو پھر ہم سب گڑ گڑا کر دُعا کریں۔ بعد ازاں جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں

''عجیب شان ہے ذاتِ علیؑ ابنِ ابیطالب علیہ السلام کی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے میرا نفس ہے اور محمدؐ فرماتے ہیں کہ میرا اپنا نفس ہے''

۱) جابرؓ ابن عبداللہ انصاری فرماتے ہیں کہ **انفُسَنَا** سے مراد علیؑ ابنِ ابیطالب علیہ السلام اور **اَبنَائنَا** سے مراد حَسنؑ اور حُسینؑ اور **نِسَائنَا** سے جنابِ سیدہؐ مراد ہیں۔

۲) سعدؓ بن وقاص سے روایت ہے کہ جب یہ آیۂ (مباہلہ) نازل ہوئی تو رسالتمآبؐ نے علیؑ، وفاطمہؑ حَسنؑ وحُسینؑ کو بُلا کر کہا پروردگار یہ میرے اہلبیتؑ ہیں۔

(ارجح المطالب ص ٦٦، اخرجہٗ احمد ومسلم والترمذی والنسائی فی الخصائص)

۳) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نصارائے نجران سے چند آدمی جنابِ رسالتمآبؐ کی خدمت میں آکر کہنے لگے کہ آپ ہمارے صاحب کے حق میں کیا کہتے ہیں آپ نے فرمایا وہ کون ہیں؟ وہ بولے عیسیٰؑ جن کی نسبت آپ گمان کرتے ہیں کہ وہ خدا کے بندے ہیں۔ حضرتؐ نے ارشاد فرمایا۔ ''میرا گمان بجا ہے''

پس وحی نازل ہوئی کہ اللہ ارشاد فرماتا ہے کہ بہ تحقیق کافر ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ مسیحؑ ابن مریمؑ خدا ہیں بعدہٗ آیۂ مباہلہ نازل ہوئی۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم اسلام نہیں لاتے تو خدا نے مجھے حُکم دیا ہے کہ میں تم سے مباہلہ کروں۔ پھر ان لوگوں نے دوسرے روز کا وعدہ کیا۔ جب صبح ہوئی تو رسالتمآبؐ علیؑ ۔ فاطمہؑ۔ اور حَسنینؑ علیہم السلام کے ساتھ تشریف لائے۔

اسقفؓ نے ان سے کہا واللہ میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر خدا سے دُعا مانگیں کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائے تو خدائے تعالےٰ اس کو اس کی جگہ سے ہٹا دے گا۔ تم

ان سے مباہلہ نہ کرو ورنہ زمین پر کوئی نصرانی باقی نہ رہے گا۔

''قُل لَّا أَسأَلُكُمۡ عَلَيۡهِ أَجراً إِلَّا الۡمَوَدَّةَ فِي الۡقُرۡبَى'' (سورۂ شورہ آیت ۲۳)

ترجمہ: اے رسولؐ آپ کہدیں کہ میں تم لوگوں سے اس ہدایت کے بدلے کچھ اجر طلب نہیں کرتا مگر قرابت داروں کی محبت۔

جب یہ آیت نازل ہوئی بروایت ابنِ عباسؓ لوگوں نے حضورؐ سے دریافت کیا کہ کون لوگ آپ کے قرابت دار مراد ہیں جن کی مودّت فرض کی گئی ہے۔

تو آپ نے فرمایا: علیؑ اور فاطمہؑ اور ان کے فرزند۔

دلائل الصدق، ینابیع المودۃ، صواعق محرقہ اور دُرِّ منشور وغیرہ متعدد کتابوں سے اس روایت کو مختلف الفاظ سے نقل کیا گیا ہے۔ مقصد سب سے یہی ہے کہ اس آیۂ وافی ہدایہ میں جن لوگوں کی مودّت فرض کی گئی ہے۔ وہ حضرت امیر المومنین علیؑ ابنِ ابی طالب علیہ السلام اور جنابِ بتولِ معظّمہ فاطمۃ الزہرا صلوات اللہ وسلام اللہ علیہا اور ان کی اولادِ طاہرین ہیں۔ اور مقدمہ تفسیر کثیر امام فخر الدین رازی سے بھی اسی طرح منقول ہے گویا جنابِ رسالتمآبؐ کی تعلیمات کا اجر ہے مودّتِ آلِ رسولؐ تو جبتک مودّتِ اہلِ بیتؑ نہ ہوگی تعلیماتِ قرآن پر عمل کرنا ہی تصرف غاصبانہ ہوگا اور حرام ہوگا۔ جس طرح کہ عام کسی اجیر کی اُجرت ادا کیئے بغیر اس چیز کا استعمال ناجائز و حرام ہوتا ہے جس سے اس اُجرت کا تعلق ہو۔

اللہ تعالےٰ نے اسی ضمن میں سورۂ حمد کی تلاوت روزآنہ دس مرتبہ واجب گردانہ ہے

''غَيۡرِ الۡمَغۡضُوبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّالِّيۡنَ'' غاصبین وظالمین کی راہ پر نہ چلا

(تفسیر انوار النجف ص ۲۲۲، مسند احمد بن حنبل)

۲) زادانؔ جناب امیر المومنینؑ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں ایک دفعہ آپ نے فرمایا ہم اہلبیتؑ کے متعلق سورۂ حٰم میں ایک آیت ہے نہیں نگاہ رکھے گا کہ ہماری دوستی کو مگر ہر ایک مومن۔ پھر آپ نے اس آیۂ **قُل لَّا أَسْأَلُكُم** کو پڑھا

## سورۂ برائت کی تبلیغ دلیلِ عترت

شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے معانی الاخبار صہ ۱۳۴ پر تحریر کیا ہے کہ سورۂ برائت کی تبلیغ کے لیئے کسی کو بھیجنا، پھر راستے سے اُسے واپس لے لینا اور علیؑ سے سورۂ برات کی تبلیغ کروانا اس بات کی دلیل ہے کہ علیؑ عترتِ رسولِ اکرم صلیّ اللہُ علیہ وآلہ وسلّم ہیں۔

اور آپؐ کا قول کہ ''مجھے حُکم دیا گیا ہے کہ میری طرف سے اس پیغام کو کوئی نہ پہنچائے سوائے میرے یا ایسے مرد کے کہ جو مجھ سے ہو۔'' چنانچہ یہی سمجھانے کے لیئے کہ خلافت کے لیئے مستحق سوائے علیؑ ابنِ ابی طالب علیہ السلام کے کوئی اور نہیں پہلے دیکر بھیجا، فوراً جبرائیلؑ امین نازل ہوئے اور فرمایا۔! یا رسولؐ اللہ اللہ تعالےٰ بعد درود وسلام ارشاد فرماتا ہے کہ سورۂ برات کی تبلیغ آپ خود فرمائیں یا وہ جو آپ سے ہو۔

شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ عترت سے مراد علی علیہ السلام اور آپؐ کی ذرّیت جو حضرت فاطمہؑ اور نبیؐ کی اولاد سے ہیں۔ اور یہ وہی لوگ ہیں کہ اللہ تبارکُ تعالیٰ نے جن کو امامت پر اپنے نبیؐ کی زبانی نص قائم کردی ہے اور یہ بارہ ہیں ان میں سے پہلے علی علیہ السلام اور آخری قائم علیہ السلام ہیں کہ جو عترت کے سلسلے کے ان تمام معانی کے حامل ہیں کہ جن کے عرب قائل ہیں۔

# ''علیؑ عترتِ رسولؐ ہیں''

تعجب تو ان لوگوں پر ہے جو باوجود نبیؐ اکرم کے بار بار جتلانے کے باوجود علیؑ کو عترت سے جُدا سمجھتے ہیں اور کچھ جہلاء ایسے بھی ہیں جو علیؑ کی سیادت ماننے تیار نہیں۔ دُرود میں علیؑ کا شمار نہیں کرتے۔

# ''علیؑ آلِ رسولؐ میں شامل ہیں''

''متعدد حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت فاطمہؑ کی نسل کو اپنی نسل اور اپنی ذرّیت کو صلب جنابِ امیرالمومنینؑ سے ظاہر ہونا بیان فرمایا اور متعدد مرتبہ جنابِ امیرؑ کو ابو ولدی یعنی میرے بچّوں کے باپ فرمایا۔

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً ہ

سورۂ احزاب ۳۳

۱) حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ آیۂ تطہیر میرے گھر میں نازل ہوئی تھی۔ اسوقت جنابِ رسولِ خُدا صلیّ اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم نے علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حُسینؑ کو بُلوایا اور فرمایا کہ یہ میرے اہلِ بیتؑ ہیں۔ (یہ حدیث بخاری کی شرائط کے بموجب صحیح ہے)

۲) واثلہ بن اسقع کہتے ہیں کہ میں حضرت علیؑ کے پاس انکے گھر آیا۔ لیکن وہ گھر پر موجود نہ تھے۔ جنابِ فاطمہؑ نے فرمایا کہ وہ تو جناب رسولِ خُداؐ کی طرف گئے ہیں کیونکہ جنابِ رسولِ خُداؐ نے انہیں بُلایا تھا۔ اتنے میں حضرت علیؑ جنابِ رسولِ خُداؐ کے ہمراہ تشریف لائے اور وہ دونوں گھر میں داخل ہوئے۔ میں بھی ان دونوں کے ہمراہ گھر میں داخل ہوا۔

پس جنابِ رسولِ خُداؐ نے حسنؑ و حُسینؑ کو بُلا کر اپنے دونوں طرف بٹھالیا اور فاطمہؑ اور انکے شوہر حضرت علیؑ کو بھی اپنے پاس بٹھالیا پھر ان سب کے اوپر ایک رِدا ڈالی آیۃِ تطہیر تلاوت فرمائی۔ پھر فرمایا کہ یہ لوگ میرے اہلِ بیتؑ ہیں۔(یہ حدیث شرائطِ شیخین کے بموجب صحیح ہے ابواسمعیلؔ محمد بن الخوی نے یہ حدیث معہ اسناد آغا سلطان مرزا مولف البلاغ المبین کے پاس لکھکر بھیجی)

۳) سعدؔ بن وقاص سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ جنابِ رسولِ خُداؐ کے اوپر وحی کے آثار ظاہر ہوئے پس آپ نے علیؑ و فاطمہؑ اور انکے دونوں بیٹوں کو اپنی ردا کے اندر داخل کر کے فرمایا کہ! اے خدا یہ میرے اہلبیتؑ ہیں اور میری آل ہیں۔

۴) البلاغ المبین ص ۷۵۹ سالم بن جعد کہتے ہیں کہ حضرت عمر سے کہا گیا کہ آپ جو حُسنِ سلوک علیؑ کے ساتھ کرتے ہیں وہ کسی اور صحابیٔ رسولؐ کے ساتھ نہیں کرتے۔ حضرت عمر نے جواب دیا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ علیؑ میرے مولا ہیں۔

۵) البلاغ المبین ص ۷۵۹ سعد ابنِ ابی وقاص کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے حضرت علیؑ کو مبارک باد دی کہ اے ابنِ ابی طالبؑ آپ نے صبح و شام کی درانحالیکہ آپ تمام مومنین و مومنات کے مولا ہیں۔

۶) علامہ دارقطنی کتاب الفضائل میں معقل بن لیسار سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر کو یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ علیؑ عترتِ رسولؐ ہیں یعنی ان لوگوں میں سے ہیں جن کے ساتھ تمسک اور جن کی اطاعت کی ہدایت رسولِ خُداؐ نے اُمّت کو کی ہے۔ اور اُمّت سے ان کے لئیے اقرار لیا ہے۔ کیونکہ وہ لوگ یعنی عترتِ رسولِ خُداؐ

ہدایت کے ستارے ہیں۔جس سے ان کی پیروی کی ہدایت پائی۔ (ابلاغ المبین ص ۷۵۹)

۷) جابر ابن عبداللہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایکدن جناب رسولِ خُدا صلیؐ اللہ عُلیہ وآلہٖ وسلّم مجلسِ صحابہ میں برآمد ہوئے اور آپ کے ساتھ علیؑ ابنِ ابی طالبؑ وحسنؑ و حُسین علیہم السلام تھے۔پس آپ نے صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اۓ لوگو ! یہ جو میرے ساتھ ہیں تمہارے نبیؐ کے اہلبیتؑ ہیں' خداوندتعالےٰ نے اُن کو بزرگی عطا فرمائی ہے اپنا راز اِن میں محفوظ فرمایا ہے۔اپناعِلم اِن میں ودلعیت کیا ہے۔یہ دین کے ستون ہیں نبیؐ کی اُمّت پر شاہد ہیں۔خُداوند تعالےٰ نے ان کے نور کو اپنی مخلوق سے پہلے خلق فرمایا۔ چنانچہ وہ اس کے عرش کے نیچے موجود تھے اور اس کے علم سے منتخب تھے ان کو برگزیدہ کیا اور منتخب کیا ان لوگوں کو اپنی مخلوق کیلئے عالم وفقیہہ مقرر کیا اور اپنے راستے پر انھیں چلایا۔پس وہ ہادیِ دین اور آئمّہ وسطیٰ ہے۔ یہ ہی ہوگ مومنین کیلئے مضبوط قلعہ ہیں اور ہدایت تلاش کرنے والوں کی آنکھوں کے نور ہیں۔یہ گناہوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔

اُس کو جواُن کی طرف اپنی التجا لے جاتا ہے اسکے لئیے نجات ہیں جو ان کے ساۓ میں پناہ لیتا ہے۔

# ''حدیثِ ثقلین کتاب اللہ وعترتی''

## ''اِنّیُ تارک فیکم الثقلین کتاب اللّٰہ و عترتہ''

شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے کتاب معانی الاخبار میں (حدف اسناد کیساتھ) تحریر کیا ہے فرمایا ابوسعید خدری سے کہ نبیؐ کریم نے ارشاد فرمایا! ''بے شک قریب ہے کہ میں بلایا

جاؤں'' اور میں اس پر لبیّک کہوں گا۔ پس میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں (ایک) اللہ عزّ وجل کی کتاب اور (دوسری) میری عترت اللہ کی کتاب ایسی رسّی ہے جو آسمان سے زمین کے درمیان کھنچی ہوئی ہے اور میری عترت میرے اہلِ بیتؑ ہیں۔ (اہلِ بیتؑ کے بارے میں رسولؐ اللہ نے کئی مرتبہ بتلا دیا کہ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حُسینؑ ہیں)

۲) (حذف اسناد کیساتھ) معانی الاخبار جلد اوّل ص ۱۳۳ ابوالعباس تغلب نے نبی کریم صلیٰ اللہ عُلیہ وآلہٖ وسلّم کے قول ''اِنّی تارک فیکم الثقلین'' کے بارے میں سوال کیا گیا کہ کس وجہ سے ان دونوں (قرآن وعترت) کو ثقلین کہا گیا؟

انہوں نے جواب دیا۔ اس لیئے کہ ان دونوں سے تمسّک رکھنا ثقیل (دُشوار) ہے۔

۳) شیخ صدوق نے معانی الاخبار صہ ۱۳۳ میں غیاث بن ابراہیم سے انہوں نے امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے انہوں نے امام محمدِ باقر علیہ السلام سے آپ نے علیؑ ابن الحُسین علیہ السلام سے آپ نے اپنے پدرِ بزرگوار امام حُسین علیہ السلام سے آپ نے فرمایا کہ میں نے امیر المومنین علیؑ ابنِ ابیطالب علیہ السلام سے رسول اللہ صلیٰ اللہ عُلیہ وآلہٖ وسلّم کے قول ''میں تم میں دو گرانقدر چیزوں کو پیچھے چھوڑے جا رہا ہوں، اللہ کی کتاب اور میری عترت'' کے بارے میں سوال کیا کہ یہاں پر عترت سے کون مراد ہیں۔؟ بس امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: میں، حسنؑ، حُسینؑ اور حُسینؑ کی اولاد سے نو آئمہؑ ان کا نواں مہدیؑ اور قائمؑ ہوگا۔ یہ اللہ کی کتاب سے جُدا نہیں ہونگے اور نہ اللہ کی کتاب اِن سے جُدا ہوگی یہاں تک کہ رسولؐ اللہ صلیٰ اللہ عُلیہ وآلہٖ وسلّم کے پاس آپ کے حوض (کوثر) پر وارد ہوں گے۔

۴) (حذف اسناد کیساتھ) معانی الاخبار صہ ۱۳۳ پر شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے

امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے آپؑ نے محمدؑ ابنِ علی علیہ السلام سے انہوں علیؑ ابن الحُسین علیہ السلام سے آپؑ نے امام حُسین علیہ السلام سے انہوں نے اپنے پدرِ بزرگوار علیؑ ابن ابیطالب علیہ السلام سے۔ آپؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلیؐ اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا "میں تمہارے درمیان دوگراں قدر چیزیں پیچھے چھوڑے جارہا ہوں: اللہ کی کتاب اور میری عترت (میرے اہلِ بیتؑ) اور یہ دونوں ہرگز جُدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر وارد ہوں گے ان دونوں کی طرح اور رسولؐ نے اپنی دوانگلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا۔" پس جابر ابن عبداللہ انصاری کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسولؐ اللہ آپؐ کی عترت سے کون مراد ہیں۔؟ آپؐ نے فرمایا "علیؑ، حَسنؑ، حُسینؑ، اور وہ آئمہؑ جو قیامت تک حُسینؑ کی اولاد میں میں سے ہوں گے۔"

## " اَنَا و علیُ مِن نورٍ واحد "

حضورؐ اکرم فرماتے ہیں میں اور علیؑ ایک ہی نور ہیں یعنی میرا اور علیؑ کا نور ایک ہے

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ علیؑ درود میں شامِل نہیں ہیں۔ قارئینِ کرام:۔

یہ کہاں کا انصاف ہے ایک حصّہ پر دُرود پہنچے اور نور کے دوسرے حصّے پر درود نہ پہنچے۔

## " یا علیُ اَنتَ بمنزلۃ رَاسَ مِنُ بدنی "

علیؑ کی نسبت رسولؐ سے ایسے ہے جیسے سر کی بدن سے ہوتی ہے

اے علیؑ آپ کی منزلت میرے نزدیک ایسے ہے جیسے سر کے ساتھ دھڑ کی ہوتی ہے۔ یعنی اگر میں دھڑ ہوں تو علیؑ بمزلہ سر ہیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ فضیلت یا دُرود جو بھی ہو جو دھڑ کے لیئے ہوئی وہی سر کے لیئے

کیونکہ یہ ایک دوسرے سے جُدا نہیں ہیں۔ ذکرِ علیؑ ذکرِ رسولؐ کے ساتھ ساتھ ہے

# دُعائے نبیٔ اکرم صلیّ اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم

## " یاعلی ستالت ربی ان تذکر حیت اذکر "

"اے علی میں نے اللہ سے سوال کیا جہاں جہاں میرا ذکر ہو وہاں وہاں آپ کا بھی ذکر ہو"

یہ دُعائے رسالت مآبؐ ہے آرزوئے نبی اکرمؐ ہے کہ جہاں میرا ذکر ہو وہاں علیؑ کا ذکر ضرور ہو اور حضورؐ اکرم کبھی لبوں کو حرکت نہیں دیتے تھے جب تک وحی نہ آئے۔ گویا رسولؐ کا کہنا خُدا کا کہنا ہے تو ثابت ہوا جہاں جہاں ذکرِ مصطفٰیؐ ہوگا وہاں وہاں ذکرِ مرتضٰیؑ ہونا ضروری ہے۔

**"قال رسولؐ اللہ صلیّ اللہُ علیہ وُ آلہٖ و سلّم ذکرِ علیؑ معی اسمی مثل ھاتین فاذ اذکرت اسمی فاذ اکر اسم علیؑ"**

سرکار رسالت مآبؐ فرماتے ہیں علیؑ کا ذکر میرے نام کے ساتھ اسطرح کرو جس طرح یہ دو انگلیاں ملی ہوئی ہیں۔ پس جب بھی تم میرا نام لو علیؑ کا ذکر میرے ساتھ ساتھ ہوگا۔ قائرینِ کرام! سرکارِ دو جہاںؐ نے دو انگلیاں ملا کر فرمایا کہ جس طرح ان دو انگلیوں میں فاصلہ نہیں ہے۔ اس طرح میرے اور علیؑ کے مابین فاصلہ نہیں ہے۔

عبداللہ ابن عباسؓ سے حدیثِ رسولؐ مروی ہے کہ ایک دن سرکارِ دو عالمؐ نے پانی منگوایا جب کہ آپ کے پاس امیرالمومنینؑ، حضرت فاطمہؑ، امام حَسنؑ اور امام حُسینؑ بھی تشریف فرما تھے۔ سرکارؐ نے تھوڑا سا پانی پی کر امام حَسنؑ کو دیا اور امام حَسنؑ نے پیا تو سرکارؐ نے فرمایا (ھنئیاً مرئیبا یااباا محمّد) پھر امام حُسینؑ کو دیا امام حُسینؑ پانی پی چکے تو سرکار نے فرمایا (ھنئیاً مرئیباً یا اباعبداللّٰہ) پھر بی بی فاطمہ زہراؑ کو دیا جب بی بی پانی پی چکیں تو

سرکارؐ نے فرمایا (**ھنئیاً مرئیاً یا اُم الابرار الطاھرین**) پھر مولائے کائناتؑ کو دیا اور جب مولا امیرالمومنینؑ پانی پی چکے تو سرکارؐ نے فوراً سجدہ میں سر رکھ دیا جب آپ نے سجدہ سے سر اُٹھایا تو آپؐ کی کچھ ازواج نے کہا، علیؑ کو **ھنئیاً مرئیاً** نہیں کہا بلکہ سجدے میں چلے گئے اس کی کیا وجہ تھی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ ’’ جب میں نے پانی پیا تو فرشتوں نے **ھنئیاً مرئیاً** کہا اور جب حسنؑ و حُسینؑ اور فاطمہؑ نے پانی پیا تو تب بھی فرشتوں نے **ھنئیاً مرئیاً** کہا اور میں نے بھی اُن کی طرح **ھنئیاً مرئیاً** کہا مگر جب علیؑ نے پانی پیا تو اللہ نے علیؑ سے کہا، اے میرے ولیؑ اور اے مخلوقات پر میری حجّت **ھنئیاً مرئیاً**، یہ کلامِ الٰہی بزبانِ الٰہی سُن کر میں نے شُکر کا سجدہ کیا اُس نعمت پر جو اللہ نے مجھے میرے اہلبیتؑ میں عطا کی ہے۔

قرآن میں سورۂ نساء کی آیت / ۴ میں جب اللہ عام لوگوں کو **ھنئیاً مرئیاً** کہتا ہے تو انسان کی سمجھ میں آجاتا ہے لیکن جب اپنے ولیؑ کیلئے **ھنئیاً مرئیاً** کہتا ہے تو بات عقل سے باہر نظر آتی ہے۔

اس بارے میں علامہ رجب برسی کی کتاب مشارق انوار الیقین میں ایک منافق کا واقعہ ہے ہوا یہ کہ ایک منافق راہ چلتے کسی مومن کا ہم سفر ہو گیا بات سے بات چلی اور مولا علیؑ کا تذکرہ نکل آیا تو مومن نے مولاؑ کا نام سُن کر کہا صلیٰ اللہُ علیہ، اللہ کی صلوات ہو علیؑ پر۔ منافق کو یہ بات بہت بُری لگی کہنے لگا صلوات سوائے رسولؐ کے کسی پر جائز نہیں۔ مومن نے جواب میں کہا اللہ فرماتا ہے ’’**هُوَ الَّذِی یُصَلِّی عَلَیْکُمْ وَمَلَائِکَتُهُ**‘‘ سورۂ احزاب آیت ۴۳ ’’اللہ وہ ہے جو تم سب پر اور اپنے فرشتوں کے ساتھ صلواۃ بھیجتا ہے۔ بتاؤ یہ آیت میں صلوات کس پر ہے۔؟ منافق بولا اُمّتِ محمدؐ پر یہ سُن کر مومن نے کہا صلوات اُمّتِ محمدؐ پر جائز ہے آلِ محمدؐ پر

جائز نہیں (فبهت الذی کفر) یہ آیت سُن کر وہ مبہوت ہوگیا جس نے کفر کیا تھا۔

"اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ ذُرِیَّةَ کُلِّ نَبِیٍّ فِی صُلْبِهٖ وَجَعَلَ ذُرِّیَتِیْ فِیْ صُلْبِ عَلِیٍّ ابن ابیطالِبُ علیه السلام"

"خدا نے ہر نبی کی اولاد اس کے صلب سے قرار دی ہے لیکن میری اولاد صلبِ علیؑ سے ہے" حضرت رسولِ خُدا کی اولاد کا سلسلہ بیٹی سے چلا۔ خدا نے رہتی دُنیا تک اُنہی کو اولادِ رسولؐ قرار دیا۔ جیسا کہ آیۂ مُباہلہ سے ظاہر ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت امام حَسنؑ و حُسین علیہم السلام کو سب ابنائے رسولؐ کہتے ہیں۔ چونکہ حضورؐ کو جو بیٹے پیدا ہوئے وہ کم عمری ہی میں وفات ہوگئی کوئی زندہ نہ بچا۔ دوسرے حضرتِ رسولِ خدا مثلِ موسیٰؑ ہیں۔ حضرتِ موسیٰؑ بھی لاولد تھے ان کی اولاد بھی خدا نے ان کے وزیر و بھائی حضرتِ ہارونؑ کی اولاد کو قرار دیا۔ تیسرے حضرتِ ابراہیمؑ کے دو بیٹے تھے اسمٰعیلؑ واسحاقؑ۔ حضرت اسحاقؑ کی نسل میں آخری حجّت لڑکی کی اولاد قرار پائی تھی حضرتِ عیسیٰؑ اسی سے حجّت ہیں۔ حضرتِ اسمٰعیلؑ کی اولاد میں بھی ایسی ہی ہوا کہ آخری حجّت بجائے اولادِ نرینہ (ذکور) کے لڑکی کی اولاد قرار پائی یعنی فاطمۃ الزہرا صلوات اللہ سلام اللہ علیہ۔ چوتھے علیؑ بمصداق آیۂ مُباہلہ نفسِ رسولؐ تھے لہٰذا ان کی اولاد رسولؐ کی اولاد قرار دی گئی۔ چونکہ نبوت آپ پر ختم ہونے والی تھی اور امامت کا سلسلہ تا قیامت باقی رہنے والا ہے آپ کی نسل علیؑ ابنِ ابیطالب علیہ السلام سے چلی۔

# آلِ محمدؐ علیہ السلام کی محبت کے فوائد

شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے کتاب ''خصال'' میں امام محمد باقر علیہ السلام اور آپ نے اپنے آباء واجداد سے نقل کرتے ہیں کہ پیغمبرِ اکرمؐ نے فرمایا۔! ''میری اور میرے اہلبیت علیہم السلام کی محبت سات مقامات پر فائدہ دیگی۔ ایسے سات مقامات کے جن میں خوف ووحشت زیادہ ہے۔(۱) موت کے وقت (۲) قبر میں (۳) قبر سے اُٹھنے کے وقت (۴) جب نامۂ اعمال ملے گا (۵) حساب وکتاب کے وقت (۶) جب میزان لگے گا (۷) اور پل صراط سے گذرنے کے وقت'' (مناقبِ اہلبیتؑ، سید احمد مستنبط قدس سرہ)

# رسولؐ اللہ کے اہلبیتؑ آپ کے ساتھ پانچ چیزوں میں شریک ہیں

ینابیع المودۃ صہ ۴۷۵ امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر کبیر میں نقل کیا ہے کہ رسولؐ اللہ کے اہل بیتؑ آپ کے ساتھ پانچ چیزوں میں شریک ہیں۔ رسولِؐ خدا نے فرمایا۔! ''السلام علیک ایھا النبی''۔ اے نبیؐ آپ پر سلام ہو۔ اہل بیتؑ کے حق میں فرمایا۔ ''سلامٌ علیٰ آلِ یٰس.''۔ یٰس (محمدؐ) کی آل پر سلام ہو نماز کے تشہد میں محمدؐ وآلِ محمدؐ برابر کے شریک ہیں۔ طہارت میں شریک ہیں (رسولؐ اللہ کے حق میں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔! ''طٰہٰ یاطاھر'' اے پاک (محمدؐ) اہل بیتؑ کے حق میں اللہ تعالیٰ نے کہا۔ ''یُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْراً'' تمہیں کماحقہ پاک وپاکیزہ کیا۔ محمدؐ وآلِ محمدؐ (پر صدقہ حرام ہے) صدقہ کی حرمت میں برابر کے شریک ہیں۔ اور محبت رکھنے کے بارے میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رسولؐ اللہ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے حق میں فرمایا۔

''قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحیکم اللّٰہ۔''

اوراہل بیتؑ کی شان میں فرمایا۔'' قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى ''

## ان لوگوں کوٹھہراؤان سے سوال کیا جائے گا

ینابیع میں ویلمی نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا۔ ''وقفوھم انھم مسئولون.'' ان لوگوں کوٹھہراؤان سے سوال کیا جائے گا۔یعنی علیؑ کی ولایت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔اس کتاب میں علامہ واخدی سے روایت ہے کہ۔ ''انھم مسئولون'' سے ولایتِ علیؑ اوراہل بیتؑ کی ولایت کی بابت سوال کرنا مقصود ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ ذوالقربیٰ سے محبت کرنا فرض قرار دیا ہے اور اُمّت سے اس بات کا (قیامت کے روز) مطالبہ کیا جائیگا۔اس بارے میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں۔ان میں سے ایک حدیث صحیح مسلم میں زید ابن ارقم کی روایت سے بیان کی ہے کہ رسولؐ اللہ نے ہم لوگوں میں کھڑے ہوکر خطبہ دیا۔اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا۔! اے لوگو۔! میں تمہاری مانند بشر ہوں۔عنقریب میرے پاس ربِّ عزوجل کا ایلچی آئے گا میں اس کی دعوت قبول کرلوں گا۔میں تم لوگوں میں دوگراں قدر چیزیں چھوڑے جارہا ہوں۔پہلی اللہ عزوجل کی کتاب ہے جونوراور ہدایت پر مشتمل ہے۔اوردوسرے میرے اہل بیتؑ ہیں۔میں اپنے اہل بیتؑ کے بارے میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاددلاتاہوں آپ نے ایسا تین مرتبہ فرمایا(اہلِ بیتؑ وہ ہیں جن پر صدقہ اللہ تعالیٰ نے حرام کردیا آپ سے دریافت کیا گیا کہ وہ کون حضرات ہیں؟ کہا کہ وہ آلِ علیؑ' آلِ جعفرؑ اورآلِ عقیلؑ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔

ترمذی نے حدیث بیان کی ہے رسولِ خداؐ نے فرمایا۔! میں تم میں دوگرانقدر

چیزیں چھوڑے جارہاہوں اگران کا دامن تھام لوگے تو ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہونگے ایک ان میں دوسری سے بڑی ہے ایک کتابِ خدا ہے اور ایک میرے اہلبیتؑ ''وعتصموبحبل اللّٰہ جمعیا.'' اگراہلبیتؑ کی رسّی جوآسمان سے لیکرزمین تک کھنچی ہوئی ہے مضبوطی سے تھام لو۔ یہ دونوں اس وقت تک جدانہ ہوں گے حتیٰ کہ میرے پاس حوضِ کوثر پروارد ہونگے

طبرآنی نے حدیث بیان کی ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا۔ اللہ عزوجل نے ہر نبیؐ کی اولاد اس کی اپنی صلب میں قراردی ہے اور میری اولاد کو علیؑ ابنِ ابی طالبؑ کی صلب میں قراردیا ہے

صاحب کنزالمطالب نے یہ عبارت اضافہ کی ہے کہ جب قیامت کا روز ہوگا تو لوگ اپنی ماؤں کے نام سے بلائے جائیں گے اوران کی پردہ پوشی مقصود ہوگی۔ مگرعلیؑ اور اس کی اولاد کوان کے باپ کے نام سے پکارا جائے گا۔ کیونکہ انکی ولادت درست ہوگی۔

☆☆☆☆☆